18422

ed 19
OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۹۵۴ Accession No. ۹۹۱

Author ۲-۲

Title مختصر تاریخ صنف

This book should be returned on or before the date last marked below.

URDU
HISTORY READER
MIDDLE VERNACULAR

BY

E. MARSDEN, B.A.

Indian Educational Service. (Retired.)

مختصر تاریخ هند

MACMILLAN & CO., LIMITED
CALCUTTA, BOMBAY AND LONDON
1914.

FIVE ANNAS

قیمت پانچ آنہ

URDU
HISTORY READER
MIDDLE VERNACULAR

BY

E. MARSDEN, B.A.

Indian Educational Service. (Retired.)

Checked 1969

مختصر تاریخ ہند

مڈل ورنا کیولر

مصنفہ اے - مارسڈن صاحب بي - اے -

اِنڈین ایڈوکیشن سارپھیس (ریٹائرڈ)

MACMILLAN & CO., LIMITED

CALCUTTA, BOMBAY AND LONDON

1914.

منتخب ریڈنگ کی فہرست جوکہ صوبجات متحدہ آگرہ و اودہ کے لئے مفید ہیں

انگلش

میکملن کی انگلش ریڈریں صوبجات متحدہ آگرہ و اودہ کے لئے
فسٹ ریڈر چھہ آنہ - سیکنڈ ریڈر آٹھہ آنہ - تھرڈ ریڈر دس آنہ *

میکملن کی کنگ ریڈریں مصنفہ ای - مارسڈن صاحب - بی - اے - نے رنگین اور دوسرے سادہ تصویروں کے ساتھہ بنایا - دی کنگ پرائمر سادہ تصویروں کے ساتھہ تین آنہ - اور رنگدار تصویروں کے ساتھہ چار آنہ - اُردو اور ہندی بالتصویر فی کتاب چار آنہ - دی کنگ ریڈر پہلا حصہ سادہ تصویروں کے ساتھہ چار آنہ - اور رنگدار تصویروں کے ساتھہ پانچ آنہ - کتاب دوم - چھہ آنہ - کتاب سوم آٹھہ آنہ - کتاب چہارم نو آنہ - کتاب پنجم دس آنہ *

جونیئر پروز ریڈر سی - ایم - براؤن ایم - اے - نے بنایا آٹھہ آنہ *

سینئر پروز ریڈر - سی - ایم - براؤن ایم اے - نے بنایا دس آنہ *

فسٹ بک آف انگلش - اِل ٹیپنگ چار آنہ *

فسٹ انگلش ریڈر اِل ٹیپنگ دو آنہ *

لیسن اِن انگلش کمپوزیشن بک پہلی چار آنہ - دوسری بک پانچ آنہ - تیسری بک چھہ آنہ *

پرائمر انگلش گرامر ریبھا - آر - مورس - ال ال ڈی - نے بنایا اور ایچ - برڈلی - ایم - اے - نے ریوایز کیا دس آنہ *

تواریخ

تاریخ ہند - جونیئر کلاسوں کے لئے مصنفہ ای - مارسڈن بی - اے - بارہ آنہ *

مڈل ورناکیولر تاریخی ریڈر مصنفہ ای - مارسڈن صاحب بی - اے اُردو - اور ہندی - فی کتاب پانچ آنہ *

تاریخ ہند - حصہ پہلا اور دوسرا مصنفہ ای - مارسڈن صاحب - اور لالہ جیارام اُردو حصہ پہلا دس آنہ - حصہ دوسرا آٹھہ آنہ *

انڈیا انڈر کمپنی اور کراؤن - ایچ - اے - اسٹاک - بی - اے - نے بنایا دس آنہ *

فہرست مختصر تاریخ ہند

صفحہ

باب	۱	— آریہ	۱
〃	۲	— رام چندر	۳
〃	۳	— کورو اور پانڈو کی جنگ عظیم ...	۵
〃	۴	— بدھہ	۶
〃	۵	— یونانی اور اہل سیدیا	۸
〃	۶	— محمود غزنوی بت شکن	۱۰
〃	۷	— محمد غوری	۱۲
〃	۸	— افغان یعنی پٹھان بادشاہ	۱۳
〃	۹	— تیمور لنگ	۱۶
〃	۱۰	— حالت ہندوستان بعد واپسی تیمور ...	۱۷
〃	۱۱	— سلاطین مغلیہ	۱۹
〃	۱۲	— اکبر اعظم	۲۳
〃	۱۳	— جہانگیر	۳۰
〃	۱۴	— شاہجہاں	۳۲
〃	۱۵	— اورنگ زیب	۳۵
〃	۱۶	— ابتدائی تجارت مابین یورپ اور ہند...	۳۷
〃	۱۷	— سیواجی کا عروج - مرہٹے	۴۰

صفحہ

باب ۱۸ — مرہٹہ سلطنتوں کي نشو و نما ... ۴۴
" ۱۹ — نادر شاہ ۴۷
" ۲۰ — سلطنت مغلیہ کا زوال ۴۸
" ۲۱ — انگریزوں اور فرانسیسیوں کي پہلي لڑائي - کلایو ۴۹
" ۲۲ — کلکتہ کي کالي کوٹھري ۵۳
" ۲۳ — فرانسیسوں کا استیصال کامل... ... ۵۷
" ۲۴ — میر جعفر کي حکومت - احمد شاہ ابدالي ۵۹
" ۲۵ — میر قاسم ۶۱
" ۲۶ — لارڈ کلایو ۶۲
" ۲۷ — سلطنت مغلیہ کا خاتمہ ۶۴
" ۲۸ — حیدر علي - میسور کي پہلي لڑائي ... ۶۶
" ۲۹ — وارن ہیستنگز پہلا گورنر جنرل ... ۶۸
" ۳۰ — مرہٹھوں کي پہلي لڑائي اور میسور کي
دوسري لڑائي ۷۱
" ۳۱ — لارڈ کارنوالس اور سرجان شور دوسرے اور
تیسرے گورنر جنرل ۷۴
" ۳۲ — مارکوئیس ولزلي چوتھا گورنر جنرل ... ۷۷
" ۳۳ — لارڈ کارنوالس پانچواں گورنر جنرل لارڈ
منٹو چھٹواں گورنر جنرل ... ۸۷
" ۳۴ — لارڈ ہیسٹنگز ساتواں گورنر جنرل - مرہٹھہ
طاقت کا اختتام ۸۸

صفحہ

باب ۳۵ — لارڈ امہرسٹ آٹھواں گورنر جنرل اور لارڈ
ولیم بنٹنگ نواں گورنر جنرل ... ۹۳
" ۳۶ — لارڈ آکلینڈ دسواں گورنر جنرل... ... ۹۹
" ۳۷ — لارڈ النبرا گیارھواں گورنر جنرل... ... ۱۰۱
" ۳۸ — لارڈ ہارڈنگ بارھواں گورنر جنرل ... ۱۰۲
" ۳۹ — لارڈ ڈلہوزی تیرھواں گورنر جنرل ... ۱۰۵
" ۴۰ — لارڈ کیننگ چودھواں گورنر جنرل ... ۱۰۹
" ۴۱ — ہندوستانپر ملکہ معظمہ کی حکمرانی
اور پہلے پانچ وایسرایان ہند ... ۱۱۲
" ۴۲ — قیصر ہند کی فرمانروائی اور بعد کے
چھہ وایسرائے ۱۱۵
" ۴۳ — ہندوستان پر ایڈورڈ ہفتم کی بادشاہت ۱۲۰
" ۴۴ — ہندوستان پر جارج پنجم کی بادشاہت ۱۲۳

فہرست نقشہ جات

صفحہ

۱ — مملکت مغلیہ زیر فرمان شہنشاہ اکبر - سنہ ۱۶۰۰ع ۲۵

۲ — بنگال و بہار ۵۵

۳ — برٹش ہند زیر حکومت ولزلي - سنہ ۱۷۹۹ع ۷۸

۴ — برٹش ہند زیر حکومت لارڈ ہیسٹنگز - سنہ ۱۸۲۳ع ۸۹

۵ — برٹش ہند زیر حکومت لارڈ ڈلہوزي - سنہ ۱۸۵۶ع ۱۰۴

مختصر تاریخ هند

۱ — آریه لوگ

۱ — یهه لوگ پنجاب کے دریاؤں کے کناروں پر آرام اور سادگي کے ساتهه زندگي بسر کرتے تهے اِن کا بدن خوبصورت اور چلن اچها تها اِسي سبب سے آریه کهلائے - ویدوں سے یهه بهي معلوم هوتا هے که یه لوگ سورج - آگ - چاند وغیرہ دیوتاؤں کي پوجا کیا کرتے تهے - وہ کهیتي سے روزي کماتے اور گاے پالا کرتے تهے - سورج اور چاند کي رفتار - سیاروں کے ایک دوسرے سے تعلق اور اِسي قسم کے علوم کي اُن کو واقفیت تهي - اِن میں چار ذاتیں تهیں *

(۱) برهمن - یهه دیوتاؤں کي حمد و پرستش وغیرہ کا کام کرتے تهے اور وید پڑهتے تهے اور دوسروں کو پڑهاتے تهے *

(۲) چهتري - یهه ملک کي حفاظت کرتے تهے *

(۳) ویش - یهه کهیتي کیاري کا کام کرتے تهے *

(۴) شودر - یهه اور لوگوں کي خدمت کرتے تهے *

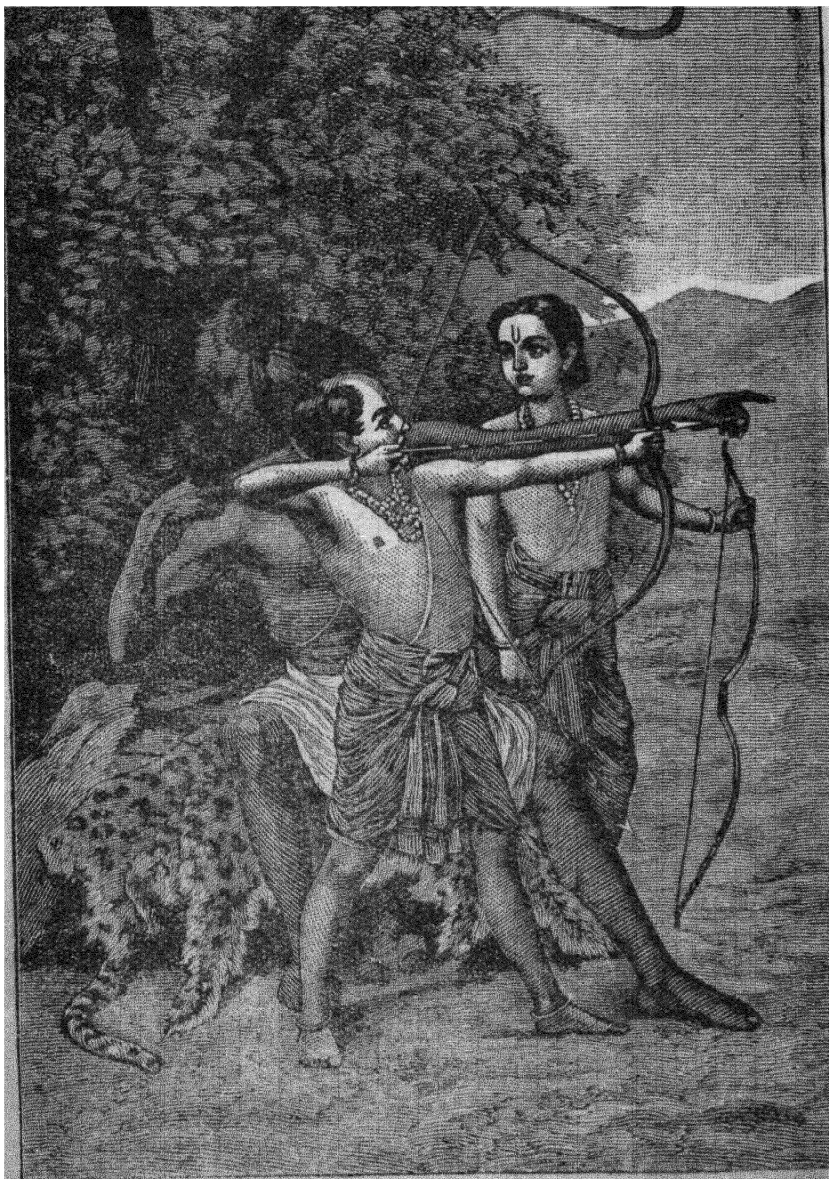

رام چندر کا تیر اندازی سیکھنا

۲ — رام چندر

۱ — پُرانے زمانے میں ہندؤں میں بہت سے بڑے بڑے جرّي اور بہادر لوگ گذرے ہیں - اونمیں سب سے زیادہ مشہور ایک چھتري شاہزادہ رام چندر تھے جن کا حال ہم کو کتاب رامایں سے معلوم ہوتا ہے - اِن کے باپ اوس ملک پر سلطنت کرتے تھے جو اب شمالي ہند میں اودہ کے نام سے مشہور ہے *

۲ — اوس زمانہ میں سب سے زیادہ خوبصورت لڑکي سیتا تھیں - جو ایک دوسرے چھتري راجہ کي بیٹي تھیں - اونکے باپ کے پاس ایک بہت بڑي اور وزني کمان تھي - اِنکي یہہ شرط تھي کہ جو شاہزادہ اوسے جھکادے وہي سیتا سے بیاہ کرے بہت سے شاہزادوں نے اوسکے جھکانے کي کوشش کي - لیکن سب کے سب ناکامیاب رہے - جب رام چندر جي نے یہہ خبر سُني تو وہ سیتا کے باپ کے دربار میں آئے اور کمان کو طلب کیا - اور اوسکو یہانتک جھکایا کہ اوسکے دو ٹکرے ہوگئے تب اونکا بیاہ سیتا کے ساتھہ ہوا *

۳ — رام کے باپ اِنکو اپنے سب لڑکوں میں زیادہ چاہتے تھے اور اونکا اِرادہ تھا کہ میرے بعد یہي راجہ ہوں - لیکن رام کي ایک سوتیلي ماں تھي - وہ چاہتي تھي کہ اوسکا بیٹا گدّي پائے - اوسنے بوڑھے راجہ کو مجبور کیا - کہ وہ رام کو جنوبي ہند کے جنگلوں کي طرف جلاوطن کردے - اور اوسکے بیٹے کو سلطنت دے - رام نے اپنے باپ کے کہنے کے مطابق

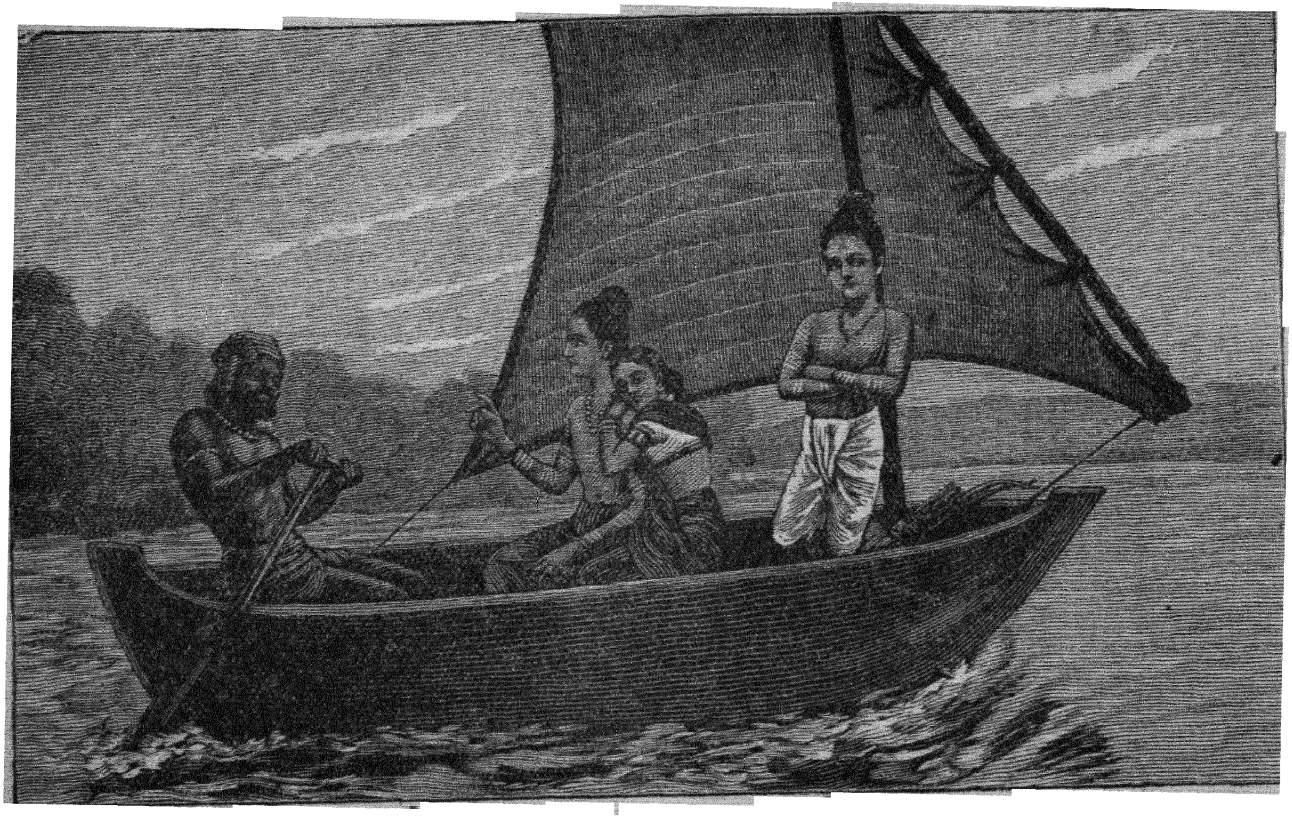

رام سیتا اور لکھشمن کے ساتھ گنگا پار آتر رہے ہیں

کیا - اور لکشمن اور سیتا کے ساتھہ بہت دور دکھن کے پہاڑي ملکونمیں چلے گئے *

۴ — یہاں جنگلونمیں رام نے کئي سال بسر کئے - اور جنگلي قوموں سے جنہیں آریا لوگ بندر کہتے ہیں دوستي پیدا کرلي - راون نام ایک بدمعاش راجہ جسوقت رام شکار کو گئے ہوئے تھے موقع پاکر سیتا کو ملک لنکا کي طرف لے بھاگا - لیکن رام نے اوسکا پیچھا کیا اور اِنکے سیاہ نام دوستوں نے جو جنگلوں میں رہتے تھے اُنکي مدد کي - اون لوگوں کے سرداروں میں ایک کا نام ہنومان تھا جسکو ابتک بہت سے ہندو بڑا دیوتا سمجھکر پوجتے ہیں راون مارا گیا اور سیتا با عصمت رام کے ساتھہ واپس آئیں *

۳ — کورو اور پانڈو کي جنگ عظیم

۱ — ہندو آریہ ایک قسم کي سنسکرت بولتے تھے - جو دنیا کي بہت پُراني زبانوں میں ہے - اور اب ہندوستان کے کسي حصہ میں نہیں بولي جاتي - لیکن ہندوؤں کي پُراني کتابیں اِسي زبان میں لکھي گئي ہیں - ان میں سے دو کے حالات تم سُن چکے ہو - یعنے وید و رامایں - ایک تیسري بہت پُراني کتاب مہابھارت ہے *

۲ — مہا معنے بڑا - اور بھرت ایک قدیم راجپوت راجہ کا نام ہے - لفظ مہابھارت سے مراد اوس جنگ عظیم کے حالات ہیں - جو بھرت کي اولاد میں ہوئي - یہہ لڑکے پانڈو اور کورو کے نام سے مشہور ہیں - یہہ لڑائي اِن دونوں فریقونمیں ہستناپور کے راجہ کے

لئے هوئي - جو مقام موجودہ دهلي سے بهت دور نه تها - مهابهارت ایک بهت بڑي کتاب نظم کي هے جو اٹهارہ بابوں میں منقسم هے - اور جسمیں بے شمار قصے اُن هندو راجاؤں کے درج هیں جو دونوں طرف سے اِس لڑائي میں شریک تهے - یهه لڑائي کئي سال تک قائم رهي - اور سب سے بڑي اور آخري جنگ میں جسکي نسبت بیان کیا جاتا هے که اٹهارہ روز تک میدان کورگ شیتر میں هوتي رهي - پانڈو اور اونکے حامي فتحمند هوئے *

۳ — اِن کتابوں سے بهت کچهه پُرانے هندو آریوں کے طور و طریقے اور رسم و رواج همکو معلوم هوتے هیں *

۴ — بدهه

۱ — تقریباً دو هزار پانچ سو برس قبل شمالي هند میں ایک چهتري راجه تها - جو فرقهٔ ساکیه پر حکمراں تها - وہ بهادر اور جنگجو تها اور چاهتا تها که اوسکا اکلوتا بیٹا گوتم بهي اوسي کي طرح بهادر هو - اِسلئے اوسنے اِسکو نیزہ بازي تیر اندازي - شمشیر زني کي تعلیم دلوائي - یهه لڑکا اچها اور خوبصورت اور جوان تها - اور اپنے باپ اور اپنے قوم کے کُل راجپوتوں کے فخر کا باعث تها - اوسکا نکاح ایک خوبصورت لڑکي کے ساتهه کردیا گیا - جس سے ایک لڑکا بهي هوا - وہ ایک اچهے محل میں رهتا تها اور اوسکے لئے زندگي کے کل سامان عیش و آرام کے مهیا تهے *

۲ — ایک رات گوتم کو خواب میں ایک ضعیف اور بوڑھا آدمی نظر آیا جو ضعف اور بڑھاپے کے وجہہ سے چلنے سے معذور تھا اور بہ مشکل تمام کھڑا ہو سکتا تھا - ایک ہاتف نے گوتم سے کہا کہ گوتم تم بھی کبھی ایسے ہی بوڑھے اور کمزور ہو جاؤگے - اوسکے بعد پھر اوسنے ایک شخص کو سخت بیمار دیکھا جو شدت درد کی وجہہ سے کراہ رہا تھا - اور اوسی ہاتف نے اوس سے کہا کہ گوتم تم بھی ایک روز ایسے ہی بیمار پڑوگے اور درد میں مبتلا ہوگے - پھر اوسنے ایک شخص کو بالکل بے حس و حرکت اور سرد اور مردہ زمین پر پڑا ہوا دیکھا اور ہاتف سے سُنا کہ گوتم تمکو بھی آخر کار مرنا ہوگا *

۳ — صبح اوٹھتے ہی گوتم نے جسکی عمر اوسوقت تیس برس کی تھی - باپ اور بی‌بی اور بچے کو چھوڑکر جنگل کی راہ لی - جہاں اوسنے سات برس کا زمانہ بسر کیا - اور یہہ سوچتا رہا کہ کس طریقہ سے انسان کی مصیبت اور معصیت اور رنج اور غم جو دنیا میں چاروں طرف نظر آتے ہیں دفع ہو سکتے ہیں - یا اونمیں کچھہ کمی پیدا ہوسکتی ہے - بالآخر اوسکے جی میں یہہ بات آئی کہ مجھے اطمینان کامل کا ٹھیک راستہ معلوم ہو گیا *

۴ — تب وہ جنگلوں سے نکل کر پھر لوگوں میں آملا اور پینتالیس برس تک بہار اور اوسکے اطراف میں گھومکر ایک نئے مذہب کی تعلیم دیتا رہا - اوسنے اپنا پرانا نام گوتم بدل دیا - کیونکہ اب وہ شاہزادہ بنا نہیں چاہتا تھا - اور اپنا نام بدھ رکھا

اوسکا مذهب بده مذهب کے نام سے مشهور هوا - بهت سے لوگوں نے اوس مذهب کي پيروي کي - اور بده کے زندگي هي میں لاکهوں هندو اوس مذهب میں داخل هوگئے - تقریباً ایک هزار برس تک بده مذهب هندوستان میں بهت پهیلا رها *

۵ — بده بڑا رحمدل تها - دنیا میں ایسے رحم دل آدمي بهت کم هونگے وه لوگوں کو تعلیم دیتا تها که کل جانوروں کے ساتهه مهرباني سے پیش آنا اور اون سے اچها برتاؤ کرنا إنسان کے فرائض میں سے هے - اور کسي کے ساتهه بے رحمي کرنا یا اوسکو ایذا دینا گناه هے - اوسکا قول هے که سب إنسان آزاد اور برابر هیں - اور هر شخص بلا قید ذات اچها بن سکتا هے - گو وه پاک و صاف زندگي بسر کرے اور سچ بولے اور گناه نکرے *

۵ — یونانی اور اهل میدیا

۱ — قبل مسیح کے چوتهي صدي میں سکندر شاه یونان نے فارس پر چڑهائي کي - وه تاریخ میں سکندر اعظم کے لقب سے مشهور هے فارس کے بادشاه دارا اور سکندر کے درمیان کئي لڑائیاں هوئیں - اور کل لڑائیونمیں سکندر نے دارا کو شکست دي بعد ازاں سکندر درهٔ خیبر سے هوکر هندوستان میں داخل هوا *

۲ — پنجاب کے ایک راجه نے جسکا نام پورس تها - سکندر کو باز رکهنے اور نکال باهر کرنےکي کوشش کي - اور دریاے جهیلم

کے کنارے پر دونوں کے درمیان ایک سخت لڑائی ہوئی - جسمیں سکندر اور اوسکے یونانی ساتھیوں نے پورس اور اوسکے لشکریوں کو شکست فاش دی *

۳ — اوسکے بعد سکندر نے چاہا کہ گنگا کی وادی کی طرف بڑھے - اور تمام ہندوستان کو فتح کرلے - لیکن اوسکے سپاہی بہت تھک چکے تھے - اونہوں نے آگے بڑھنے سے انکار کیا اِسوجہہ سے سکندر کو واپس جانا پڑا *

۴ — ۳۲۷ سال قبل مسیح کے سکندر اعظم کا یونانیوں کے ساتھہ ہند پر حملہ کرنا ایک مشہور اور معروف واقعہ ہے - اوس زمانہ کے ہندو تواریخ نہیں لکھا کرتے تھے - لیکن اہل یونان لکھتے تھے - اونکی کتابوں سے دو ہزار سال قبل کے ہندؤوں کے کچھہ نکچھہ احوال معلوم ہوتے ہیں - ہندوستان کی تواریخ میں سب سے پہلی محقق تاریخ سنہ ۳۲۷ مذکورہ بالا ہے *

۵ — یونانی وسط ایشیا کو سیدیا اور وہاں کے تاتاری وحشی اقوام کو اہل سیدیا کہتے تھے - حضرت عیسیٰ کے بعد تین یا چار صدی تک اہل سیدیا برابر گروہ کے گروہ ہندوستان میں آتے رہے - اور یکے بعد دیگرے افغانستان پنجاب گجرات اور کل غربی ہندوستان پر قابض ہوگئے *

۶ — اہل سیدیا کی سب سے آخری اور سب سے زبردست جماعت جو حضرت عیسیٰ کے تقریباً چار سو برس بعد

آئي - هُون یا هُنا کي جماعت تهي - إن لوگوں کو راجه بکرمادت نے شکست دي بہت سے مارے گئے - کچھه اپنے ملک کو واپس چلے گئے - لیکن ایک کثیر تعداد رهگئي اور اوسنے اسي ملک میں بود و باش اختیار کرلي *

۷ — إسکے بعد تقریباً پانچ سو برس تک کوئي مشہور قوم یا بڑا بادشاہ شمال و غرب سے هندوستان میں نہیں آیا - إس عرصه میں هندو اطمینان کے ساتھه رهے - بڑے بڑے شہر آباد هوئے اور هندو دیوتاؤں کے بڑے بڑے مندر بناے گئے - اور ملک میں بہت دولت هوگئي *

۶ — محمود غزنوي بت شکن

سنه ۹۹۷ ع سے سنه ۱۰۳۰ ع تک

۱ — تقریباً نو سو برس قبل افغانستان کا پاے تخت شہر غزني تها - جسکا بادشاہ اوس وقت میں محمود نام ایک ترک تها - اوسنے بادشاہ هونے کے تهوڑے دن بعد هندوستان میں جہاد کرنے اور اوس ملک کے شہروں اور مندرونکو لوٹنے کا قصد کر لیا *

۲ — محمود سترہ مرتبه هندوستان پر حمله آور هوا - اور هر مرتبه پہلے سے زیادہ دلیر هوکر پورب اور دکهن کے جانب جہاں کہیں اوسکو کسي شہر یا مندر کا پته لگتا آگے بڑهتا - جب پنجاب کو وہ پورے طور سے لوٹ چکا تو دریاے گنگ کے کنارے کے شہروں کي طرف بڑها *

۳ — آخر مرتبہ محمود ہندوستان میں سنہ ۱۰۲۴ عیسوي میں آیا - اور دکھن کي جانب ملک گجرات کو روانہ ہوا - گجرات میں ایک بہت پُرانا مشہور مندر تھا - اور زر و جواہر کي کثرت کے سبب سے تمام ہند میں شہرت رکھتا تھا - اِس مندر میں ایک بہت بڑا بُت تھا - جسے سومناتھہ یعنے چندر دیوتا کہتے تھے - ایک طولاني سفر کے بعد محمود مندر تک پہونچگیا اور ہندو فوجونکو جو اوسکي حفاظت کے لئے جمع ہوئي تھیں شکست دي - جب وہ مندر کے اندر داخل ہوا تو خوف زدہ پوجاریوں نے اس شرط پر ایک کثیر رقم نذر کرنے کو کہا کہ اون کا بت نہ توڑا جاے - لیکن اوسنے جواب دیا کہ میں بت شکن ہوں بت‌فروش نہیں - اور یہہ کہکر اپنے آہني گرز سے اوسنے ایک ایسي سخت ضرب ماري کہ وہ بت ٹکرے ٹکرے ہوگیا *

۴ — محمود افغانستان کو واپس جانے کے تھوڑے ہي دنوں بعد مر گیا - اگرچہ اوسنے خود پنجاب میں قیام نکیا - لیکن دارالسلطنت لاہور کو ایک افسر کي نگراني میں چھوڑ گیا - ڈیڑہ سو برس تک ہندو افغانوں کو ملک سے نکال باہر کرنے کي کوشش کرتے رہے مگر اِسکا کوئي نتیجہ نہ ہوا - محمود کے جانشیں افغان بادشاہ نہایت مضبوطي کے ساتھہ لاہور پر قابض رہے - اور اندر پنجاب سے نکل کر ہندوؤں کے اون شہروں میں لوٹ مار کرتے رہے جو دریاے گنگ کے کنارے آباد تھے - اِن بادشاہوں کے یہہ دو پاے تخت تھے ایک غزني دوسرا لاہور *

۷ — محمد غوري

سنه ۱۱۹۰ ع سے سنه ۱۲۰۶ ع تک

۱ — وہ شاهان غزني جو ترکي نژاد تھے جب تقریباً ڈیڑھ سو برس تک سلطنت کرچکے تو اونکو افغانوں کي ایک گروہ نے زیر کیا جو افغانستان کے جانب شمال و غرب ایک چھوٹے سے خطہ میں آباد تھے یہہ خطہ ملک غور کے نام سے مشہور تھا - اوس زمانہ میں اونکا حکمراں محمد غوري تھا *

۲ — محمد غوري نے نو مرتبہ هندوستان پر فوج کشي کي - اور اون دولتمند شہروں اور مندروں کو لوٹا جن تک محمود غزنوي پہونچ نہ سکا تھا - صرف ایک شہر بنارس میں اوسنے هزار مندروں سے زیادہ برباد کئے - اور چار هزار اونٹونپر خزانہ لاد کر لے گیا - وہ همیشہ اپنے پیچھے ایک بڑي فوج اپنے سپہ سالار قطب کي ماتحتي میں چھوڑ جاتا - جو صرف ممالک اور شہرهاے مفتوحہ کو اپنے قبضہ هي میں نرکھتا بلکہ یکے بعد دیگرے دوسرے شہرونپر بھي قبضہ کرتا جاتا - یہانتک کہ قریب قریب پورا شمالي هند افغانوں کے قبضہ میں آگیا *

۳ — محمدغوري کي کوئي اولاد نہ تھي - اور جب وہ مرا تو اوسکے سپہسالار افغانستان پر متصرف هوگئے - اور قطب جو کئي سال سے صوبجات هند کا والي رها تھا - قطب‌الدین کے نام سے هند کا بادشاہ بن بیٹھا *

۸ — افغان یا پٹھان بادشاہ

سنہ ۱۲۰۶ع سے سنہ ۱۵۲۶ع تک

۱ — شاہان افغان تین سو بیس برس تک یعنے سنہ ۱۲۰۶ عیسوي سے سنہ ۱۵۲۶ عیسوي تک دھلي میں بر سر حکومت رہے - ہندو اونکو پٹھان کہتے تھے - اور اسي نام سے کل افغان بادشاہ مشہور ہیں - قریب قریب یہہ سب افغاني نسل کے تھے - یہہ بادشاہ مختلف پانچ خاندانوں سے تھے - غلام - خلجي - تغلق - سید - لودي *

۲ — یہہ زمانہ اول سے آخر تک تمام ہندوستان میں کشت و خون کا تھا - ہملوگ جو اِس زمانۂ امن و امان میں ہیں مشکل سے قیاس کر سکتے ہیں - کہ پٹھان بادشاہوں کے زمانہ میں ہندوستان کي حالت کسقدر خطرناک رہي ہوگي - ہندوؤں کے بہت سے پُرانے مندر برباد کردئے گئے - کیونکہ پٹھان بادشاہوں میں رحمدل سے رحمدل بادشاہ بھي اِنلوگونکے لئے جو اوسکے ہم مذہب نہ تھے بے رحم تھا - اور وہ اپنا فرض سمجھتا تھا کہ ہندوؤں کو مسلمان بنائے - اور جو اِنکار کرے اوسکو قتل کرے - بہت سے زر خیز قطعات بنجر ہوگئے - کیونکہ غریب لوگ اپني جان بچانیکے لئے جنگلوں میں بھاگ جاتے تھے *

۳ — قطب الدین غلام بادشاہوں میں سب سے پہلا بادشاہ تھا - یہہ لوگ غلام اِسوجہہ سے کہلاتے تھے - کہ اون میں سے اکثر قطب الدین کي طرح ابتدا میں غلام تھے *

۴ — قطب ایک بہادر سپاهي اور هوشیار سپہسالار تها وہ اپني فوج کے افسروں پر اِسقدر مہربان تها اور اِنکو مال و دولت اور اراضي دینے کا اِسقدر خیال رکھتا تها که وہ قطب فیاض کے لقب سے مشہور هوگیا - وہ هندؤوں سے سخت بیرحمي کا برتاؤ کرتا تها - اونکے پچیس مندرونکے پتهر سے اِسنے دهلي کے قریب ایک خوبصورت مینار بنوایا - یہہ مینار اوسي کي طرف منسوب هے - اور قطب مینار کہلاتا هے - یہہ دوسو پچیس فٹ بلند هے اور دنیا میں سب سے اونچا مینار هے - اور اِسوقت تک قائم هے *

۵ — غلاموں کے خاندان میں سے رضیہ بیگم هي صرف ایک مسلمان شہزادي تهي جسنے دهلي میں فرمانروائي کي - وہ سلطان کہلاتي تهي - اگرچہ یہہ لقب عموماً مردوں هي کو دیا جاتا تها - یہہ شہزادي هوشیار اور دلیر تهي اور اوسنے بہت اچهي طرح سے حکومت کي - لیکن وہ اپنے دربار کے خطرناک امیروں کو اپنے قابو میں نرکھہ سکتي تهي - چنانچہ تهوڑے دنوں تک سلطنت کرنے کے بعد وہ قتل کردیگئي *

۶ — غلاموں کے بعد خلجي مالک سلطنت هوئے - خلجي بادشاهوں میں سب سے زبردست اور سب سے جابر علاؤ الدین تها - علاؤ الدین اور اوسکا سپہسالار کافور جو هندو سے مسلمان هوا تها دکهن پر حمله آور هوئے - اور پُراني هندو سلطنتوں کو اِنهوں نے نیست و نابود کرکے بہت سے آدمیوں کو

مروایا اور کئي مندرونکو غارت کیا - اور بہت سا لوٹ کا مال دھلي کو لیگئے - یہہ مسلمانونکا دکھن پر پہلا حملہ تھا *

۷ — تغلقوں میں دو بادشاہ مشہور ہوئے ہیں - ایک تو اپني برائیوں کي وجہہ سے - اور دوسرا اس وجہہ سے کہ اوسنے اچھي طرح سے حکومت کرنیکي کوشش کي - ان میں کا پہلا محمد تغلق تھا - اوسکي حرکتیں اسقدر ظالمانہ اور خلاف عقل تھیں کہ اوسکو پاگل کہنا نامناسب نہ ہوگا - اوسنے محاصل کو پہلے سے دس گونہ بڑھادیا - بیچارے کاشتکار کھیتوں کو افتادہ چھوڑ کر بھاگ گئے - کیونکہ اسقدر سخت محصول وہ ادا نکرسکتے تھے - جب لوگ بھاگنے لگے تو اوسنے اپني فوج کو آدمیوں کے شکار کرنیکا حکم دیدیا - سپاہي جنگل کو گھیر کر ان بیچارے غریبوں کو اسطرح مارتے تھے جسطرح درندوں کو مارتے ہیں *

۸ — دوسرا فیروز تغلق تھا - جو پٹھان بادشاہوں میں سب سے اچھا تھا - وہ تقریباً چالیس برس تک برسر حکومت رہا - اوسنے ملک کي فلاح اور بہبود کے لئے بہت کچھہ کیا - سڑکیں بنوائیں نہریں نکلوائیں مسافروں کے لئے سرائیں تعمیر کرائیں اور عربي و فارسي کے مدرسے جاري کئے - اوسنے اکثر بادشاہوں سے کہیں بہتر سلوک عوام کے ساتھہ کیا - باوجود اس کے فیروز بھي اکثر اُن ہندوؤں کے ساتھہ بہت بیرحمي کرتا تھا جو اپنے مذہب کو تبدیل نکرتے تھے - وہ ہندوؤں کے مندروں کو برباد کرنا اور اونکے پتھروں سے مسجدیں تعمیر کرانا اپنا فرض

سمجھتا تھا - اِس امر کو وہ اپنے سوانح عمری میں خود لکھتا ھے جو اوسی کی تصنیف سے ھے *

تغلق خاندان کے آخری بادشاہ کے زمانہ میں تیمور کی ماتحتی میں تتاری لوگ ھندوستان میں گھس آئے *

۹ — تیمور لنگ

تیمور

۱ — تغلق بادشاھوں میں سے سب سے آخری بادشاہ کے زمانہ میں تمام ترکستان ایک زبردست بیگ یعنے سردار کے قبضہ میں تھا - جسکا نام تیمور تھا - وہ فطرتاً نہایت بے رحم اور سخت مزاج تھا - بیان کیا جاتا ھے کہ جتنے آدمی اوسکے حکم سے قتل ھوئے اوتنے کسی دوسرے کے حکم سے نہیں ھوئے - سنہ ۱۳۹۸ عیسوی میں تیمور پنجاب میں داخل ھوا اور آھستہ آھستہ دھلی کی طرف بڑھا - اور اپنے پیچھے صرف مردہ جسموں اور جلتے ھوئے گاؤں کو چھوڑتا گیا - جب وہ دھلی کے قریب پہونچا تو اوسکے ساتھہ ایک لاکھہ قیدی

تھے - اور چونکہ اسقدر قیدیوں کي نگراني مشکل معلوم ہوئي - اسلئے اوسنے پندرہ برس سے زیادہ سن والوں کو ایکبارگي قتل کرادیا *

۲ — اوس سے فراغت کرکے تیمور دھلي کے پٹھان بادشاہ پر جا پڑا اور اوسکو پوري طور سے شکست دي - پانچ روز تک ظالم تاتاري شہر میں گشت کرتے رہے - اور لوگوں کو قتل کرتے اور گھرونکو جلاتے رہے - اور چلتے وقت ایک بڑي جماعت قیدیوں کي اور بہت سا مال غنیمت لیکر ھمالیہ پہاڑ کے نیچے نیچے پنجاب تک چلے گئے - اور وھاں سے براہ کابل ترکستان میں جا پہونچے *

۱۰ — حالت ہندوستان بعد واپسي تیمور

۱ — ہندوستان سے تیمور کے واپسي کے بعد دو خاندان سید اور لودي تقریباً سو برس تک حکومت کرتے رہے - لیکن وہ صرف دھلي و آگرہ اور اسکے گرد و نواح کے ملکوںپر حکمراں تھے *

۲ — صوبجات پنجاب اور بنگال میں اِن افغانوں کي جو پیشتر اِن ممالک میں بر سر حکومت رہ چکے تھے سلطنتیں قائم ہوگئیں - صوبہ جونپور یعنے وہ خطہ جو اودھہ اور الہآباد کي سرحد پر واقع ہے ایک مسلمان بادشاہ کے ماتحت تھا - راجپوتانہ دو سلطنتوں پر منقسم تھا مالوہ میں اگرچہ راجپوت لوگ آباد تھے لیکن وھاں کا بادشاہ مسلمان تھا - راجپوتانہ کا بقیہ

حصہ بہت سے راجپوت سلطنتونپر منقسم تھا - جنمیں سے خاص اودیپور یا چتور کی سلطنت تھی - اوس ملک کا راجہ سب راجاؤں کا سردار مانا جاتا تھا *

۳ — دکھن میں دریاے نربدا تھا اور کرشنا کے درمیان کا پورا خطہ بہمنی سلطنت میں شامل تھا - اِس سلطنت کا بانی محمد تغلق کا ایک افغانی سپہسالار تھا - جسکے ساتھہ لڑکپن میں ایک بوڑھے برھمن نے اچھا سلوک کیا تھا - اور جب وہ بادشاہ ہوا تو اوسنے اپنی سلطنت کا نام اوسی کی طرف نسبت کرکے بہمنی یا برھمنی رکھا - مسلمان بہمنی بادشاہ تقریباً دو سو برس تک حکومت کرتے رہے - یہہ حکمراں تغلق و سید و لودی بادشاہوں کے ہمعصر تھے - اور اِنکا دارالسلطنت شہر گلبرگہ تھا *

۴ — دکھن میں سلطنت بیجانگر ہندؤوں کی ایک عظیم الشان سلطنت ہے اوسکا دار السلطنت شہر بیجانگر دریاے تنگ بھدرا کے کنارے پر آباد تھا *

۵ — خاندان لودی کے آخری بادشاہ کے عہد میں یعنے قریب سنہ ۱۵۰۰ عیسوی کے بہمنی سلطنت تباہ ہوگئی - اور اوسکی جگہہ پر مسلمانوں کے پانچ چھوٹی چھوٹی سلطنتیں قائم ہوگئیں اور ہر ایک کا بادشاہ الگ الگ تھا - اُن کے نام یہہ ہیں - بیدر ملک دکن کے وسط میں - برار و احمد نگر شمال میں - اور بیجاپور گولکنڈہ جنوب میں - اِنکے ہر ایک ہمیشہ ایک دوسرے سے اور بیجانگر کے ہندو سلطنت سے لڑتے رہے *

۶ — جنوبی ہند میں ہر طرف بہت سے ہندو سردار تھے جو نایک یا پالیگار کہلاتے تھے - یہ لوگ چھوٹے چھوٹے قطعات ملک پر حکومت کرتے تھے - اور جب تنگ کئے جاتے تو راجہ بیجانگر کو خراج دیتے *

۱۱ — سلاطین مغلیہ

بابر [۱۵۲۶ - ۱۵۳۰] اور ہمایوں [۱۵۳۱ - ۱۵۵۶]

بابر

۱ — مغل ہندوستان کے بادشاہوں میں سب سے زبردست ہوئے ہیں اس خاندان سے پندرہ شخص فرمانروا ہوئے - لیکن اُن میں سے پہلے چھ بہ نسبت بعد والوں کے جنکی حکومت بہت کم تھی زیادہ قوی اور زیادہ مشہور تھے - چھ مشہور بادشاہوں کے نام یہ ہیں - بابر - ہمایون - اکبر - جہانگیر - شاہجہاں - اورنگ زیب *

۲ — بابر تیمور لنگ کی اولاد سے تھا - وہ ابتداءً ترکستان میں ایک چھوٹی سی ریاست کا سردار تھا کچھ دنوں تک

وهاں ایک سلطنت قائم کرنے کي کوشش میں ناکامیاب هوکر جنوب کي طرف آیا - اور افغانستانپر قبضه کر لیا - اور وهاں کئي سال تک حکومت کرتا رها تب اوسنے هندوستان کو فتح کرنے کا اِرادہ کیا - اور ایک مختصر لیکن بهادر فوج کے ساتهه دهلي پر حمله کرنے کو روانه هوا *

۳ — اِبراهیم لودي جو پٹهان بادشاهونمیں سے تها ایک لاکهه فوج لیکر اوسکے مقابله کو روانه هوا - لیکن اِبراهیم کي فوج شکست کهاکر بهاگ کهڑي هوئي - اور وه بیس هزار سوار کے ساتهه میدان جنگ میں قتل هوا - یه زبردست لڑائي سنه ۱۵۲۶ عیسوی میں پاني پت کے میدان میں جو دهلي سے قریب هے هوئي - اِس لڑائي میں فتحیاب هونے کے بعد بابر سلطنت دهلي کا مالک هوگیا *

۴ — بابر اُن مسلمان بادشاهوں سے جو اوسوقت هندوستان کے کسي حصه میں بر سر حکومت رہ چکے تهے کهیں زیاده اچها تها - وه هندوستان میں لوگونکو قتل کرنے اور مندروں کو توڑنے اور ملک کو لوٹنے کے لئے نهیں ایک عقلمند اور اچهے بادشاه کي طرح حکومت کرنے کے لئے آیا - وه اپني بات کا سچا تها اور اِسنے کبهي کوئي ذلیل حرکت نهیں کي *

۵ — بابر هندوستان میں زیاده دنوں تک زنده نهیں رها - اوسکو دهلي میں سلطنت کرتے هوئے چار هي برس گذرے تهے که وه بیمار پڑگیا اور کمزور هونےلگا - اوسکا عزیز فرزند همایوں

بھي بیمار پڑا اور بہت جلد چارپائي سے لگ گیا - جب اوسکے بچنے کي ظاھراً کوئي اُمید نرھي - تو بابر نے کہا کہ میں اپنے عزیز فرزند کے لئے اپني جان خدا کے حوالہ کرونگا - یہہ کہکر وہ ھمایوں کي چارپائي کے گرد تین مرتبہ گھوما اور دعا مانگي - کہ خدایا تو ھمایوں کو اچھا کردے اور اوسکے بدلے میري جان لے لے - اوسنے بعد دعا کے چلاکر کہا کہ میں نے اوسکا مرض سلب کرلیا - ایسا معلوم ھوتا ھے کہ بابر کي دعا خدا نے سن لي - کیونکہ اوسي روز سے ھمایوں اچھا ھونے لگا اور بابر کي حالت روز بروز خراب ھوتي گئي - یہانتک کہ ھمایون بالکل تندرست ھوگیا اور بابر نے وفات پائي - اوسنے سلطنت اپنے بیٹے ھمایوں کے سپرد کي اور اوس سے تاکید کر گیا کہ بھائیوں کے ساتھہ مہرباني سے پیش آنا *

۶ — ھمایوں نے اپنے بھائیونکو اپنے ملک کا ایک ایک حصہ دیکر سلطنت شروع کي - چنانچہ ایک کو افغانستان و پنجاب دیا تھا

۷ — ھمایوں کے تخت پر بیٹھنے کے تھوڑے ھي دنوں بعد ایک افغان سردار کو جسکا نام شیر خاں تھا خود بادشاہ بننے کا خیال پیدا ھوا - ھمایوں دوسرے پٹھان بادشاھوں کو شکست دیتا ھوا شیر خاں کے مقابلہ کے لئے مشرق کیطرف بڑھا - لیکن شیر خاں نے اوسکي فوج کو شکست دیکر دھلي اور آگرہ پر قبضہ کر لیا اور سنہ ۱۵۴۰ عیسوي میں ھندوستان کا بادشاہ بن گیا *

۸ — همایوں اپنے زوجه وچند همراهیوں کو لیکر فارس بهاگ گیا - اِس وقت سنه ۱۵۴۲ ع میں همایوں کا بیٹا اکبر نامي شهر امرکوٹ میں پیدا هوا - همایوں کچهه روز تک شاه فارس کا مهمان رها - بادشاه اوس سے بخلوص پیش آیا اور اوس کے ساتهه اوس نے دس هزار فوج کردي - جسکو لیکر وه افغانستان میں واپس آیا اور کابل میں سلطنت کرتا رها - جب تک که هندوستان میں دوباره آنیکا موقعه اوسکو هاتهه نه آگیا *

همایوں

۹ — شیر خاں جسنے اپنا نام بدلکر شیر شاه رکهه لیا تها - همایوں کو نکالدینے کے بعد چار برس تک عمدگی اور عقلمندي کے ساتهه حکومت کرتا رها - وه کبهي کاهل نهیں رهتا - اور اپنے ماتحتوں سے بهي ایسي هي سخت محنت لیتا جسکا که وه خود عادي تها - اوسنے درسرے افغان بادشاهوں سے کهیں اچهي طور پر حکومت کي - اوسنے هندوؤں کو نهیں ستایا - بلکه بهت سے هندوؤنکو سلطنت کا مددگار مقرر کیا - منجمله اون کے ایک ٹوڈرمل تها جو مهتمم مالگذاري محاصل تها *

۱۰ — اِس اثنا میں شیر خاں مرگیا تھا - اور اوسکے دو جانشیں بھي یکے بعد دیگرے مرچکے تھے - اور تیسرا جانشیں جو بر سر حکومت تھا بہت کمزور اور سلطنت کي قابلیت نہ رکھتا تھا - اِسلئے ھمایوں بہادر اور جفاکش سپاھیونکي ایک جرار فوج لیکر دھلي پر چڑھہ آیا - اور دھلي اور آگرہ پر جو پندرہ برس تک اوسکے قبضہ سے نکلے رھے پھر قابض ھوگیا *

۱۱ — ھمایوں نے واپسي کے بعد بہت دنوں تک حکومت نہیں کي - ایک روز دوپہر کے بعد وہ بالاخانہ پر ٹہل رھا تھا - قریب کي ایک مسجد سے اذان سني اور دعا مانگنے کیلئے کھڑا ھوگیا - لیکن عصا جسکے سہارے سے وہ کھڑا ھوا تھا - چکنے سنگ مرمر پر پھسل پڑا اور بالاخانہ سے نیچے آرھا - اوسکو اِسقدر سخت چوٹ آئي - کہ اوسنے اِسي صدمہ سے وفات پائي - اور اُسکي وفات تخمیناً پچاس سال کے عمر میں ھوئي *

۱۲ — اکبر اعظم

سنہ ۱۵۵۶ ع سے ۱۶۰۵ ع تک

۱ — اکبر ھندوستان کے مسلمان بادشاھوں میں سب سے اچھا تھا - جب اوسکا باپ مرا تو وہ صرف تیرہ برس کا تھا - بیرم خاں نامي ایک بہادر ترکي سردار جو اوسکے باپ کا بہنوئي بھي تھا پانچ برس تک اکبر کے نام سے ملک پر بڑے استقلال کے ساتھہ حکومت کرتا رھا *

۲ — اِس زمانہ میں سلطنت مغلیہ صرف دھلي اور پنجاب تک محدود تھي - صوبجات بنگال - جونپور - سندہ - گجرات - مالوہ - خاندیس میں اُس وقت بھي پٹھانوں کي زبردست سلطنتیں موجود تھیں - اور راجپوتانہ میں راجپوت شہزادے حکمراں تھے *

اکبر

۳ — جب اکبر اٹھارہ برس کا ہوا تو اوس نے سلطنت کي باگ اپنے ہاتھہ میں لي - اور سلطنت دھلي کا خود مختار مالک ہوکر ایک زبردست فوج کے ساتھہ راجپوتانہ کیطرف بڑھا - اور راجپوت شہزادوں سے لڑائي شروع کي اور اُن کو مغلوب کر کے اُن کے ساتھہ مہرباني سے پیش آیا - اور اُن کا ملک اُونہیں کے قبضہ میں رہنے دیا اور اُن سے صرف اِسبات کا خواہشمند ہوا کہ وہ اوس کو اپنا سردار یعنے شہنشاہ تسلیم کریں *

۴ — اِن فتوحات کے بعد اکبر نے راجپوت شہزادیوں اور راجپوت سرداروں کے بیٹیوں سے نکاح کیا - اور اُن کے باپ

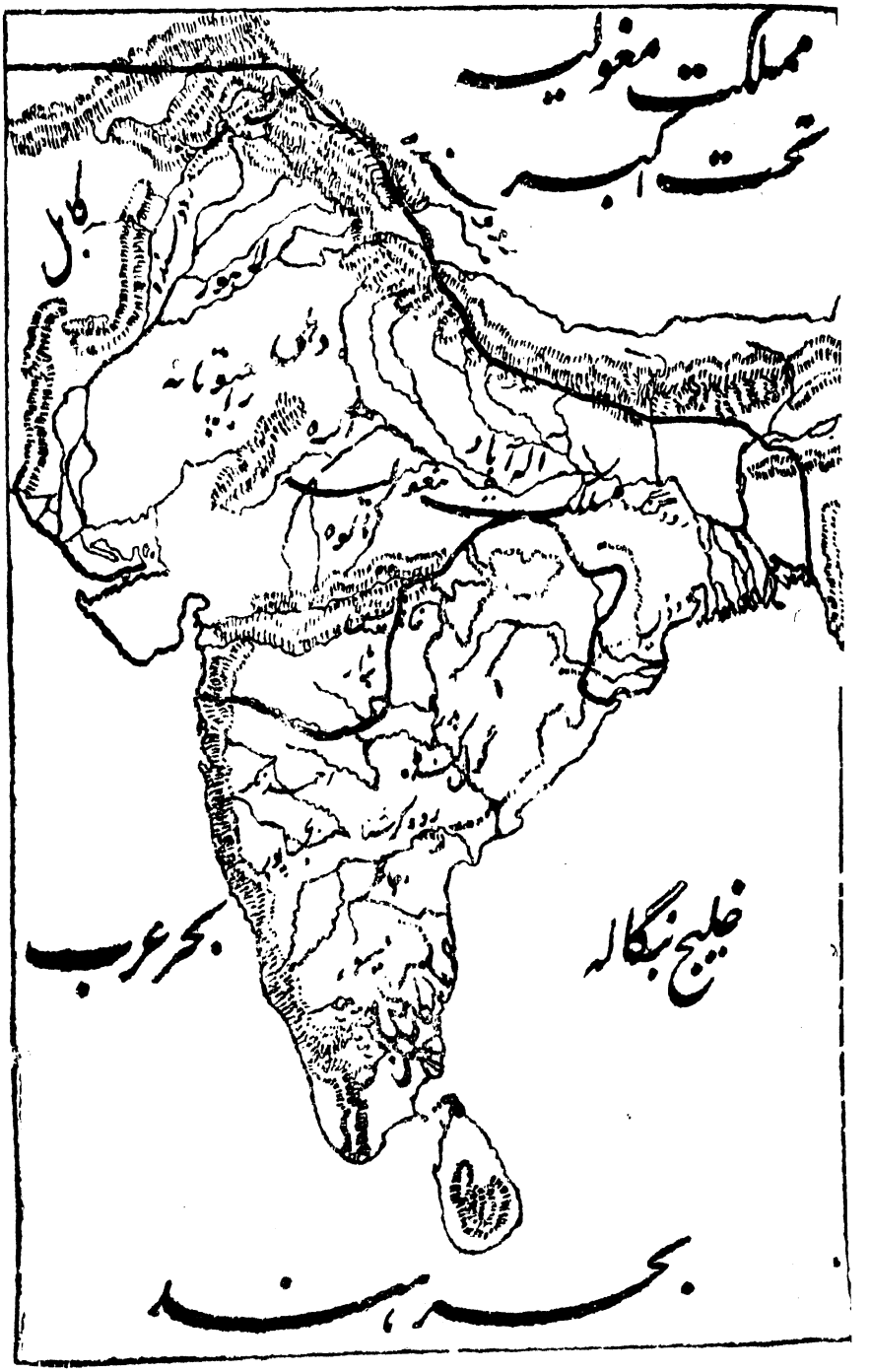
مملکت مغولیه
تحت اکبر
کابل
دکن
الہ آباد
بحر عرب
خلیج بنگالہ
بحر ہند

اور بھائیوں کو اپنی فوج کا افسر مقرر کیا - یہہ لوگ اوسکے دوست اور رشتہ دار بنگئے - جب شہزادہ سلیم جوان ہوا تو اکبر نے اوس کا نکاح ایک راجپوت شہزادی مسماۃ جودہ بائی کے ساتھہ کردیا - اکبر سات برس میں راجپوتانہ کا مالک ہو گیا اور کل راجپوت سردار کا شہنشاہ سمجھا جانے لگا *

جودہ بائی

۵ — راجپوتونکی مدد اور ہندؤوں کی دوستی اور حمایت سے اوس نے یکے بعد دیگرے کل پرانی پٹھان سلطنتوں کو زیر کیا - اوس نے جونپور - بنگال - کشمیر - سندہ - مالوہ - گجرات کابل - قندھار کو فتح کرلیا - اور اپنی حکومت کے وسیع زمانہ کے آخر میں کل ہندوستان پر جو بندھاچل کے شمال میں واقع ہے حکمراں ہوگیا *

۶ — اکبر نے مسلمانی طریقہ پر تربیت پائی تھی - لیکن وہ ہندؤوں سے نرمی اور مہربانی کے ساتھہ برتاؤ کرتا تھا - وہ کہتا تھا کہ ہر مذہب میں خوبیاں ہیں - اور وہ لوگ جو حقیقت میں خدا سے محبت رکھتے ہیں اوسکو ہر جگہہ

پائینگے - وہ خواہ مسلمانوں کے مسجدونمیں جائیں خواہ ہندوؤں کے مندرونمیں خواہ عیسائیوں کے گرجا میں - اکبر کے زمانہ میں شخص مذہبي پابندي میں آزاد تھا

راجہ مان سنگھ

۷ — اکبر کے دربار میں بہت سے لوگ مشہور اور قابل جمع ہوگئے تھے - اون میں سب سے زیادہ قابل ابوالفضل تھا - اکبر ہر معاملہ میں اوس سے راے لیتا تھا - وہ رحم دل اور نیک اور عالم تھا - اوس نے اکبر کے دربار - حکومت اور سلطنت کے حالات ایک کتاب میں لکھے ہیں - جس کا نام آئین اکبري ہے اور جو اِس وقت بھي پڑھنے کے قابل ہے *

۸ — ہندوؤنمیں سب سے بڑا آدمي اکبر کے دربار میں راجہ ٹوڈر مل تھا جو بہت دنوں تک شیر شاہ کي ملازمت میں رہچکا تھا - وہ اکبر کے بڑے کام کا آدمي تھا وسکو اکبر نے مال کا صیغہ بہت جلد سپرد کردیا - ہندوستان کے فتوحات کے بعد بہت سے بڑے بڑے راجاؤں کو فوجمیں بڑے بڑے عہدے

ملے - راجه مان سنگهه جسکي بهن شاهزاده سليم کو بياهي تهي اکبر کا سب سے بڑا سپہسالار تها - وہ پہلے کابل کا صوبہدار مقرر کیا گیا اور بعد ازاں بنگال کا صوبہدار هوا *

۹ — اکبر کے عہد سلطنت کا آخري دور امن سے گذرا - اگرچه شاهزاده سليم نے اوسکو کسیقدر پریشان کیا اور ایک مرتبه بغاوت بهي کر بیٹها - لیکن بهت تهوڑے آدمي اوس کے شریک هوئے - اور مہربان باپ نے اوس کا قصور معاف کردیا *

۱۰ — اکبر کے تخت نشیني کے تقریباً دس برس کے بعد سنه ۱۵۶۵ عیسویمیں دکهن کے چار مسلمان بادشاهوں نے متفق هوکر سلطنت بیجانگر پر حمله کیا - تالي کوٹ پر جو دریاے کرشنا کے کنارے آباد هے بهت بڑي لڑائي هوئي - مسلمانوں نے فتح پائي - لاکهوں آدمي قتل هوئے اور بیجانگر جو ایک وسیع شهر تها بالکل برباد هوگیا *

۱۱ — اکبر بادشاه کے زمانه میں تمام لوگ به نسبت سابق کے بهت خوش حال تهے - پٹهان بادشاهوں کے زمانه کي به نسبت اونسے محصول بهت کم لئے جاتے تهے - هر شخص کو چاهے وہ هندو هو یا مسلمان ایک هي قسم کا محصول ادا کرنا پڑتا تها - اگلے بادشاه هندوؤں سے ایک قسم کا محصول لیتے تهے جو جزیه کہلاتا تها - اِس کا ادا کرنا هندوؤں پر بهت شاق تها غیر مذهب والوں کومسلمان نه هونے کے وجه سے یه محصول ادا کرنا پڑتا تها - اکبر نے اِس محصول کو معاف کردیا -

اور وہ محصول بھی معاف کردئے جو متبرک مقامات کے جانیوالے جاتریوں سے وصول کئے جاتے تھے *

۱۲ — اِس زمانہ میں ہر شخص اپنے مذہب اور رسوم کے ادا کرنے میں آزاد تھا - البتہ ہندؤوں کی ایک ظالمانہ رسم کو اکبر نے نہایت سختی کے ساتھہ بند کردیا تھا - وہ رسم یہ تھی کہ جب شوہر اپنی زوجہ سے پہلے مرجاتا تو وہ بیوہ اپنے شوہرکی لاش کے ساتھہ چتا یعنی الکڑی کے انبار پر جسپر ہندؤوں کے مُردے جلائے جاتے ہیں اپنی تئیں زندہ جلا دیتی - اِس رسم کو ستی کہتے ہیں اور اِس کو اکبر نے موقوف کرنے کی کوشش کی *

۱۳ — کیا اکبر کے زمانہ میں ہندوستان کے لوگ اِس زمانہ سے زیادہ خوش حال تھے ؟ نہیں ! ہملوگوں کو اکبر کی ایسی سلطنت کے زمانہ میں رہنا پسند نہ ہوگا - کیونکہ ہم لوگوں کی حالت اُن لوگوں میں سے ہر شخص کی حالت سے بدرجہا بہتر ہے جو کسی مغل بادشاہ کے زمانہ میں رہے ہیں - یہہ عہد سلطنت جسمیں ہملوگ رہتے ہیں اکبر کے عہد سلطنت سے اوسیقدر بہتر ہے کہ جس قدر اکبر کا زمانہ ظالم پٹھان بادشاہوں کے زمانہ سے بہتر تھا *

۱۴ — اکبر کے عہد میں بہ نسبت انگریزی عہد کے اراضی پر تیگونہ محصول تھا - اکبر اور تمام مغل بادشاہوں کے زمانہ میں کل زمین صرف بادشاہ کی ملک ہوتی تھی - اِنگلستان میں اور اب ہندوستانمیں بھی جب کوئی بڑا آدمی یا سردار مرجاتا ہے - تو اوسکی جائداد اور کل چیزیں اوسکے

لڑکوں اور وارثوں کو ملتي هیں - لیکن مغل بادشاهوں کے زمانه میں جب کوئي مرجاتا تها - تو اوسکي کل جائداد اور مال پر بادشاه قبضه کرلیتا تها - اور اوسکے لڑکوں کو کچهه نه ملتا تها - هاں اگر بادشاه چاهتا تو اونکو کچهه دیدیتا - اکبر کي مرضي قانون تهي - وه خود جو چاهتا سو کرتا - اوسپر کوئي دوسري طاقت نه تهي - لیکن انگریزي دور حکومت میں **قانون** ایک چیز هے - جس کو هر شخص جانتا اور مانتا هے - جس طرح ایک غریب سے غریب فقیر قانون کے خلاف نهیں کر سکتا - اوسیطرح شاه انگلستان بهي خلاف قانون کوئي بات نهیں کرسکتا - انگریزي قوم اپنے بادشاه کو اس بات کے ماننے پر چهه سو برس پیشتر مجبور کر چکي هے *

۱۵ — اکبر ترسٹهه سال کے عمر میں مرا - اور اُوسنے اکاون سال تک سلطنت کي اُسکے بعد اُسکا سب سے بڑا بیٹا سلیم تخت نشیں هوا *

۱۳ — جهانگیر

سنه ۱۶۰۶ع سے ۱۶۲۷ع تک

۱ — اکبر کي وفات کے بعد سلیم جهانگیر یعنے فاتح دنیا کے لقب سے تخت نشیں هوا - جهانگیر کي ماں ایک راجپوت شاهزادي تهي اسوجهه سے وه آدها راجپوت تها *

۲ — اپنے باپ کے طرح اوسنے بهي بهت سي راجپوت شهزادیوں سے نکاح کیا - اون میں سے ایک شهزاده خرم هے

جو بعد میں بادشاہ ہوا - لیکن جہانگیر نے اپنے عہد کے چھٹویں سال میں ایک ایرانی خاتون سے نکاح کیا - اوس خاتون کا نام نور جہاں تھا جو ہندوستان کی ایک نہایت مشہور ملکہ تھی *

جہانگیر

۳ — جہانگیر نے کل امور سلطنت نورجہاں کے سپرد کردئے تھے لہذا تمام احکام اوسی کی دستخط سے صادر ہوتے تھے - اُس کا باپ وزیر اعظم ہوا - اور اُس کا بھائی دربار کا امیرالامرا بنایا گیا - جہانگیر کے آخر بیس سال کی حکومت در حقیقت نور جہانکی حکومت تھی -

جہانگیر کہا کرتا تھا کہ مجھکو صرف اسیقدر ضرورت ہے کہ لطیف غذا اور نفیس شراب کثرت سے ملا کرے - وہ نورجہاں کی کسی بات میں دخل ندیتا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ نورجہاں اوس سے کہیں عمدہ طور سے حکومت کرسکتی ہے *

نور جہان

۴ — جہانگیر اور ہندوستان دونوں کی خوش قسمتی تھی - کہ نور جہاں

عقلمندي اور قابليت کے ساتھہ حکومت کرتي تھي - کیونکہ جہانگیر اپنے باپ کي طرح بیدار مغز اور عقلمند اور نیک مزاج نہ تھا - وہ اپنے عیش و عشرت کے سوا کسي چیز کي پروا نکرتا تھا - اور سلاطین مغلیہ میں سب سے زیادہ شراب اور عیش و عشرت کا عاشي تھا *

۵ — سنہ ۱۶۱۵ عیسوي میں جمس اول شاہ إنگلستان نے سرطامس رو کو اپنا ایلچي بناکر جہانگیر کے دربار میں بھیجا - وہ إس غرض سے بھیجا گیا تھا کہ شہنشاہ سے انگریزي تاجروں کے لیئے هندوستان میں تجارت کرنے کي إجازت حاصل کرے - إس زمانہ میں غربي ساحل شہر سورت میں انگریزونکا ایک گدام تھا - جہاں وہ تجارت کا مال رکھا کرتے تھے - سرطامس رو تین برس تک جہانگیر کے دربار میں رہا اور اوسنے جو حالات هندوستان میں دیکھے یا سُنے سبکو قلمبند کرتا گیا - اوسنے موجودہ حکومت کو اکبر کي حکومت کي طرح اچھا نہیں پایا - اکثر مقام میں حاکم ظالم متعین تھے - اور تمام ملک میں لوٹیرے پھیلے ہوئے تھے - اور بلا زبردست محافظوں کے سفر کرنا خالي از خطر نہ تھا *

۱۴ — شاہ جہاں

سنہ ۱۶۲۷ ع سے سنہ ۱۶۵۸ ع تک

۱ — شاهجہاں کو بہ نسبت ترک کے راجپوت کہنا زیادہ مناسب ہے - إسلئے کہ اوسکي ماں ایک شہزادي تھي - اور اوسکا باپ آدھا راجپوت تھا - وہ سلاطین مغلیہ میں سب سے

شاہ جہان

شاندار شہنشاہ گذرا ہے اور اوسنے سي سال عہد حکومت میں شہرونکو آباد کیا - اور بہت سے محل - مقبرے - مسجدیں - تعمیر کرائیں - جو ہندوستان میں اپنا نظیر نہیں رکھتیں *

۲ — شاہجہاں نے تخت نشیں ہوتے ہي بیرحمي کے ساتھہ اپنے بھائیوں اور اونکے یار و مددگار بچونکو قتل کر ڈالا تاکہ تخت کے لئے کوئي جھگڑنے والا باقي نرہے *

۳ — اگرچہ شاہجہاں نے اِس ظالمانہ فعل کے ساتھہ اپني حکومت کي ابتدا کي - لیکن اوسنے ملک کي حکمراني اچھي طرح سے کي اور اپنے باپ سے کہیں اچھا بادشاہ ہوا - وہ جہانگیر کے طرح کاہل اور شراب کا شایق نہ تھا *

ممتاز محل

۴ — شاہ جہاں کي بي‌بي ممتاز محل ایک

خوبصورت ایراني خاتون تهي - چودہ برس تک وہ شاہ جہاں کي رفیق بي‌بي رهي - اور جب وہ مرگئي تو شاہ جہاں نے اوسکا مقبرہ نہایت عالي شان بنوایا جو تاج محل کے نام سے مشہور هے - اور دنیا میں نہایت شاندار اور خوبصورت مقبرہ هے - یہہ مقبرہ آگرہ میں جمنا کے کنارے واقع هے - اور ابتک یہہ معلوم هوتا هے کہ گویا کل بنا هے - یہہ عمارت خالص سفید سنگ مرمر کي هے - اور اوسمیں جابجا قیمتي پتھر جڑے هوئے هیں - تیس برس میں یہہ عمارت بنکر طیار هوئي اور تیس لاکھہ روپیہ اوسکي تعمیر میں صرف هوا *

۵ — دهلي کي جامع مسجد اور آگرہ کي موتي مسجد بهي شاہ جہاں کي تعمیر کرائي هوئي هے - موتي مسجد دنیا میں سب سے زیادہ خوبصورت مسجد هے *

۶ — شاهجہاں ۳۰ برس کي حکومت کے بعد ستر برس کے سن میں ایسا بیمار پڑا کہ زندگي کي اُمید منقطع هوگئي - اوسکے چاروں بیٹے سلطنت کے لئے آپس میں لڑنے لگے - اور یہہ لڑائیاں پانچ برس تک جاري رهیں - آخرکار اورنگ زیب غالب آیا - اوسنے سب بهائیونکو شکست دي اور خود شہنشاہ بنگیا - اوسنے دارا اور مراد کو مار ڈالا - شجاع شاہ آسام کے پاس بهاگ گیا لیکن شاہ آسام نے اوسکو اور اوسکے کل لڑکوں کو قتل کرڈالا - اور شاهجہاں سات برس تک سخت هراست میں رکها گیا یہانتک کہ اوسنے وفات پائي *

۱۵ — اورنگ زیب

۱۶۵۸ — ۱۷۰۷

۱ — اورنگ زیب نے بھي اکبر کي طرح پچاس برس سلطنت کي - لیکن وہ تمام باتوں میں اکبر کے مشابہ نہ تھا *

۲ — اورنگ زیب ہندو مذہب سے نفرت رکھتا تھا - اوس نے بنارس میں بہت سے مندروں کو منہدم کرادیا - وہ ہندؤوں کو ہاتھي - گھوڑے - پالکي پر سوار ہونے ندیتا اِس واسطے اُنکو پیدل چلنا پڑتا *

۳ — پٹھان بادشاہوں کے خطرناک زمانہ میں جو برتاؤ ہندؤوں کے ساتھہ کیا جاتا تھا - قریب قریب ویساھي برتاؤ اوس زمانہ میں بھي اُن کے ساتھہ ہونے لگا - بہت سے ہندو برملا لڑائي پر امادہ ہوگئے - شمال میں راجپوتوں نے اور جنوب میں مرہٹھوں نے اپني اپني حکومتیں قائم کرلیں *

۴ — اورنگ زیب اچھا بادشاہ ہوتا اگر اوسکي کل رعایا مسلمان ہوتي - وہ شراب کا شائق اور عیش پسند نہ تھا - خزانہ عامرہ سے وہ اپنے لئے کچھہ نہ لیتا - اور اپني خاص ضرورتوں کے لئے ٹوپیاں بناکر پیسے پیدا کرتا - اوسکي پوشاک بہت سادہ ہوتي - اور اوقات جلوس کے علاوہ شاذ ہي کبھي چاندي اور سونے کے زیورات اِستعمال کرتا *

۵ — اورنگ زیب تمام عمر ملک دکن فتح کرنیکا آرزومند تھا - وہ پینسٹھہ برس کے عمر میں دھلي سے دکن کیطرف روانہ ہوا - اور پھر اوسکو لوٹنے کي نوبت نہ آئي - اپنے زمانہ کا نصف آخر حصہ

یعنی پچیس برس اوس نے دکن کے میدان جنگ میں بسر کیا کئی سال کی لڑائی کے بعد گولکنڈہ اور بیجاپور سلطنت مغلیہ میں جو اوس زمانہ میں انتہائی وسعت میں تھی شامل ہوگئے *

۶ — لیکن اوسی زمانہ میں اُن ممالک میں جو مغربی گھاٹ کے نام سے موسوم ہیں - مرہٹہ جماعتوں سے ایک نئی قوم پیدا ہوگئی - اُون کے سردار ہمیشہ شاہان بیجاپور کیوجہ سے دبے رہتے- اور جب یہہ سلطنت نیست اور نابود ہوگئی - تو اورنگ زیب کو معلوم ہوا کہ اوسکو ایک اور زیادہ قوی دشمن سے مقابلہ کرنا ہے - یہ دشمن سیواجی تھا جو مرہٹھوں کا راجہ تھا - مرہٹھوں کے حالات ایک علحدہ باب میں بیان کئے جائینگے - اورنگ زیب سیواجی کو زیر نہ کرسکا *

اورنگ زیب

۷ — پنجاب میں بھی ایک دوسری قوم سکھونکی اُٹھہ کھڑی ہوئی - بابر کے زمانہ میں نانک ایک نیک خیال آدمی تھا - اوسکو ہندوؤں اور مسلمانوں کے آئے دن کے جھگڑے دیکھہ کر نہایت ترس آتا تھا - اِس وجہ سے اوس نے کچھہ اصول ہندوؤں کے مذہب کے اور کچھہ مسلمانوں کے مذہب کے لیکر ایک نیا مذہب

قائم کیا - اور اِس غرض سے اوسکي اشاعت کي کہ دونوں ملجائیں - بہت سے آدمیوں نے اوس کا ساتھہ دیا جو اوسکي سکھہ یعني شاگرد کہلائے - بابر اور اونکے بعد کے شاہان مغل اُن سے کچھہ معترض نہیں ہوے - کیونکہ یہہ لوگ بے ضرر تھے - اپنے محصولوں کو ادا کرتے اور کسي کو نہ نقصان پہنچاتے لیکن اورنگ زیب نے اونکے ساتھہ نہایت بے رحمانہ برتاؤ کیا - اُنکے گرو گوبند کو مار ڈالا اور بہت سے سکھوں کو قتل کرادیا - اُسوقت سے یہہ لوگ اپني حفاظت کیلئے مسلح ہو گئے - اور ایک جنگجو قوم بنگئے *

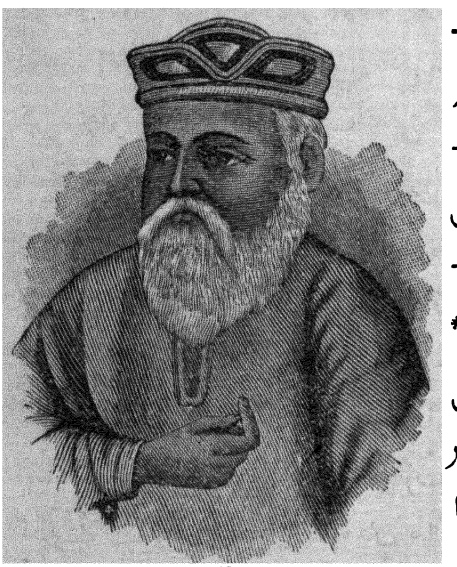
نانک

۸ — مرہٹھوں سے کئي سال لڑنے کے بعد آخرکار اورنگ زیب نے سنہ ۱۷۰۷ عیسویمیں نوے برس کے سن میں وفات پائي - اِسکے بعد سلطنت مغلیہ جلد برباد ہوگئي

۱۶ — ابتدائي تجارت مابین یورپ اور ہند

۱ — سب سے پہلے جو انگریزوں کي جماعت ہندوستانمیں تجارت کے غرض سے آئي اوسکو تقریباً تین سو برس کا زمانہ گذرا

یه لوگ یہاں اُن چیزوں کي خریداري کے لئے آئے جو یورپ میں نایاب تھیں مثلاً - مرچ - چاول - روئي - تیل اور ادرک - ناریل - پوستہ اور نیشکر - جن سے افیون اور شکر نکالي جاتي ہے اور اِنگلستان ایسے سرد ممالک میں نہیں پیدا ہوتے - اور پُرانے زمانہ میں اعلیٰ درجہ کي ململ اور سوتي اور ریشمي کپڑے هندوستان میں اِنگلستان سے اچھے طیار ہوتے تھے - اون چیزوں کے عوض میں یہہ تاجر اِنگلستان سے اُوني کپڑے - تانبا - پارہ - لوہا - اور فولاد کي چیزیں جو اِن ممالک میں دستیاب نہ ہوتي تھیں لاتے تھے *

۲ — سنہ ۱۶۰۰ عیسویمیں تقریباً سو انگریزي تاجروں نے جو لندن کے رہنے والے تھے - هندوستان سے تجارت کا اِرادہ مصمم کیا اور سب نے ملکر ایک کمپني قائم کي جو اِنگلش اِیسٹ اِنڈیا کمپني کے نام سے موسوم ہوئي - اِس کمپني کو اِسقدر کثیر فائدہ حاصل ہوا کہ دوسرے انگریزي تاجروں نے بھي کمپنیاں قائم کیں - اور اوسیطرح هندوستان سے تجارت کرنے لگے - آخرکار ایک صدي گذرنے کے بعد یہہ کل کمپنیاں ملادیگئیں اور سنہ ۱۷۰۰ عیسویمیں ایک بڑي کمپني قائم ہوگئي - جس کا نام یونائٹڈ اِیسٹ اِنڈیا کمپني ہوا - اور شاہ اِنگلستان نے اِس کمپني کو بلا شرکت غیرے هندوستان سے تجارت کرنے کا حق عطا کیا *

۳ — سنہ ۱۶۳۹ عیسویمیں اِیسٹ اِنڈیا کمپني نے چندرگري کے راجہ سے جو کارناٹک میں ایک پہاڑي قلعہ کا سردار تھا مدراس کو خرید کیا جو اُس زمانہ میں ایک چھوٹا سا گاؤں تھا جہاں ماهي اگیر بستے تھے *

۴ — بمبئي پہلے پرتگال والوں کا تھا - ليکن چارلس دوم شاہ انگلستان نے شاہ پرتگال کي لڑکي سے شادي کي - اور سنہ ۱۶۶۲ عيسويميں لڑکي کے باپ نے شاہ انگلستان کو بمبئي جہيز ميں ديا *

۵ — جس سال انگريزوں نے مدراس خريد کيا - اوسکے دوسرے سال سنہ ۱۶۴۰ عيسويميں شاہ جہاں نے انگريزوں کو دريائے گنگ کے دہانہ پر هوگلي ميں ايک گُدام قائم کرنيکي اجازت دي - جب اورنگ زيب تخت نشيں هوا تو اوس نے اُن سے جزيہ لينا چاها مگر اِسپر وہ راضي نہ هوئے اور اپنا مال و اسباب ليکر هوگلي سے چلدئے - اورنگ زيب نے ديکھا کہ اوسکي رعايا اب اپنے مال کو فروخت نہيں کرسکتي - اور اُن کو انگلستان سے تجارت کرنے سے جو منفعت حاصل هوتي تھي وہ بند هوگئي - اِسلئے اوس نے انگريزوں سے واپس آنيکي استدعا کي - اور وعدہ کيا کہ وہ لوگ جزيہ ادا کرنے پر مجبور نہ کئے جائينگے - اِسبات پر انگريز لوگ واپس آئے اور تين گاؤں خريد کيئے - جو بہ نسبت هوگلي کے گنگا کے دہانہ سے زيادہ قريب هيں - اونميں سے ايک کا نام کالي گھاٹ رکھا گيا - اور بعد کو يہي کلکتہ کے نام سے مشہور هوگيا - سنہ ۱۶۹۰ عيسويميں انگريزوں نے ايک قلعہ فورٹ سينٹ وليم کے نام سے تعمير کرايا *

۶ — هندوستان ميں صرف اِتنے هي گدام انگريزوں کے قبضہ ميں نہ تھے - بلکہ ساحل شرقي پر مدراس کے جانب جنوب ميں بھي ايک گدام تھا - اور فورٹ سينٹ ڈيوڈي نام ايک قلعہ بھي تھا - اور اِسيطرح الگ گدام مچھلي پٹن ميں اور بھي تھا

اور بنگال میں بھي اونکے گدام پٹنہ - ڈھاکہ اور قاسم بازار میں تھے - قاسم بازار مرشد آباد سے جو نواب بنگال کا صدر مقام تھا قریب هي واقع هے *

۷ — جس وقت انگریزوں نے هندوستان میں آمد و رفت شروع کي - تو اوسي زمانہ کے قریب قریب فرانسیسوں نے بھي آنا شروع کي - اور اپني کئي تجارت گاهیں قائم کیں اِنمیں سے خاص پانڈیچري اور چندرنگر تھیں - پانڈیچري مدراس سے جانب جنوب مشرقي ساحل پر واقع هے اور چندرنگر کلکتہ سے بیس میل کے فاصلہ پر بنگال میں *

۸ — ڈچونکي بھي تجارت گاهیں تھیں - اِنمیں سے خاص خاص یہ تھیں کوچیں ساحل غربي پر - پالیکٹ مدراس کے شمال میں ساحل شرقي پر اور چنسرا چندرنگر کے قریب بنگال میں *

۱۷ — سیواجي کا عروج — مرهٹے

۱۶۲۷ — ۱۶۸۰

۱ — سیواجي سنہ ۱۶۲۷ عیسویمیں جس سال کہ شاهجهاں تخت نشیں هوا پیدا هوا تھا - اوسکا باپ شاہ بیجاپور کے یہاں ملازم تھا - اور اوس نے سیواجي کو تربیت کے لئے پونا میں چھوڑدیا تھا *

۲ — بہت سے مرهٹھہ سردار جب کبھي موقع پاتے نو نشیبي اضلاع میں لوٹ مار کرتے سیواجي بھي اکثر اونکے

همراہ جاتا - جب وہ بیس برس کا ہوا تو خود نوجوانوں کے ایک گروہ کا سردار ہوگیا - اوس نے پورن دھار کا مضبوط پہاڑی قلعہ اپنے قبضہ میں کرلیا - اوسکے بعد کل پہاڑی قلعوں کو یکے بعد دیگرے لے لیا اور بہت سامان اور ہتھیار جمع کیا جس سے اوسکی شہرت دور دور ہوگئی *

۳ — آخرکار والی بیجاپور کو تشویش ہوئی - اور اوس نے اپنے سپہسالار اور افضل خان کو سیواجی کے مقابلہ کے لئے بھیجا سیواجی نے از راہ فریب اپنے خوف کا اظہار کیا - اور کہا کہ میں آپ کا مطیع ہوجاؤنگا اگر آپ مجھہ سے تنہا اور غیر مسلح ملیں افضل خان نے ویسا ہی کیا - سیواجی نے جو اپنے دامن میں ہتیار چھپاکر لایا تھا ملاقات کیوقت موقع پاکر اسکو مار ڈالا *

۴ — اوسکے بعد سیواجی نے تمام ملک میں غارتگری شروع کی - اور قریب قریب سب مرہٹہ سردار اوس سے ملگئے - وہ روز بروز قوی ہوتا گیا - یہاں تک کہ شاہ بیجاپور نے اوس سے صلح کرلی - اور مجبور ہوکر اوسکو ساحل غربی کے ایک حصہ کا جس کا نام کانکن تھا راجہ تسلیم کرلیا *

۵ — اِس زمانہ میں اورنگ زیب تخت نشیں ہوچکا تھا - اوس نے اپنے ماموں شایستہ خان صوبہ دار دکن کی ماتحتی میں ایک بڑی فوج سیواجی کے مقابلہ کے لئے روانہ کی - شایستہ خاں مع فوجکے کوچ کرتا ہوا پونا میں داخل ہوا - سیواجی فقیری

کتب خانه دائره جامعه عثمانیه

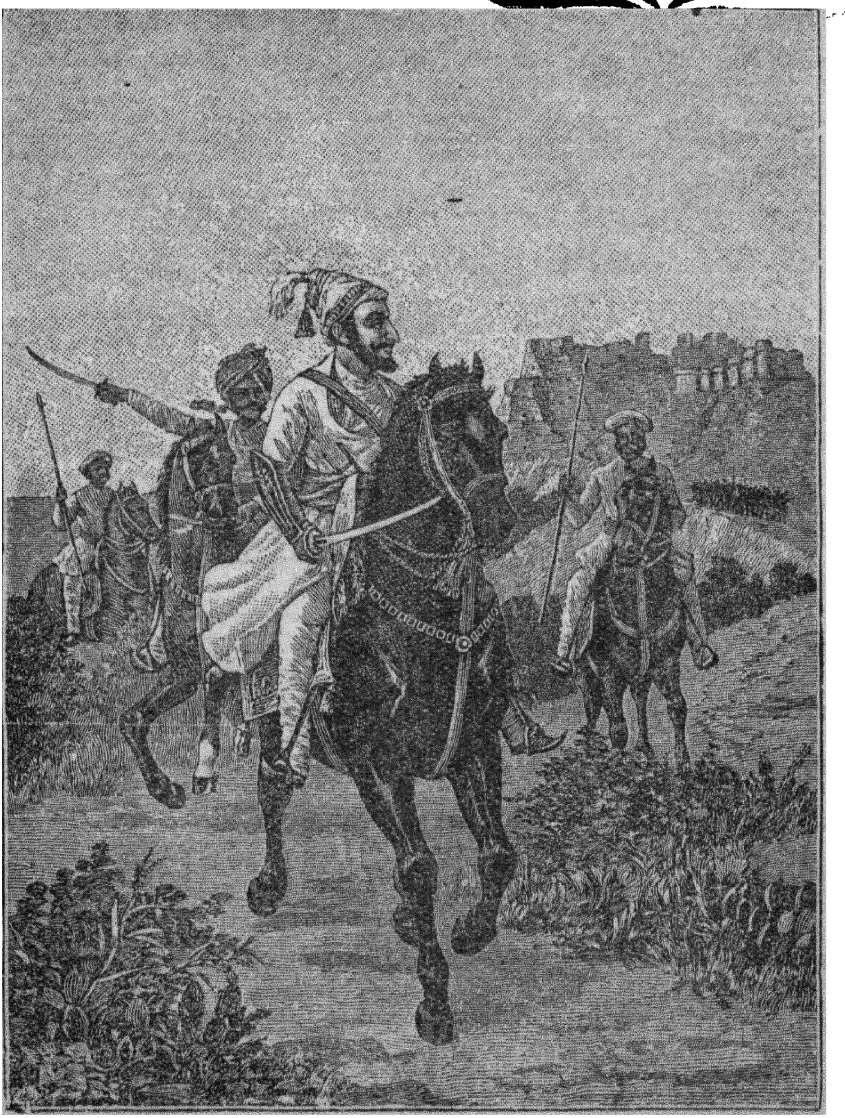

سيواجي کي سواري

بھیس میں اپنے چند ساتھیوں کو لیکر اوس مکان میں گھس آیا جہاں شایستہ خاں موجود تھا - اور اوسپر حملہ آور ہوا - شایستہ خاں کي مشکل سے جان بچي - اور وہ اِسقدر خوف زدہ ہوا کہ پونا سے چلا آیا - اور سیواجي ملک میں غارتگري کرنے کے لئے پھر آزاد ہوگیا *

۶ــ تب اورنگ‌زیب نے ایک دوسري زبردست فوج سیواجي کے مقابلہ کے لئے روانہ کي - اِسمربہ سیواجي نے اِس شرط پر اطاعت قبول کي کہ اوس کو فوجمیں افسري کا عہدہ ملے - لیکن جب سیواجي دھلي آیا تو اورنگ زیب نے اوسکے ساتھہ اچھا سلوک نہیں کیا - اور اوسکو نظربند کرکے سخت حراست میں رکھا - لیکن سیواجي کسیطرح نکل بھاگا - اور اپنے ملک میں جا پہونچا - اوسکے بعد سے اوس نے پھر اورنگ زیب کا اِعتبار کبھي نہیں کیا - بلکہ اپنے آخري وقت تک اوس سے لڑتا رہا *

۷ــ سیواجي سنہ ۱۶۷۴ عیسویمیں مرہٹھوں کا راجہ ہوگیا وہ ہر سال ایک فوجکے ساتھہ ملک دکن کے مختلف سمتوں پر حملہ کرتا تھا - اوس نے بہت سے حکمرانوں کو چوتھہ یعني مالگذاري کا چوتھائي حصہ بطور خراج ادا کرنے پر مجبور کیا *

۸ ــ سیواجي کے بعد سمبھاجي راجہ ہوا - لیکن یہہ اپنے باپ کیطرح نہ تھا - یہہ ظالم اور کاہل تھا اِسلئے اورنگ زیب نے اسکو جلد گرفتار کرکے قتل کرڈالا -

۱۸ — مرهٹهه سلطنتوں کي نشو و نما

۱۷۰۷ — ۱۷۴۸

۱ — اورنگ زیب کي وفات کے بعد مرهٹهوں کا راجه ساهو تها - جسے ساهو بهي کهتے هیں - یه سمبهاجي مذکور کا جسے اورنگ زیب نے گرفتار کرکے قتل کرڈالا تها بیٹا تها *

۲ — لیکن ساهو پست همت تها اور اِسمیں سلطنت کي قابلیت نه تهي - اوس نے کل اِختیارات اپنے برهمن وزیر کو جس کا لقب پیشوا تها دے رکها تها - پهلا پیشوا بالاجي راؤ هوا - اوسکو اورنگ زیب کے وفات کے ایک برس بعد یعني سنه ۱۷۰۸ عیسویمیں ساهو نے پیشوا مقرر کیا - اور وه سنه ۱۷۲۰ عیسوي تک اس عهده پر ممتاز رها *

۳ — دوسرا پیشوا باجي راؤ هوا - جو سنه ۱۷۲۰ عیسوي سے سنه ۱۷۴۰ عیسوي تک بر سر حکومت رها - اوس نے خاص خاص مرهٹهه سرداروں کو مختلف اِطراف میں چوتهه وصول کرنیکا حکم دیا *

۴ — اوسکے زمانه میں مرهٹهونکي پانچ بڑي بڑي سلطنتیں قائم هوگئیں - مرهٹهه سردار جهاں کهیں صوبه یا نواب کو کمزور پاتے اور اوسمیں اُن کے روکنے کي قابلیت نه هوتي - اوس سے صرف چوتهه هي نه وصول کرتے بلکه اوس کو اوسکے سلطنت سے بر طرف کرکے خود وهاں کے حکمراں بنجاتے *

۵ — مہاراشٹر یعني مرهٹھوں کا پُرانا ملک وهي تها جو اب صوبه بمبئي کهلاتا هے اوس ملک کا حکمراں براے نام مرهٹھوں کا راجه تها جو ستاره میں رهتا تها - لیکن اصلي حکمراں پیشوا تها جس کا صدر مقام پونا تها - جو بمبئي سے جانب شرق و جنوب ستر میل کے فاصله پر واقع هے - گجرات ایک مرهٹھه سردار کے قبضه میں تها جو گایکوار کهلاتا تها - مالوه میں دو مرهٹھه سردار برسر حکومت تهے ایک سیندهیا جس کا صدر مقام گوالیار تها دوسرا هولکر جس کا صدر مقام اِندور تها - برار میں بهي ایک مرهٹھه سردار برسر حکومت تها اوس کا لقب بهونسلا اور اوس کا صدر مقام ناگپور تها *

۶ — مرهٹھوں کا تیسرا پیشوا بالاجي راؤ تها - اوسنے بهي اپنے باپ اور دادا کیطرح بیس برس یعني سنه ۱۷۴۰ عیسوي سے سنه ۱۷۶۱ عیسوي تک حکومت کي *

۷ — اورنگ زیب کے بعد پورے پچاس برس تک هندوستان کي حالت بالکل ویسي هي رهي جیسے پٹهان بادشاهوں کے زمانه میں رهچکي تهي - اس زمانه میں زمانه حال کي طرح ایسي مضبوط حکومت نه تهي جو لوٹیروں کو دفع کرتي اور لوگوں کو اون سے محفوظ رکهتي - مرهٹھه لوٹیرونکي جماعتیں ملک میں گشت کیا کرتیں - یهه لوگ اپنے جانوروں کے لئے هري کهیتیاں کاٹ لیتے لوگونکو لوٹتے اور مار ڈالتے - اوس زمانه میں هر گانوں کے گرد مضبوط چهار دیواریاں بني رهتیں اور اوسکے گرد کانٹے بچهادئے جاتے تاکه لوٹیرے گهس نه پڑیں - کاشتکار هل جوتتے وقت بهي

اپني تلوار کو اپنے ساتھہ رکھتا - بہت سے مقامات پر دیدبان بنے رھتے - جسپر ایک آدمي کھڑا ھوکر دور کے گرد کو دیکھتا رھتا - کیونکہ گرد کا اُٹھنا لوٹیروں کي آمد کي علامت سمجھي جاتي تھي ھر گاؤں میں ایک بڑا طبل ھوتا جسکي آواز ایک میل کے فاصلہ سے سُنائي دیتي - جب لوٹیرے دکھائي دیتے تو طبل پر چوب پڑتي

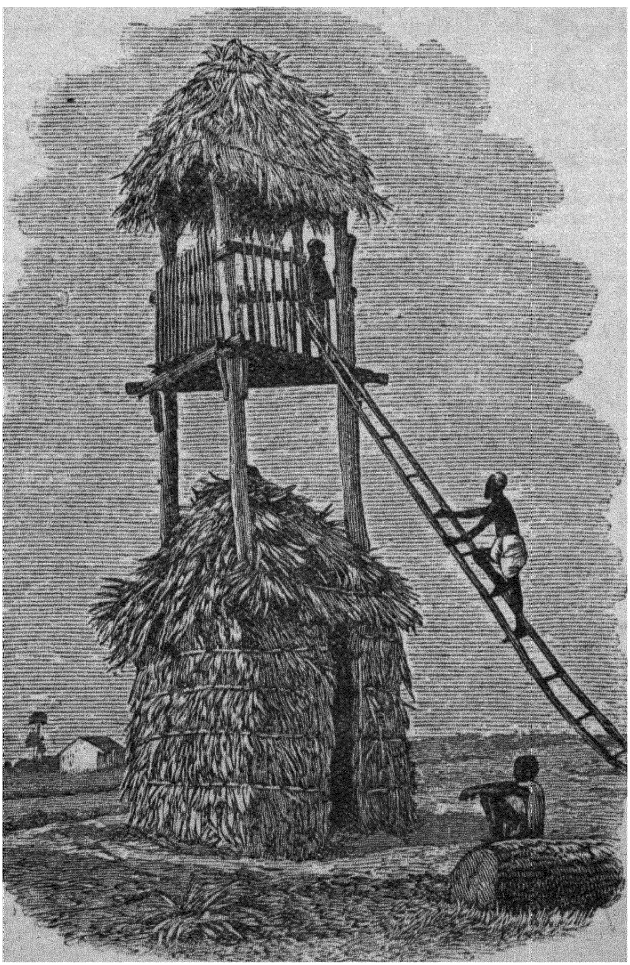

گاؤں کا دیدبان

اور ہر شخص کھیتوں سے بھاگ کر گانوں کی چہاردیواری کے اندر چلا جاتا *

۱۹ — نادر شاہ

۱۷۳۹ع

۱ — اورنگ زیب کی وفات کے تقریباً تیس برس بعد نادر خاں جو پہلے ایک سردار تھا نادر شاہ کے لقب سے فارس کا بادشاہ بنگیا اور اوسنے افغانستان کو بھی فتح کر لیا *

۲ — اوسکے بعد اوسنے ہندوستان پر حملہ کرنے اور اوس ملک کے لوٹنے کا قصد کیا - چنانچہ وہ تیمور لنگ کی طرح ایرانیوں اور افغانوں کی ایک کثیر جماعت کے ساتھہ درہ خیبر کے اراستے سے ہندوستان میں داخل ہوا - اور پنجاب سے گذر کر دھلی پر حملہ آور ہوا *

۳ — نادر شاہ کے سپاہیوں نے دھلی پر آسانی سے قبضہ کرلیا - اور تمام دن قتل عام کرتے اور مکانات لوٹتے اور جلاتے رہے - اوسکے بعد نادر شاہ فارس کو لوٹ گیا - اور اپنے ساتھہ دھلی کا پورا خزانہ اور جواہرات جو بابر کے زمانہ سے اوسوقت تک سلاطین مغلیہ جمع کرتے چلے آتے تھے لیتا گیا - نادر شاہ کے پاس اسقدر وافر دولت جمع ہوگئی - کہ وہ اوسکا مصرف نہ معلوم کرسکا - اسلئے اوسنے اپنے کل سپاہیونکو تین مہینےکی تنخواہیں دیدیں - اور پوری ایک سال کی مالگذاری ایران والونکو معاف کردی *

۴ — نادر شاہ کے حملہ نے سلطنت مغلیہ کو ایسا کمزور کردیا کہ صوبہ داروں نے اور نوابوں نے رقمیں بھیجنی بند کردیں - مرہٹے پہلے سے بھی زیادہ دلیر ہوگئے - اور تمام بنگال اور دکھن میں لوٹ اور مار مچاتے اور چوتھ وصول کرتے ہے - کلکتہ کے انگریز تاجروں نے مرہٹوں کے حملوں سے محفوظ رہنے کے لئے ایک عمیق خندق کھودوادی جو مرہٹوں کی خندق کے نام سے مشہور ہے *

نادر شاہ

۲۰ — سلطنت مغلیہ کا زوال

۱۷۰۸ — ۱۷۴۸

۱ — مغلیہ خاندانمیں کل پندرہ شہنشاہ ہوئے اونمیں سے پہلے چھہ زبردست بادشاہ ہوئے اور انکی واقعی حکومت تھی - اور چھؤنمیں اورنگ زیب سب سے آخر تھا - اوسکے زمانہ میں سلطنت مغلیہ اپنی وسعت پر تھی - لیکن اورنگ زیب کی

بری حکومت نے بڑے بڑے دشمن پیدا کردئے تھے سکھ اور راجپوت اور مرہٹے بغاوت کرنے لگے - اِس سبب سے اورنگ زیب کی زندگی کے آخر بیس سال مرہٹوں کے پامال کرنے کی ناکام کوشش میں گذری *

بہادر شاہ

۲ — اورنگ زیب کا بڑا بیٹا بہادر شاہ کے لقب سے اوسکے بعد تخت نشین ہوا - لیکن اوس نے صرف پانچ برس سلطنت کی - اوسکے بعد سات برس کے اندر تین بادشاہ ہوئے - جن کو دربار کے زبردست امراؤں نے تخت پر بیٹھایا اور پھر تخت سے اوتار کر قتل کرڈالا - اورنگ زیب کے وفات کے بارہ برس بعد سنہ ۱۷۱۹ عیسویمیں اوسکے اولاد سے ایک شخص محمد شاہ نامی تخت پر بیٹھایا گیا - وہ تقریباً تیس برس یعنی سنہ ۱۷۴۸ عیسوی تک برائے نام مغل شہنشاہ رہا *

محمد شاہ

۲۱ — انگریزوں اور فرانسیسوں کی پہلی لڑائی - کلائیو

۱ — سنہ ۱۷۴۴ عیسویمیں انگریزوں اور فرانسیسوں کے درمیان یورپ میں لڑائی چھڑی - اور تمام دنیا میں جہاں

کہیں انگریز اور فرانسیس ساتھہ تھے ایک دوسرے سے لڑنے لگے *

۲ — پانڈیچري کا فرانسیسي گورنر ڈوپلي نہایت هوشیار آدمي تھا - اوس نے مدراس پر فوج کشي کي اور اوسپر سنہ ۱۷۴۶ عیسویمیں قبضہ کرلیا *

ڈوپلي

۳ — سنہ ۱۷۴۸ عیسوي میں فرانسیسوں اور انگریزوں کے درمیان یورپ میں صلح هوگئي - اِسلئے انکو هندوستان میں بھي لڑائي موقوف کرني پڑي - مدراس انگریزوں کو واپس ملا - اور اوسکے بعد آٹھہ برس تک یعني سنہ ۱۷۵۶ عیسوي تک انگریزوں اور فرانسیسوں کے درمیاں براے نام صلح رهي *

۴ — جس سال انگریزوں اور فرانسیسونکے درمیان لڑائي چھڑي - اوسي سال ایک نوجوان غریب لڑکا کمپني کا ملازم هوکر بحیثیت ایک محرر کے مدراس میں داخل هوا - اوس لڑکے کا نام رابرٹ کلایو تھا - جب فرانسیسوں نے مدراس پر قبضہ کرلیا تو کلایو قلعہ سینٹ ڈیوڈ کو بھاگ گیا - لیکن اوس نے لڑائي

میں ایسي مردانگي دکھائي - کہ گورنر نے محرري کے کام سے نکال کر اوسکو ایک افسري کا عہدہ دیا - وہ ایسا جواتمرد تھا کہ دیسي سپاهي اوسکو ثابت جنگ یعني جنگ میں ثابت قدم کہتے تھے *

رابرٹ کلایو

۵ — دوپلي انگریزي تاجروں کو مدراس سے نکالدینے کا بہت خواهشمند تھا - لیکن اون پر اِس وجہ سے حملہ نہ کرسکتا تھا - کہ شاهان فرانس اور انگلستان کے درمیان صلح تھي اوس نے اپني فوجیں اجرت پر چاندا صاحب کي مدد کے لئے جو کرناٹک کا بادشاہ بننا چاهتا تھا بهیجیں *

۶ — چاندا صاحب اور فرانسیسي فوج نے کرناٹک کے بادشاہ کو مار ڈالا - اور اِسکے صدر مقام آرکاٹ پر قبضہ کرلیا - اور اوسکے لڑکے محمد علي کو ترچناپلي میں محصور کرلیا *

۷ — اوس وقت محمدعلي نے انگریزوں سے مدد مانگي کلایو نے انگریزي گورنر کو یہ بات سوجھ ئي - کہ فرانسیسي فوج کا کچھہ حصہ ترچناپلي میں ہے اور کچھہ حصہ پانڈیچري میں اور کچھہ حصہ بہت دور حیدر آباد میں بسي کے ماتحتي میں،

هے - اور کرناٹک کا صدرمقام آرکاٹ بہت تھوڑي سي فوج کے زیر حفاظت هے - اور خود ارکاٹ پر فوج کشي کے لئے مستعدي ظاهر کي *

۸ — کپتان کلایو کي یہہ راے بہت مناسب تھي اِسلئے گورنر نے اوسپر عمل کیا - صرف دو سو انگریزي اور تین سو دیسي سپاهي اِس مہم کے لئے روانہ کئے - اِسقدر جمعیت کلایو کیلئے کافي تھي - اوس نے مدراس اور آرکاٹ کے درمیان ستر میل کے مسافت چھہ دن میں طے کي - اور جب وہ ایک دروازہ سے شہر کے اندر داخل هوا تو چاندا صاحب کي فوجیں دوسرے دروازہ سے بھاگ کھڑي هوئیں *

۹ — جب چاندا صاحب کو خبر ملي کہ اوس کے صدر مقام پر قبضہ هوگیا تو اوس نے اپنے لڑکے رضا صاحب کو دس هزار سپاہ اور کچھہ فرانسیسي فوجکے ساتھہ اوسکو واپس لینے کیلئے روانہ کیا - یہہ بڑي جمعیت پچاس دن تک کلایو اور اوسکے سپاہ کا آرکاٹ میں محاصرہ کئے رهي - لیکن اوسکو کچھہ کامیابي نہیں هوئي *

۱۰ — جوں هي کلایو کو مدد پہونچگئي وہ رضا صاحب کے تعاقب میں روانہ هوا - اور برابر اوسکا پیچھا کرتا گیا - اور اوسکو شکست دیتا رها *

۱۱ — آرکاٹ کا یہہ مشہور محاصرہ سنہ ۱۷۵۲ عیسوي میں واقع هوا - اِس سال سے انگریز روز بروز قوي اور فرانسیسي ضعیف هونے لگے - اسکے بعد میجر لارنس اور کلایو ترچناپلي کیطرف بڑھے

اور ایک سخت لڑائی کے بعد فرانسیسوں کو شکست دی اور اونکو قید کرلیا - ترچناپلی پر انگریزوں نے اپنے آزردہ محمدعلی کو آرکاٹ کا نواب بنایا چاندا صاحب تنجور بھاگ گیا - اور وہاں کے مرہٹھہ راجہ نے اوسکو مارڈالا *

میجر لارنس اور محمد علی

۱۲ — اس مہم سے فارغ ہو کر کپتان کلایو انگلستان گیا - اور شاہ انگلستان نے اوسے اپنی فوج میں کرنیل کرلیا - اب وہ دولتمند اور مشہور ہوگیا - اور آرکاٹ کا بہادر کہلانے لگا *

۲۲ — کلکتہ کی کالی کوٹھری

۱۷۴۶ ع

۱ — سنہ ۱۷۵۶ عیسویمیں بنگال کا فرمانروا ایک نوجوان سراج الدولہ نامی تھا - جسکی عمر مشکل سے بیس برس کی ہوگی - وہ قلب کا کمزور - بیوقوف - سخت مزاج - ضدی تھا -

تخت نشیں هوتے هي اوس نے انگریزوں سے لڑائي ٹھان لي سمجھا کہ انگریزوں پر غالب آجانا آسان ھے اِسلئے اونکے اِلوٹنے کا بے حد آرزومند هوکر پچاس هزار کي جمعیت کے ساتھہ کلکتہ پر حملہ آور هوا *

۲ — قلعہ میں اوس وقت صرف ایکسو ستر انگریز سپاهي تھے - اور کلایو کیطرح کوئي بہادر سپہ‌سالار اونکا لڑانے والا نہ تھا - وہ چار روز تک قلعہ بند رهے آخر کار غیر فوجي لوگ اور عورتیں اور بچے دریا کے راستہ سے جہاز پر سوار هوکر نکل گئے - اور بقیہ نے اس وعدہ پر قلعہ سپرد کردیا کہ اونکي جاں بخشي کي جاے *

سراج الدولہ

۳ — لیکن نواب کے بے رحم سپاهیوں نے سب کو جنکي تعداد ایکسو چھیالیس تک تھي - چھوٹي سي کوٹھري میں جو صرف ایک آدمي کے قید رکھنے کے کام میں لائي جاسکتي تھي بند کردیا - یہہ کوٹھري اسقدر گرم اور تاریک تھي کہ اِسکا نام کال کوٹھري رکھا گیا - اِسمیں سانس لینے کے لئے کافي هوا نہ تھي - جب دوسرے روز صبح کو وہ کوٹھري کھولي گئي تو قیدیوں میں صرف ۲۳ آدمي زندہ نکلے - بقیہ رات هي میں مرگئے *

ڪلڪته ڪي ڪالي ڪوٺهري

۴ — مدراس کے انگریزوں نے کلکتہ کو واپس لینے کا مصمم ارادہ کرلیا - کرنل کلایو افواج بحری کا سپہ سالار ہوا - اور امیرالبحر واٹسن افواج بحری کا - سفر میں تین مہینے گذرے - اور جب انگریزی فوج خشکی پر اُتری اُس نے بلا کسی کے کام آئے ہوئے قلعہ فورٹ ولیم پر قبضہ کر لیا - اوسکے بعد وہ ہوگلی کیطرف بڑھی اور اوسپر بھی قبضہ کرلیا *

۵ — سراج الدولہ کی حکومت کا طریقہ ایسا برا تھا اور وہ اپنی رعایا پر اِسقدر ظلم کرتا تھا - کہ اوسکو تخت نشیں ہوئے ایک برس بھی نہ گذرا تھا - کہ رعایا اوس سے سخت پریشان ہو گئیں - اور چاہتی تھیں کہ کسی طرح یہہ بلا اُون کے سر سے دفع ہو اوس کے خاص خاص سرداروں نے اوسکو تخت سے اوتارنے اور میر جعفر کو جو اوس کا بخشی تھا تخت نشیں کرنے کے لئے سازش کی - میر جعفر نے کرنل کلایو سے مدد مانگی - اور وعدہ کیا کہ انگریز لوگ نواب پر حملہ کریں تو وہ ایک بڑی اور زبردست جمعیت سے اُون کا ساتھہ دیگا *

۶ — اِس بات پر کرنل کلایو نے اپنی فوجکے ساتھہ شمال کیجانب کوچ کیا - سراج الدولہ ایک کثیر جمعیت کے ساتھہ جس میں پچاس ہزار پیادے اٹھارہ ہزار سوار پچاس توپیں اور کچھہ فرانسیسی سپاہی تھے پلاسی کے میدان میں جو کلکتہ اور مرشد آباد کے درمیان ایک گانوں کے مقیم تھا - کلایو کے ساتھہ گیارہ سو گورے اور دو ہزار ہندوستانی سپاہ اور دس ہلکی توپیں تھیں - لڑائی ۲۳ جون سنہ ۱۷۵۷ عیسوی کو

هوئي - نواب اور اوسکے تمام فوجیں بھاگ گئیں اور انگریزونکي فتح هوئي *

۷ — سراج الدوله بھي بھاگا - لیکن گرفتار هوگیا اور میرجعفر کے بیٹے کے سامنے لایا گیا جس نے اوسکو قتل کرادیا - انگریزوں کے خدمات کے صله میں نئے نواب نے وہ خطه ملک جو کلکته کے گرد واقع هے اور چوبیس پرگنه کے نام سے مشہور هے ایسٹ انڈیا کمپني کو دیا - یهه سب سے پهلا خطه ملک تها جسکو هندوستانمیں انگرویزوں نے حاصل کیا - اور اوسي سے احاطه بنگال کي ابتدا هوئي *

۲۳ — فرانسیسوں کا استیصال کامل

۱۷۰۶ — ۱۷۶۳

۱ — سنه ۱۷۵۶ عیسوي سے سنه ۱۷۶۳ عیسوي تک یورپ میں مختلف قوموں کے درمیان ایک بڑي لڑائي هوئي - جو جنگ هفت ساله کے نام سے مشہور هے - اِس جنگ میں انگریزونکا فرانسیسوں سے مقابله تها *

۲ — سنه ۱۷۵۸ عیسوي میں فرانسیسي سپاهیوں کي ایک بڑي جماعت کونٹ لالي کي ماتحتي میں هندوستان میں آئي کونٹ لالي جس رات خشکي پر اُترا اوسي رات اوس نے فورٹ سینٹ ڈیوڈ کي طرف کوچ کیا - اور اوسپر آساني سے قبضه کرلیا اور قلعه کو منهدم کردیا - یهه قلعه پهر دوباره تعمیر نهیں هوا *

۳ — بعد ازاں لالي نے مدراس پر حمله کیا - لیکن میجر لارنس نے چهه مهینه تک نهایت بهادري سے اوسکي حفاظت کي

بعد چھہ مہینہ کے انگریزي جہازونکا بیڑہ فوج لیکر پہونچ گیا - فرانسیسوں کي فوج فوراً پس‌پا هوکر بھاگي اور کرنل کوٹ نے جو افواج انگریزي کا سپہ‌سالار تھا اونکا تعاقب کیا - اور مقام واندواش میں جو مدراس اور پانڈیچري کے درمیان واقع ہے سنہ ۱۷۶۰ عیسوي میں اون کو پوري شکست دي - هندوستان میں یہہ سب سے بڑي جنگ تھي - جو انگریزوں اور فرانسیسوں کے درمیان هوئي - اوسکے بعد کرنل کوٹ پانڈیچري پر حملہ آور هوا - اور سنہ ۱۷۶۱ عیسویمیں اوس شہر کو فرانسیسوں سے چھین لیا *

۴ — جس زمانہ میں یہہ واقعات کرناٹک میں هورہے تھے اوسي زمانہ میں کلایو نے جتنے آدمیوں کو وہ کلکتہ سے بھیج سکا کرنل فورڈ کي ماتحتي میں سمندر کے کنارے کنارے شمالي سرکار کي طرف روانہ کیا کرنل فورڈ نے فرانسیسوں کو هر مقام میں شکست دي اور اونکے صدر مقام مچھلي‌پتم کو گولہ‌باري کرکے لے لیا - اس طرح سے شمالي سرکار پر بھي سنہ ۱۷۵۹ عیسوي میں انگریزونکا قبضہ هوگیا - جو اوسوقت سے ابتک اِن کے قبضہ میں ہے اِسي سے احاطہ مدراس کي ابتدا هوئي *

۵ — سنہ ۱۷۶۳ عیسوي میں جنگ هفت سالہ ختم هوئي - اور انگریزوں اور فرانسیسوں کے درمیان صلح هوئي - پانڈیچري اور چندرنگر فرانسیسوں کو بطور تجارت گاهونکے واپس کئے گئے - اور اِس طرح سے بیس برس کا تنازعہ جو سنہ ۱۷۴۴ عیسوي سے شروع هوا تھا ختم هوا *

۲۴ — میر جعفر کي حکومت

۱۷۵۸ — ۱۷۶۱

احمد شاہ ابدالي

۱ — میر جعفر کي تخت نشیں ہونے کے بعد ہي معلوم ہوا کہ اوسمیں سلطنت کرنے کي قابلیت نہیں ہے - وہ افیون کا بڑا عادي ہے اور اپنا وقت کھیل تماشوں میں صرف کرتا اور اِس میں بہت روپیہ ضایع کرتا ہے *

۲ — سنہ ۱۷۶۰ عیسوي میں کپتان کلایو انگلستان کو روانہ ہوا - اوسکے جاتے ہي میر جعفر پریشاني میں پڑگیا شاہ عالم جو اوسوقت میں برائے نام مغل بادشاہ تھا - شجاع الدولہ نواب اودہ کے ساتھہ بنگال پر حملہ آور ہوا *

۳ — انگریزي گورنر نے ایک چھوٹي سي فوج کپتان ناکس کي ماتحتي میں دشمن کے روکنے کے لئے بھیجي - دونوں فوجوں سے پٹنہ میں مقابلہ ہوا - شہر کے قریب لڑائي ہوئي - ناکس اور اوسکے سپاہیوں نے شاہ عالم اور شجاع الدولہ کو شکست دي اور اونکو اودہ کے طرف بھگا دیا *

۴ — یہہ بات ظاہر تھي کہ میر جعفر میں بنگال پر حکومت کرنے کي قابلیت نہیں - اِس لئے کلکتہ کے گورنر نے میر جعفر کو تخت سے اوتار کر اوسکے داماد میر قاسم کو اِس اُمید پر تخت نشیں کیا - کہ وہ اچھي طرح حکمراني اور اپنے ملک کي

حفاظت کرسکیگا - اِسکے صله میں میر قاسم نے کمپنی کو تین اضلاع یعنے بردوان اور چٹگانگ اور مدناپور دیدُ - جو بنگال کے تہائی حصه کے قریب تھے - اور جنکی سالانه آمدنی پانچ کرور تھی *

۵ — نادر شاہ کے مرنے کے بعد ایک افغانی سردار کو جسکا نام احمد شاہ ابدالی تھا دوسرے سرداروں نے اپنا بادشاہ منتخب کیا - احمد شاہ ابدالی مثل محمود غزنوی اور محمد غوری کے هندوستان پر صرف لوٹ مار کی غرض سے حمله آور هوا *

۶ — جب مرهٹّهوں کے تیسرے پیشوا بالاجی باجی راؤ نے دیکھا - که وہ شمال هند میں افغانوں کی وجه سے چوتھه نہیں وصول کرسکتا - اور احمد شاہ پورے شمالی هند کو فتح کرتا جا رہا ہے - تو اوسنے افغانوں کو ملک سے باهر نکال دینے کا مصمم ارادہ کرکے راجپوتوں سے استدعا کی که وہ بھی اِسمیں شریک هوں *

۷ — طرفین کی فوج سنه ۱۷۶۱ عیسوی میں پانی پت کے وسیع میدان میں مقابل هوئی - یہه وهی میدان ہے جہاں سنه ۱۵۲۶ عیسوی میں بابر نے ترک اور افغان بہادروں کی مدد سے اِبراهیم لودی کی جماعت کو منتشر کردیا تھا - اِس لڑائی میں مرهٹّهوں نے سخت کشت و خون کے بعد شکست کھائی - اور اون کے دو لاکھه آدمی کام آئے - جب یہه وحشتناک خبر پیشوا کو پہونچی وہ شکسته دل هوکر مرگیا - اِس کے بعد احمد شاہ ابدالی اپنے ملک کو واپس گیا *

۲۵ — میر قاسم

سنہ ۱۷۶۱ — ۱۸۶۵ ع

۱ — میر قاسم نے اپنی حکومت کی ابتدا اچھی طرح کی - اوس نے میر جعفر کا کل قرضہ ادا کیا - اور حکومت کو با قاعدہ بنایا - لیکن بعد چندے اوسکے دل میں انگریزوں کے دباؤ سے آزاد ہونے کا خیال پیدا ہوا - اِسلئے اوسنے اپنا صدر مقام مرشد آباد سے جو کلکتہ سے سو میل کے فاصلہ پر ہے - منتقل کر کے مونگیر میں جو کلکتہ سے تین سو میل کے فاصلہ پر ہے قرار دیا - کیونکہ انگریزوں کے قریب رہنا اوسکو پسند نہ تھا - علاوہ اِسکے شاہ عالم اور شجاع الدولہ سے مدد کا طالب ہوا *

۲ — اِس سبب سے کلکتہ کے انگریزی کونسل نے میر جعفر کو پھر دوبارہ نواب بنایا - اور میجر آدمس کلکتہ کے موجودہ افواج میں سے جو خود مختصر سی تھی جس قدر فوج لے سکا لیکر روانہ ہوا - اور میر قاسم کی قواعد دان فوجوں سے مقابل ہوا - اور اونکو تین بڑی بڑی لڑائیوں میں اوس نے شکست دی - بعد ازاں دارالسلطنت مونگیر پر حملہ کرنے کے لئے آگے بڑھا *

۳ — میر قاسم مونگیر کو چھوڑ کر پٹنہ کو بھاگ گیا - اور میجر آدمس مونگیر پہونچکر اوسپر قابض ہوگیا - جب یہہ خبر میر قاسم کو پہونچی تو وہ بہت غضبناک ہوا - اور اوسکے حکم سے ایک بد ذات جرمنی ملازم نے جس کا نام سمرو

تها اور چند سپاهیوں نے کل انگریز قیدیوں کو قتل کر ڈالا - یہہ عبرت ناک واقعہ جو کال کوٹھري کے واقعہ سے بھي سخت ہے قتل پٹنہ کے نام سے مشہور ہے *

۴ — تھوڑے ھي دنوں کے بعد انگریزوں نے پٹنہ پر بھي قبضہ کرلیا - اور میر قاسم اودہ کو بھاگ گیا - اور شاہ عالم اور شجاع الدولہ سے جا ملا دو تین مہینہ کے بعد میجر منرو تینوں سے مقابل ہوا - اور سنہ ۱۷۶۴ عیسوي میں بمقام بکسر اِن تینوں کو شکست فاش دي - شاہ عالم نے اپني تئیں انگریزوں کے رحم پر چھوڑ دیا شجاع الدولہ بھاگ گیا اور کچھہ فوج جمع کرکے پھر لوٹ آیا - اور مقام کورا پر پھر شکست کھائي اوس کے بعد اوس نے بھي اپنے تئیں حوالہ کردیا - میر قاسم بھاگ گیا اور پھر اوسکي کوئي خبر نہ ملي *

۲۶ — لارڈ کلایو

۱۷۶۵ — ۱۷۶۷

۱ — جب میر قاسم کي لڑائي اور پٹنہ کي خونریزي کي خبر اِنگلستان میں پہونچي تو ایسٹ انڈیا کمپني نے کلایو سے بطور گورنر بنگال اور کمانڈر انچیف کے پھر ملک ہندوستان جانے کي اِستدعا کي *

۲ — کلایو الہ آباد تک آیا وہاں ایک صلحنامہ ہوا جو الہ‌آباد کے صلحنامہ کے نام سے مشہور ہے لارڈ کلایو نے شجاع الدولہ کو

وس کا ملک اودہ واپس کردیا - لیکن مصارف جنگ کے ادا کرنے کا اقرار اِس سے لیلیا - شاہ عالم کو اوسنے ملک دوآب یعني وہ شاداب خطہ جو دریاے گنگ اور جمن کے درمیان واقع ہے دیا - بنگال اور بہار جو میر قاسم کے قبضہ میں تھا کلایو نے کمپني کے حصہ میں رکھا - لیکن شاہ عالم کو اوسنے ایک مغل شہنشاہ کے حیثیت سے پچیس لاکھہ روپیہ سالانہ

شاہ عالم کلایو کو فرمان دیواني عطا کر رہا ہے

وظیفہ دینے کا اقرار کیا - اوسکے عوض میں شاہ عالم نے کمپني کے بہار اور بنگال اور اوڑیسہ کي دیواني یعني ہر قسم کے محاصل وصول کرنے کا اختیار عطا کیا *

۳ — بعد ازاں لارڈ کلایو نے میر جعفر (جسے مرے ہوے تھوڑے ھي دن ہوئے تھے) کے بیٹے کو کمپني کے ماتحتي میں بنگال اور بہار کا نواب بنایا *

۴ — لارڈ کلایو نے سب سے آخري کام یہہ کیا کہ صیغہ‌ہای اِنتظامي اور فوجي میں مناسب ترمیم کي - اوس نے کمپني کے ملازمونکي ذاتي تجارت بالکل بند کردي - اور اونکو ھندوستانیوں سے تحفہ تحایف لینے سے روک دیا - لیکن اونکي تنخواھیں بہ نسبت سابق کے بہت بڑھادیں - تاکہ وہ بلا تجارت کے آرام سے بسر کرسکیں - فوجکے لوگ بہت دنوں سے دو چند تنخواہ جو دو چند بھتہ کہلاتي ھے پا رھے تھے - یہہ طریقہ موقوف کیا گیا - اور فوجکے مصارف گھٹا دئے گئے اِن سب کاموں کے بعد وہ انگلستان واپس گیا *

۲۷ — سلطنت مغلیہ کا خاتمہ

۱ — محمد شاہ سنہ ۱۷۴۸ عیسویمیں مرگیا - وہ مغل شہنشاھونمیں سب سے آخري شہنشاہ تھا - جسکي حکومت کسیقدر تھي - اوسکے دو شاھزادے تخت پر بیٹھائے گئے لیکن وہ براے نام شہنشاہ رھے - پہلے کي آنکھیں نکال لي گئیں - اور دوسرا قتل کر ڈالا گیا - جس کا بیٹا شاہ عالم کے لقب سے تخت نشیں ھوا *

۲ — پاني پت کي لڑائي کے دس برس بعد مرھٹے پھر پہلے کیطرح قوي ھوگئے - مرھٹھہ سرداروں میں مہد جي

سیندھیا سب سے زیادہ قوي تھا - اوس نے پہلے راجپوتانه کے کل راجپوت راجاؤں کو چوتھه ادا کرنے پر مجبور کیا - اور بعد ازاں دھلي کو روانه هوا اور شاہ عالم سے الہ آباد چھوڑ نے اور دھلي میں تخت نشیں هونے کي استدعا کي *

شاہ عالم بوڑھا اور نا بینا

۳ — بہت دنوں تک سیندھیا نے شاہ عالم کو نظربند رکھا اور خود اوس کے نام سے دھلي میں حکومت کرتا رہا - لیکن جب کئي سال گذر گئے تو اُسکو کسي ضرورت سے اپنے صدر مقام گوالیار کو جانا پڑا - جوں هي سیندھیا دھلي سے روانه هوا ملک روھیلہ کا ایک افغان سردار دھلي پر آپہنچا - محلات شاهي کو لوٹا اور بیچارے بوڑے شہنشاہ کي آنکھیں نکلوالیں - بیس برس بعد سنه ۱۸۰۸ عیسویمیں انگریزي افواج نے دھلي پر قبضه کیا اس وقت میں بوڑھا اور نابینا شاہ عالم مرھٹھوں کے هاتھه میں قید تھا - انگریزوں نے اوسکو آزاد کیا اور ایک بہت بڑي پنشن مقرر کردي - اور اوسکو اپنے پرانے محل میں رهنے کي اجازت دي *

۲۸ — حیدر علي میسورکي پہلي لڑائي

۱۷۶۸ — ۱۷۶۹

۱ — جس زمانہ میں محمد علي کرناٹک کا نواب ہوا - اوسي زمانہ میں ایک مسلمان سپاهي حیدر علي نامي جسکي پیدائش سنہ ۱۷۰۲ عیسویمیں ہوئي تھي - آهستہ آهستہ مشہور ہونے لگا - وہ لکھہ پڑہ نہ سکتا تھا - لیکن وہ ایک بہادر اور چالاک آدمي تھا - اور مثل سیواجي کے اوس نے بھي لوٹیروں کے پیشہ سے ابتدا کي تھي *

۲ — چند دنونمیں اوسکے هاتھہ پوري حکومت آگئي - وہ نوجوان راجہ کو قید کرکے خود تخت پر بیٹھہ گیا - حیدر علي نے اوسکے بعد اپنے چند فرانسیسي ملازموں کے ذریعہ سے اپنے فوجکو شایستہ بنایا اور اون کو پورے طور پر مسلح کیا چند هي دنوں میں اوسکے پاس پوري فوج ہوگئي - اوس نے کرناٹک اور حیدرآباد کے بعض بعض حصون پر حملے کرنے شروع کئے - جب حیدر علي نے نظام پر جو انگریزوں کا دوست تھا حملہ کیا - تو مدراس کا گورنر حیدر علي کے مقابلہ میں نظام اور مرہٹھوں کا ساتھہ دینے پر آمادہ ہوا - اور نظام کي مدد کو ایک فوج بھیجي - انگریزي فوج نظام کي فوجکے ساتھہ میسور پر حملہ آور ہوئي - اور اوس نے بنگلور پر قبضہ کیا *

۳ — حیدر علي نے ایک بڑي رقم مرہٹھوں کو رشوت میں دي - کہ وہ اپنے ملک کو لوٹ آئیں - اور نظام کو خطوط بھیجے کہ

اگر تم میرے طرفدار ہو جاؤ تو میں تم کو پورے ملک کرناٹک پر قبضہ کرلینے پر مدد دونگا - نظام نہایت مسرت کے ساتھہ اسپر راضي ہوگیا *

۴ — اسي حالت میں کرنل اسمتھہ بنگلور چھوڑ کر مدراس کو واپس چلا آیا - حیدر علي نے ستر ہزار سپاہ کے ساتھہ اوس کا تعاقب کیا - لیکن کرنل اسمتھہ نے اوسکو دو لڑائیوں میں شکست دي - جو مقامات چندگاما اور تریپتو مالي پر ہوئیں *

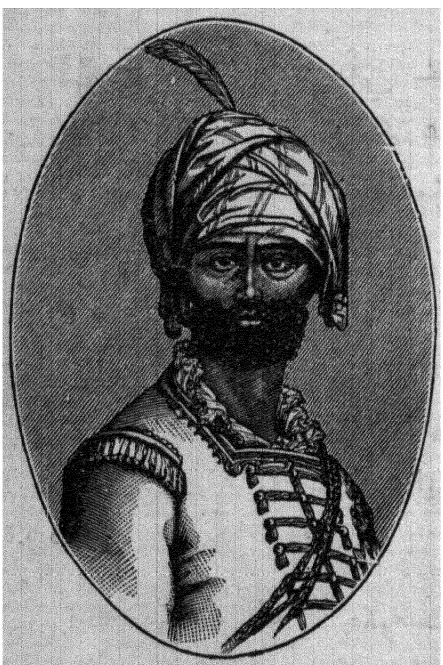
حیدر علي

۵ — ان واقعات کے بعد نظام نے حیدر علي کا ساتھہ چھوڑ دیا - اور جسقدر جلد اس سے ممکن ہوسکا حیدرآباد کو واپس آیا اور انگریزوں سے صلح کا طالب ہوا - انگریزوں نے اوس سے صلح کرلي *

۶ — حیدر علي سے دوسرے سال تھوڑي تھوڑي جنگ ہوتي رہي - آخرکار ایک بڑي فوج لیکر وہ نہایت تیزي کے ساتھہ سیدھا مدراس پہونچا - اور گورنر سے صلح کي درخواست کي اسکے اور انگریزوں کے درمیان ایک صلحنامہ ہوا جسکے رو سے فریقین اپنے اپنے ملک مفتوحہ کو واپس کرنے پر راضي ہوئے - اور اسپر

اتفاق کیا کہ اگر دونوں میں سے کسی پر کوئی دشمن حملہ کرے تو وہ ایک دوسرے کی مدد کریں *

۲۹ — وارن هیسٹنگز پہلا گورنر جنرل

۱۷۷۴ — ۱۷۸۵

۱ — ایسٹ انڈیا کمپنی نے کلایو کو حکم دیا تھا - کہ بنگال کی سلطنت وهیں کے لوگونکے هاتهہ میں رهنے دے - اس واسطے کلایو نے جیسا کہ پہلے ذکر هوچکا هے میر جعفر کے ایک بیٹے کو تخت حکومت پر بیٹھا دیا تھا - اسکے ماتحتی میں دو نائب تھے - ایک بنگال کیلئے دوسرا بہار کیلئے - وہ محاصل کو وصول کر کے گورنر بنگال کی خدمت میں بھیجتے - گورنر بنگال اونکی اور اونکے ماتحتوں کی مقررہ تنخواهیں دیتا تھا - بنگال کو افغانوں اور مرهٹهوں کے هاتهہ سے بچانیکے لئے ایک انگریزی فوج مقرر تهی *

۲ — یہہ دو عملی حکومت یعنی آدهی انگریزی اور آدهی دیسی سات برس تک جاری رهی - لیکن اسمیں بالکل ناکامیابی هوئی - دیسی حکام اپنا کام نہایت بُرے طور پر انجام دیتے تھے - هر شخص دوسروں کو دهوکا دینے اور جسقدر ممکن هوسکے دولت جمع کرنے کی کوشش کرتا تھا - اسواسطے کہ نواب کے مکان زمین کو یہ خوف لگا رهتا تھا کہ معلوم نہیں کس روز اپنی جگہ سے معزول کردئے جائیں *

۳ — بنگال کے قحط سے جو سنہ ۱۷۶۹ سنہ ۱۷۷۰ عیسوپمیں پڑا تھا اور بھي حالت خراب هوگئي - بنگال کي آبادي کے تہائي حصه آدمي مرگئے - لوگ مشکل سے مالگذاري ادا کرسکتے تھے کیونکه غله بالکل نہیں هوا تھا *

۴ — اِس وقت میں مسٹر وارن هیسٹنگز جو کمپني کے کل ملازموں کا افسر تھا بنگال کا گورنر بنایا گیا - اوس نے لارڈ کلایو کي دو عملي حکومت کو موقوف کیا - دیسي نواب اور اونکے نائب معزول کردئے گئے اور انگریز کلکٹر جو جج بھي هوتے تھے بنگال اور بہار کے هر ضلع میں مقرر کئے گئے - اور هندو پنڈت اور مسلمان قاضي اونکي مدد کے لئے مقرر کیئے گئے - جو هندؤوں اور مسلمانوں کے قانون کي توضیح

وارن هسٹینگز

کرتے تھے - ایک سادہ دستور العمل قوانین اور قواعد کا مرتب کیا گیا - چنانچه هر شخص جاننے لگا که اوسکو کن کن باتونکي اطاعت کرني لازمي هے - بہت سے محصول موقوف کردئے گئے - او جو محصول باقي رهے وہ وقت پر ادا هو جانے لگے *

۵ — اِس زمانہ میں خطہ دو آب یعنی ضلع الہ آباد جو دریاے گنگ اور جمن کے درمیان واقع ہے اور پہلے شاہ عالم کے قبضہ میں تھا - لیکن اوسکے دھلي چلے جانے اور مرھٹھوں سے ملجانے کي وجہہ سے نکل گیا تھا - شجاع الدولہ یعنی نواب اودہ کو دیدیا گیا - اوس نے اِسکے عوض میں کمپني کو پچاس لاکھہ روپیے دئے *

۶ — ھیسٹنگز کے گورنر بنگال ھونے کے دو برس بعد ایسٹ انڈیا کمپني کي حکومت میں ایک بڑي تبدیلي واقع ھوئي - انگریزي شاھي حکومت نے ایک قانون بنایا جو کہ رگولیٹنگ ایکٹ کے نام سے موسوم ھے - اِسکے رو سے گورنر بنگال تمام برٹش ھند کا گورنر جنرل قرار پایا - اوسکي تقرري کمپني کے ذریعہ سے نہیں بلکہ وزیر اعظم انگلستان کے ذریعہ سے ھونے لگي - کلکتہ میں ایک عدالت عالیہ قائم ھوئي اِس عدالت کے جج بھي شاھي گورنمنٹ کي طرف سے انگلستان سے مقرر ھوکر آنے لگے *

۷ — گورنر جنرل کي مدد کے لئے چار ممبرونکي ایک کونسل مقرر ھوئي - اِن ممبرونکي تقرري بھي انگریزي شاھي گورنمنٹ کیطرف سے ھوتي تھي - جب تک وارن ھیسٹنگز محض گورنر ھي تھا سب باتیں عمدہ طور سے ھوتي تھیں - لیکن کونسل کے چار ممبرونمیں سے جن کا تقرر نئے قانون کے رو سے ھوا تھا - تین ممبر ھر باتوں میں اوسکي مخالفت کرنے لگے - مخالفت کرنیوالے ممبروں کا پیش رو فرانسیس تھا جو ھیسٹنگز سے حسد رکھتا تھا - اور اوسکو بدنام کرنیکي اِس غرض سے کوشش کرتا تھا کہ خود اوسکي جگہہ گورنر جنرل بنایا جائے *

۸ — اپنے آنے کے تھوڑے دنوں بعد فرانسیس نے ایک بنگالي برهمن راجه کو جسکا نام نند کمار تها - گورنر جنرل کے اوپر جهوٹے الزامات عاید کرنے کے لئے مستعد کیا - لیکن راجه نند کمار خود جعلسازي کا ملزم قرار پایا اور اوسکو پهانسي دیگئي - هیسٹنگز سے چهه ماه سات برس تک لڑنے کے بعد فرانسیس انگلستان کو چلا گیا - اوسکے بعد سے پهر هیسٹنگز کي مخالفت کونسل میں باقي نهیں رهي *

۹ — هیسٹنگز کے گورنر جنرلي کے زمانه میں دو لڑائیاں هوئیں ایک مرهٹهوں سے دوسري حیدر علي سے *

۳۰ — مرهٹهوں کي پهلي لڑائي

۱۷۷۸ — ۱۷۸۲

اور میسور کي دوسري لڑائي

۱۷۸۰ — ۱۷۸۴

۱ — مادهو راؤ مرهٹهوں کا چوتها پیشوا سنه ۱۷۸۲ عیسوي میں مرگیا اور کوئي اولاد نهیں چهوڑي - اِسلئے اوسکا چچا رگهوبا یا رگهوناتهه راؤ پیشوا بن گیا لیکن دوسرے مرهٹهه سرداروں نے اوسکي مخالفت کي - پس اوس نے اپني حفاظت کیلئے بمبئي کي گورنمنٹ سے مدد مانگي *

۲ — اِسپات پر بمبئي کے گورنر نے سنه ۱۷۷۵ عیسوي میں بمقام سورت ایک عهدنامه کیا جس کے رو سے گورنر رگهوبا کو

مدد دینے پر مستعد هوا اور رگھوبا اوسکے صله میں انگریزوں کو جزائر سالست اور بسین جو بمبئي کے قریب واقع هیں دینے پر راضي هوا - تهوڑے دنوں بعد اِس عهدنامه کي خبر گورنمنٹ هند کو کلکته میں هوئي - اور اوس نے اِسکي منظوري سے انکار کردیا بلکه بجاے اِس کے سنه ۱۷۷۶ عیسوي میں گورنمنٹ هند اور رگھوبا کے مخالفوں کے درمیان جن میں سے خاص ایک برهمن نانا فرنویس نامي تها پورن دهر میں ایک عهدنامه هوا جسکے رو سے نانا فرنویس نے بهي انگریزوں کو سالست دینے کا اقرار کیا - لیکن اِسي عرصه میں ایسٹ انڈیا کمپني کو سورت کے عهدنامه کي خبر پهونچي اور اوس نے اِس

رگھوبا

عهدنامه کے منظوري کے احکام بهیجدئے - چنانچه بمبئي کي فوجیں رگھوبا کو لیکر پونا کي طرف بڑهیں - لیکن سیندهیا کي ماتحتي میں مرهٹه سواروں کي ایک بڑي جماعت نے اون کو پسپا کردیا - هیسٹنگز نے کلکته سے ایک بهادر افسر کو جس کا نام کپتان پویهام تها بهیجا اوس نے گوالیار کے قلعه

کو جو سیندهیا کا صدر مقام تها فتح کرلیا - اِسپر مرهٹهوں نے صلح کرلي اور سنه ۱۷۸۲ عیسوي میں سالباے میں صلحنامه پر دستخط هوئي - جسکے روسے انگریزوں اور مرهٹهوں نے اقرار کیا که وه ایک دوسرے کے دشمنوں کي مدد نه کرینگے - انگریزوں نے سالست اور بسین کو اپنے قبضه میں رکها اور رگهوبا کو پنشن دي گئي *

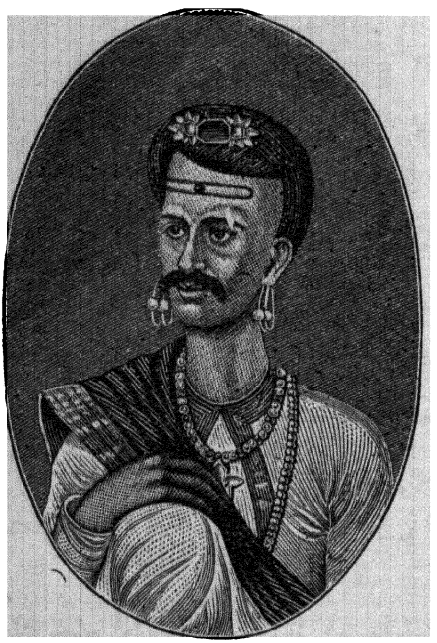

نانا فرنویس

۳ — حیدر علي اور انگریزونمیں دس برس تک صلح قایم رهي - اوسکے بعد اوس نے نظام اور مرهٹهوں سے پوشیده طور پر خط وکتابت شروع کي - که وه اوسکي مدد کریں تاکه وه انگریزوں کو جنوبي هند سے نکالدے - سنه ۱۷۸۰ عیسوي میں حیدر علي ایک لاکهه فوجکے ساتهه کرناٹک پر اچانک آپڑا - اور انگریزونکي دوچهوٹي چهوٹي فوجوں کو جو کرنل بیلي اور کرنل بریٹهویٹ کي ماتحتي میں تهیں شکست دي *

۴ — لیکن سر آیر کوٹ جو جنگ واندواش میں ناموري حاصل کرچکا تها - نئي فوج کے ساتهه بنگال سے آرها تها - وه حیدرعلي کي فوج سے مقابل هوا - اور اوسکي کل فوج کو بمقام پورٹو نووٗ کے سنه ۱۷۸۱ عیسوي میں شکست دي - اور پهر پالیلور میں اوسي

جگہہ پر شکست دي جہاں سال گذشتہ میں کرنل بیلي کي فوجیں پامال کردي گئي تھیں - اور اوسکے بعد شولنگر میں اور پھر دوسرے سال آرني میں شکست دي *

۵ — اِسکے تھوڑے دنوں بعد حیدر علي مرگیا - اور انگریزوں نے اوسکے لڑکے ٹیپو سے بہ مقام منگلور سنہ ۱۷۸۴ عیسوي میں صلح کرلي - فریقین نے ممالک اور شہرھاے مفتوحہ کو واپس کردیا *

۶ — اِس درمیانمیں مسٹر پٹ وزیر اعظم اِنگلستان نے ایک نیا قانون جاري کرایا - جو پٹ کے انڈیا بل کے نام سے مشہور ھے *

۷ — اِس قانون کے رو سے ایک بورڈ آف کنٹرول بنائي گئي - یہ بورڈ چھہ ممبروں کي ایک کونسل تھي جس کا کام حکومت هند پر نگراني کرنیکا تھا - اِس قانون کے روسے بلا منظوري پارلیمنٹ کے هندوستاني ریاستوں سے صلح و جنگ نہیں هوسکتي تھي - اِس سال سے برٹش هند کي حکومت در اصل ایسٹ انڈیا کمپني کے قبضہ میں نہ رهي بلکہ بورڈ آف کنٹرول کے قبضہ میں هوگئي *

۳۱ — لارڈ کارنوالس اور سرجان شور دوسرے اور تیسرے گورنر جنرل

۱۷۸۶ — ۱۷۹۸

۱ — وارن هیسٹنگز کے بعد لارڈ کارنوالس گورنر جنرل هوا کہ سلطان ٹیپو نے جو آٹھہ برس تک برسرحکومت تھا مالابار اورکورگ اور اطراف میسور کے چند اور ممالک فتح کرلئے تھے

۲ — اوسکے بعد اوسنے ٹراونکور پر حملہ کیا - ٹراونکور کا راجہ انگریزونکا دوست اور موافق تھا گورنر جنرل نے اوسکو مدد دینے کا وعدہ کیا - اور نظام اور مرھٹھوں سے بذریعہ تحریر دریافت کیا کہ آیا وہ لوگ بھی ٹیپو کے مقابلہ میں جو سب کا مشترک دشمن ہے شریک جنگ ہونگے ؟ نظام اور مرھٹھہ بخوشی انگریزوں کے شریک ہوئے - جنگ کا اعلان کیا گیا اور یہہ میسور کی تیسری لڑائی تھی

لارڈ کارنوالس

۳ — ٹیپونے فوراً کرناٹک کو برباد کردیا - جیسا کہ دس برس پیشتر حیدر علی نے کیا تھا - لارڈ کارنوالس کلکتہ سے مدراس کو خود انگریزی فوجکے کمان کرنے کو آیا اوس نے ملک میسور پر حملہ کیا اور بنگلور کو فتح کرلیا *

۴ — اِسکے بعد لارڈ کارنوالس آھستہ آھستہ سرنگاپٹیم کیطرف بڑھا - جب ٹیپو نے دیکھا کہ قلعہ ھاتھہ سے نکلا چاھتا ہے تو وہ ھر قسم کی شرائط پر جو منظور کی جائیں صلح کا طالب ھوا *

۵ — چنانچہ انگریزوں اور اون کے دوست نظام اور مرھٹھہ اور ٹیپو کے درمیان سرنگاپٹیم میں صلحنامہ تحریر ھوا - ٹیپو کو اپنے

ملک کا نصف حصه اور مصارف جنگ دینا پڑا - انگریزوں کو ملابار ساحل غربی پر اور اضلاع سلیم اور مدار کرناٹک میں ملے *

ٹیپو

۶ — لارڈ کارنوالس نے بنگال میں طریقه اداے مالگذاري کا خاص انتظام کیا - سلاطین مغلیه کے عهد میں اراضي کا بندوبست زمینداروں کے ساتهه کیا جاتا تها - وه نواب کو ایک مقررہ رقم ادا کرتے تهے - لیکن وه کاشتکار سے جسقدر چاهتے وصول کرتے تهے - اراضي سلطنت کي ملکیت هوتي تهي - زمیندار کاشتکاروں کے ساتهه نهایت ظالمانه برتاؤ کرتے تهے - اور اونکي بڑي شکایتیں سني جاتي تهیں *

۷ — اِن شکایتوں کے دفع کرنے کے لئے اور هر قسم کے دقتوں سے بچانے کے لئے لارڈ کارنوالس نے زمینداروں کو وه اراضي جس سے وه مالگذاري وصول کرتے تهے عطا کردي - چنانچه وه اراضي زمیندارونکي ملکیت هوگئي لیکن ساتهه هي اوس نے سرکاري مالگذاري همیشه کیلئے مقرر کر کے زمین کا بندوبست اِستمراري کردیا - اِس طرحسے لارڈ کارنوالس نے ایک جماعت زمینداروں اور

امیرونکي بنائي - جو اپني ریاست کے خود مالک هوئے - جسطرح سے امراے انگلستان هوتے هیں - اِن لوگوں نے اپني ریاستیں نه خرید کیں اور نه فتح کیں - بلکه یه اون کو بلا معاوضه بطور سرکار سرکاري عطیه کے ملیں *

۸ — لارڈ کارنوالس نے هر ضلع میں ایک ایک جج هر قسم کے مقدمات کے فیصله کرنے کے لئے اور ایک ایک کلکٹر مالگذاري وصول کرنے کے لئے مقرر کیا *

۹ — انگلستان کي گورنمنٹ نے یهه سخت احکام صادر کئے - که سرجان‌شور جو لارڈ کارنوالس کے بعد گورنرجنرل هوا کسي هندوستاني رئیس کے بیچ میں دست اندازي نه کرے - جب مرهٹّهوں کو معلوم هوا که اب انگریز نظام کي مدد نه کرینگے - تو پیشوا نے کل مرهٹّهه سرداروں کو کهلا بهیجا که وه نظام پر حمله کرنے میں شریک هوں - مرهٹّهه سردار اپني فوج گوالیار - اندور - گجرات - برابر سے لیکر آئے - مقام کورڈلا پر سنه ۱۷۹۵ عیسوي میں سخت لڑائي هوئي - نظام نے شکست کهائي اور اوسکو اپنے ملک کا آدها حصه مرهٹّهوں کو دینا پڑا - اور بقیه نصف کے لئے چوتهه ادا کرنے کا وعده کرنا پڑا *

۳۲ — مارکوئس ولزلي - چوتها گورنر جنرل

۱۷۹۸ — ۱۸۰۵

۱ — چوتهے گورنر جنرل مارکوئس ولزلي نے سلطنت انگریزي کو هندوستانمیں سب سے مضبوط سلطنت بنادیا - اوسنے

برطانیه هند
تحت ولایی
نیپال
راجپوتانه
مالک
نظام

ساتھہ اوسکا چھوٹا بھائي کرنل ولزلي بھي ھندوستانمیں آیا - یہ ایک بہادر سپاھي تھا - اور بعد میں سر آرتھر ولزلي کے نام سے مشہور ھوا - اوسکے بعد ڈیوک آف ویلنگٹن ھوا اور وزیر اعظم انگلستان بنایا گیا *

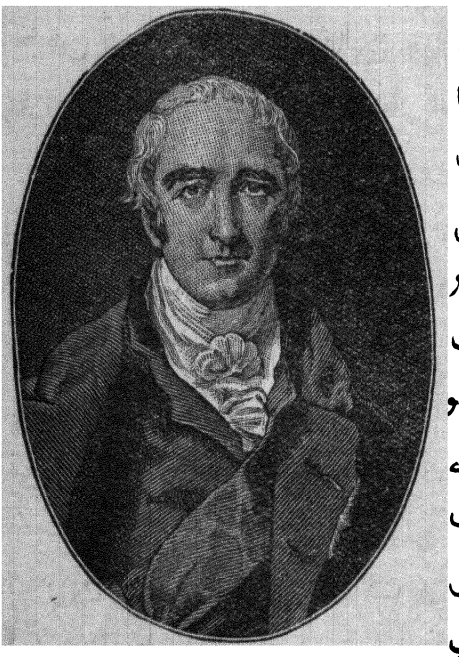

مارکوئس ولزلي

۲ — لارڈ ولزلي نے دیکھا کہ اب وہ وقت آگیا ھے کہ انگریز جو اِس وقت ھندوستان کے حکمراں طاقتونمیں سب سے زیادہ مضبوط اور عقلمند اور مہذب ھیں - جنگ اور جدال اور لوٹ مار کو جو ملک میں چاروں طرف پھیلے ھوئے ھیں بند کریں - اور ملک کے ھر حصہ کو اوس تباھي سے بچائیں جو اوسپر تیزي کے ساتھہ آرھي ھے *

۳ — خاندان میں کل لڑکے افسر خاندان یعني باپ کي اطاعت کرتے ھیں - باپ اونکي خبرگیري کرتا ھے اور اونکو بتلاتا ھے کہ کونسي باتیں کرني چاھئیں اور کونسي نہ کرني چاھئیں - اگر کوئي لڑکا کوئي بیجا حرکت کرتا ھے یا دوسرے کو نقصان پہنچاتا ھے تو باپ اسکو سزا دیتا ھے *

۴ — اِسي طرح هر شایسته سلطنت میں رعایا بهي اپنے بادشاه کي ویسي هي اطاعت کرتي هے جیسے بیٹے اپنے باپ کي - بادشاه رعایا کي خبرگیري کرتا هے - اونکو ضرر سے محفوظ رکهتا هے اور ایک کو دوسرے سے لڑنے نهیں دیتا *

۵ — هندوستان جیسے وسیع ملک میں هر جگه پر امن اور آسایش هونے کے لئے ایک عالي خیال اور زبردست بادشاه کي ضرورت تهي - جو سب بادشاهونکا سردار هو ایسا بادشاه شهنشاه کهلاتا هے *

۶ — اوس زمانه کي زبردست طاقتیں یهه تهیں - نظام اور ٹیپو اور مرهٹے جو اِن پانچ سرداروں کي ماتحتي میں تهے - پیشوا- سیندهیا - هولکر - گایکوار - بهونسلا *

۷ — گورنر جنرل نے نظام اور ٹیپو اور پیشوا سے (جو اب بهي کل مرهٹهوں کا سردار مانا جاتا تها) استدعا کي - که هر ایک اپني اپني ملازمت سے فرانسیسوں کو جو انگریزوں کے سخت دشمن هیں نکالدیں - اور اپنے اپنے ملک میں امن قائم رکهنے اور دشمنوں سے ملک کي حفاظت کرنے کے لئے ایک ایک مضبوط انگریزي فوج رکهیں - اور اِس فوج کے مصارف ادا کیا کریں - چونکه یه فوج ملک میں امن قائم رکهنے کے لئے حکمران کو مدد دیتي هے - اِسلئے اِسکا نام مددگار فوج رکها گیا - اور ولزلي کا یهه طریقه مددگاري کے اِسم سے موسوم هوا *

۸ — نظام نے ولزلي کي استدعا فوراً منظور کرلي - اِسلئے فرانسیسي فوجیں نکالدیں گئیں اور انگریزي فوجیں حیدرآباد کو

روانه کي گئيں - اوس زمانه سے آج تک حيدرآباد کے نظام انگريزوں کے پورے دوست اور طرفدار رهے *

۹ — ليکن ٹيپو نے اوس امر ميں اتفاق نهيں کيا - اِسلئے ميسور کے مقابله ميں جنگ کا اعلان کيا گيا - اور يه ميسور کي چوتهي لڑائي تهي *

۱۰ — مدراس اور بمبئي سے دو انگريزي فوجيں ميسور کو روانه هوئيں - مدراس کي فوج جنرل هراس کي ماتحتي ميں تهي اور اوسکے ساتهه کرنل ولزلي بهي تها - ٹيپو نے پهلے بمبئي والي فوج پر حمله کيا ليکن شکست کهائي - اوسکے بعد وه بڑي تيزي سے دوسري فوج پر حمله آور هوا ليکن پهر شکست کهائي - دونوں فوجيں يهانتک قريب هوتي گئيں - که اوسکو اپنے صدر مقام سرنگاپٹن ميں قلعه بند هو جانا پڑا - ليکن بعد چندے جب گوله باري سے ديوار کا کچهه حصه منهدم هوگيا تو انگريزي فوج نے قلعه ميں گهسکر اوسپر قبضه کر ليا - اور ٹيپو قلعه کي پهاٹک پر لڑائي کي حالت ميں مارا گيا - ميسور کے تخت پر گورنر جنرل نے پانچ برس کے ايک بچے کو جو ميسور کے پُرانے هندو راجاؤں کے خاندان سے تها بيٹهايا جس کا نام کرشن راجا تها *

۱۱ — ملک کے اوس حصه کو جو پُراني سلطنت ميسور ميں شامل نه تها - گورنر جنرل نے انگريزوں اور مرهٹهوں اور نظام پر تقسيم کرديا - انگريزوں کے حصه ميں کنارہ ساحل غربي کڑا اور کويم بٹور ملے - ٹيپو کے لڑکوں سے نهايت مهرباني کا برتاؤ کيا گيا -

اون کو بڑي بڑي پنشن دیگئیں - اور وہ مقام ویلور میں رهنے کو بهیجدئے گئے *

۱۲ — تهوڑے دنوں کے بعد نظام نے استدعا کي - که حیدرآباد کے مددگار فوج کے مصارف میں زر نقد کے بجاے وہ اضلاع انگریزوں کو دئے جاویں - جو ابهي اوسکو ملي هیں - چنانچه ایساهي هوا - اور وہ اضلاع جو تنگ بهدر ندي اور میسور کے درمیان واقع هیں اور جو اضلاع امانے کهلاتے هیں یعني بلاري اور کڈایه - سنه ۱۷۹۹ عیسویمیں انگریزوں کے زیر حکومت آئے *

۱۳ — ملک تنجور جو کاویري ندي کے دونوں کناروں پر بسا هے اور فردوس دکن کهلاتا هے - ڈیڑه سو برس سے مرهٹه راجاؤں کے قبضه میں چلا آتا تها - اِن میں سب سے آخر راجه کي حکومت کا طریقه جو لاولد مرا بهت برا تها - لارڈ ولزلي نے اِس اطمینان کیلئے که تنجور کي حکومت عمدہ طور سے هو اوسکو برٹش هند میں شامل کرلیا - اور متوفي راجه کے خاندان والوں کو بڑے وظیفے عطا کئے *

۱۴ — محمد علي جسکو کلایو نے سنه ۱۷۵۲ عیسویمیں اوس کے دشمن سے بچایا تها - سنه ۱۷۹۵ عیسوي تک آرکاٹ کا نواب رها - سنه ۱۷۹۵ عیسوي میں وہ مرگیا - اوسکي حکومت نهایت خراب تهي - محمد علي کے بعد اوسکا لڑکا عمدۃالامرا صرف تین هي برس سلطنت کرکے مرگیا - اوسکي حکومت اور ابهي خراب تهي - عمدۃالامرا کي کوئي اولاد نه تهي لهذا

لارڈ ولزلي نے کرناٹک کو انگریزي حکومت میں ملا لیا اور نواب کے خاندان والوں کو بڑے بڑے وظیفے عطا کئے *

۱۵ — اِس طرحسے احاطہ مدراس مکمل ہوا - اوسکي ابتدا سنہ ۱۷۵۹ عیسویمیں لارڈ کلایو نے کي - جس نے شمالي سرکار کو فرانسیسوں سے چھین لیا تھا - لارڈ کارنوالس نے پہلي جنگ میسور کے بعد سنہ ۱۷۹۲ عیسوي میں - ملابار - اور سلیم - اور مدورا اضافہ کئے - اور لارڈ ولزلي نے کنارا - کویم پٹور - تنجور - کرناٹک - پر قبضہ کرکے اوسکي تکمیل کي - اوس زمانہ سے یعنے سو برس سے اِس احاطہ میں کوئي لڑائي نہیں ہوئي - اور رعایا خوش و خرم رہي *

۱۶ — اوسکے بعد لارڈ ولزلي نے نواب اودہ سے بھي نظام کیطرح مددگاري طریقہ سے اتفاق کرنے کو کہا - پہلے تو نواب نے اوسکو منظور نہیں کیا مگر آخر میں منظور کرلیا - ایک انگریزي فوج اودہ کو بھیجي گئي - اور نواب نے اوسکے مصارف کے لئے خطہ دوآب جو درمیان دریاے گنگ و جمن کے واقع ہے - اور جو اب مع چند اضلاع کے ممالک متحدہ آگرہ کہلاتا ہے دیا یہہ واقعہ سنہ ۱۸۰۱ عیسویمیں ہوا *

۱۷ — اب ہندوستان میں صرف مرہٹھوں کي طاقت باقي رہگئي تھي - جسنے انگریزي حکومت کو نہیں مانا - اور لارڈ ولزلی کے نئے طریقہ سے اِتفاق نہیں کیا - سنہ ۱۸۰۲ عیسویمیں نوجوان پیشوا باجي راؤ نے جو رگھوبا کا بیٹا تھا بمقام بسین ایک عہدنامہ پر دستخط کي - جس میں اوس نے اقرار کیا

که انگریزوں کي بلا رضامندي دوسرے مرهٹهه سرداروں سے تعلق نه رکهیگا - اور اپنے ملک کي حفاظت کیلئے ایک انگریزي فوج رکهیگا - اِس فوجکے مصارف کے لئے اوس نے چند اضلاع انگریزوں کو دئے - جو احاطه بمبئي کا اب ایک جزو هے *

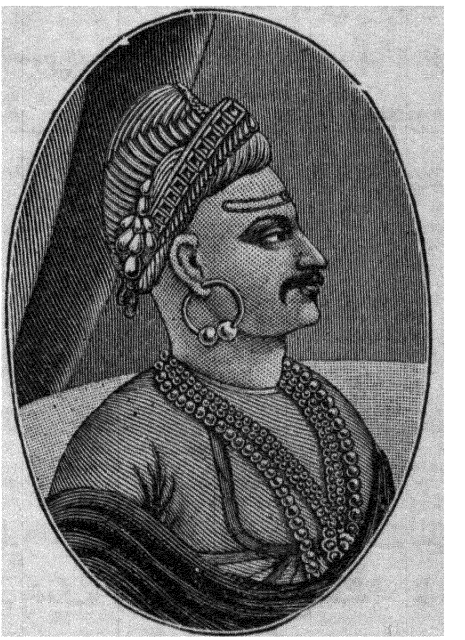
باجي راو

۱۸ — اِسي زمانه میں گجرات کے مرهٹهه راجه گیکور نے بهي پیشوا کي پیروي کي اور عهدنامه لکهنے پر راضي هوگیا * اور اوس نے انگریزوں کو هندوستان کا شهنشاه تسلیم کیا - اور اپنے ملک کي حفاظت کے لئے ایک انگریزي فوج رکهنے اور اوسکے مصارف کو ادا کرنے کا اقرار کیا *

۱۹ — دو مرهٹهه سردار دولت راؤ سیندهیا اور رگهوجي بهونسلا کسي قسم کا صلحنامه یا عهدنامه لکهنے پر راضي نه هوئے بلکه اپني پوري فوج اکٹها کرکے لڑنے کے لئے طیار هوگئے *

۲۰ — لارڈ ولزلي کو جوهیں یه خبر ملي وه بهي لڑائي کے لئے طیار هوگیا - شمالي هند میں سیندهیا کي فوجوں کے مقابل میں جنرل لیک کي ماتحتي میں ایک فوج بهیجي گئي - اور کرنل ولزلي اور کرنل اسٹیونس نے بهي دکهن کے جانب سے

کوچ کیا - سیندھیا اور رگھوجي بھونسلا کي متفقہ فوجسے مقام آسائي پر جو نظام کے حدود کے شمال میں واقع ھے سنہ ۱۸۰۳ عیسویمیں کرنل ولزلي سے مقابلہ ھوا - کرنل ولزلي کے پاس پانچ ھزار سے کم ھي آدمي تھے - اور مرھٹھوں کي تعداد پچاس ھزار تھي - تو بھي کرنل ولزلي پورے طور سے فتحیاب ھوا - اور اوسي سال اوس نے مرھٹھوں کو مقام ارکام پر بھي شکست دي *

۲۱ — اِسي درمیانمیں شمال کے جانب مقام لسوڑي جنرل لیک سے اور سیندھیا کي فرانسیسي فوجسے مقابل ھوا - اور اوس نے فرانسیسي فوجکو بھگادیا - اوسکے بعد اوس نے آگرہ اور دھلي پر جو کئي برس سے مرھٹھوں کے قبضہ میں چلے آرھے تھے قابض ھوگیا دھلي میں داخل ھوکر اوس نے بیچارے بوڑھے مغل شہنشاہ شاہ عالم کو اندھا اور قیدي پایا - انگریزوں نے ایک بہت بڑي پنشن مقرر کردي اور اوسکو آخیر عمر تک اپنے پُرانے محل میں رھنے کي اجازت دي *

۲۲ — سیندھیا اور رگھوجي بھونسلا نے اب بسین کے عہدنامہ کے مطابق انگریزونسے صلحنامے کئے - سیندھیا نے جمنا کے شمال کا خطہ دیدیا - اور راجپوتوں اور نظام سے چوتھہ کا دعوي قطعاً چھوڑ دیا - یہہ صلحنامہ صلحنامہ ارجنگام کے نام سے مشہور ھے ارجنگام ایک گاؤں ھے جہاں سیندھیا نے صلحنامہ پر دستخط کي تھي - بھونسلا نے دیوگام کے صلحنامہ کے رو سے مشرق میں کٹک اور مغرب میں برار انگریزوں کو دئے - لارڈ ولزلي نے نظام کو بطور عطیہ کے برابر دیدیا - ایک انگریزي فوج

پونا اور ناگپور بھیجي گئي - اِس کے بعد سے بھونسلا راجہ ناگپور کہلانے لگا *

۲۳ — اِسي زمانہ میں راجپوت راجاؤں نے لارڈ ولزلي کے مددگاري طریقہ کے قبول کرنے میں اپني رضامندي ظاہر کي *

۲۴ — صرف ایک بڑا راجہ هندوستان میں رهگیا جس نے لارڈ ولزلي کے شرایط سے اِتفاق نہیں کیا - یہ راجہ هولکر تھا *

۲۵ — کرنل مانسن کے ماتحت میں ایک چھوٹي سي فوج اور بنگال سے سیندھیا کي فوج ایک جماعت راجہ هولکر کے مقابلہ کو بھیجي گئي - کرنل مانسن نے یکایک اپنے تئیں ایک بڑي فوج سے محصور پایا - وہ غلطي سے آگرہ کیطرف مدد ملنے کے خیال سے پھرا - یہہ زمانہ ماہ جولائي کا تھا - چاروں طرف بارش هو رهي تھي کل ندیاں باڑہ پر تھیں - اِسلئے کرنل مانسن بڑي دقتوں سے آگرہ پہونچا - ارسکے بعد هولکر نے دهلي پر حملہ کیا لیکن اوسکو معلوم هوا کہ اِسپر قبضہ نہیں کرسکتا لہذا اوس نے دیہاتوں کو لوٹنا شروع کردیا اور سیندھیا بھي ایک بڑي جماعت کے ساتھہ اوس سے جا ملا *

۲۶ — بعد ازاں جنرل لیک آگرہ سے ایک بڑي فوجکے ساتھہ آگے بڑھا - سنہ ۱۸۰۴ عیسویمیں وہ هولکر کي فوجسے مقابل هوا - اور مقام ڈیگ میں اوسکو شکست دي - اور بعد ازاں اوس نے ڈیگ کے مضبوط قلعہ پر قبضہ کر لیا - اور بھرتھہپور کے قلعہ کا محاصرہ کیا راجہ بھرتھہپور نے اطاعت اختیار کي اور انگریزوں سے صلح کرلي - هولکر هرجگہ پسپا هوکر اپنے ملک کو بھاگ گیا *

۳۳ — لارڈ کارنوالس پانچواں گورنر جنرل لارڈ منٹو چھٹواں گورنر جنرل

۱۸۰۵ — ۱۸۲۳

۱ — لارڈ کارنوالس جو نو آموز گورنرجنرل تھا - کمپني کے تاکیدي حکم کے ساتھہ آیا کہ ھولکر سے فوراً صلح کرلے - اور آیندہ ھندوستاني رئیسوں کے معاملہ میں نہ پڑے - لیکن وہ ھندوستانمیں آکر تین ھي مہینہ کے اندر مرگیا *

۲ — سرجارج بارلو جو کونسل کا کارکن اعلیٰ تھا اِس وقت تک کے لئے گورنر جنرل کا قایم مقام ھوا - جب تک کہ کوئي شخص اِنگلستان سے اِس جگہہ کے لئے نہ آجاے - وہ اِنگلستان کے اِحکام نافذہ کے سبب سے ھولکر کے ساتھہ صلح کرنے پر مجبور ھوا - حالانکہ ھولکر بہت خوشي سے اون شرطوں کو منظور کرلیتا جن کو اور مرھٹھہ سرداروں نے منظور کرلیا تھا *

۳ — سیندھیا سے جو ھلکر ملگیا تھا ایک نیا عہدنامہ کیا گیا اور گوالیار کا مضبوط قلعہ جو اوس سے چھین لیا گیا تھا اوسے پھر واپس کردیا - اور چنبل ندي اوس کے اور انگریزوں کے ملک کے درمیان حد فاصل قرارپائي *

۴ — اِسي زمانہ میں ٹیپو کے لڑکوں نے جو قلعہ ویلور میں انگریزوں کے وظیفہ پر گذر کر رھے تھے - ھندوستاني سپاھیوں کو انگریزي افسروں کے مقابلہ پر آمادہ کیا - بہت سے انگریز مارے گئے

لیکن تھوڑے سے انگریزوں نے بہادری کے ساتھہ قلعہ کو اپنے قبضہ میں رکھا - یہاں تک کہ آرکٹ سے مدد پہونچی - بغاوت فرو کردیگئی - اور ٹیپو کے لڑکے کلکتہ میں رھنے کو بھیجے گئے *

۵ — لارڈ منٹو جو لارڈ کارنوالس کی جگہ پر آیا - سات برس تک هندوستانمیں بر سر حکومت رھا - اوس نے هندوستانی ریاستوں سے کچھہ تعارض نہیں کیا - لیکن یہہ بات مناسب نہ تھی کیونکہ هندوستانی رؤسا آپس میں لڑنے اور انگریزوں پر حملہ کرنے کے لئے طیار رھتے تھے - بہر حال لارڈ منٹو کو انگلستان کے احکام کی اطاعت لازمی تھی - سنہ ۱۸۱۳ عیسوی تک یعنی دو سو تیرہ برس سے یونائیٹڈ ایسٹ انڈیا کمپنی کو هندوستان سے حق تجارت بلا شرکت غیرے حاصل تھا - اور کوئی دوسرا انگریز سوداگر هندوستان میں خرید و فروخت نہ کرسکتا تھا لیکن اِس سال پارلیمنٹ انگریزی نے اِس حق بلا شرکت غیرے کو موقوف کردیا - اور هندوستان کی تجارت کو هر شخص کے لئے عام کردیا *

۳۴ — لارڈ — هیسٹنگز ساتواں گورنر جنرل

۱۸۱۳ — ۱۸۲۳

مرھٹھہ طاقت کا اختتام

۱ — جن گورنر جنرلوں نے برٹش هند کی معماری کا خطاب پایا تھا اونمیں سے پہلا لارڈ کلایو دوسرا لارڈ ولزلی تیسرا

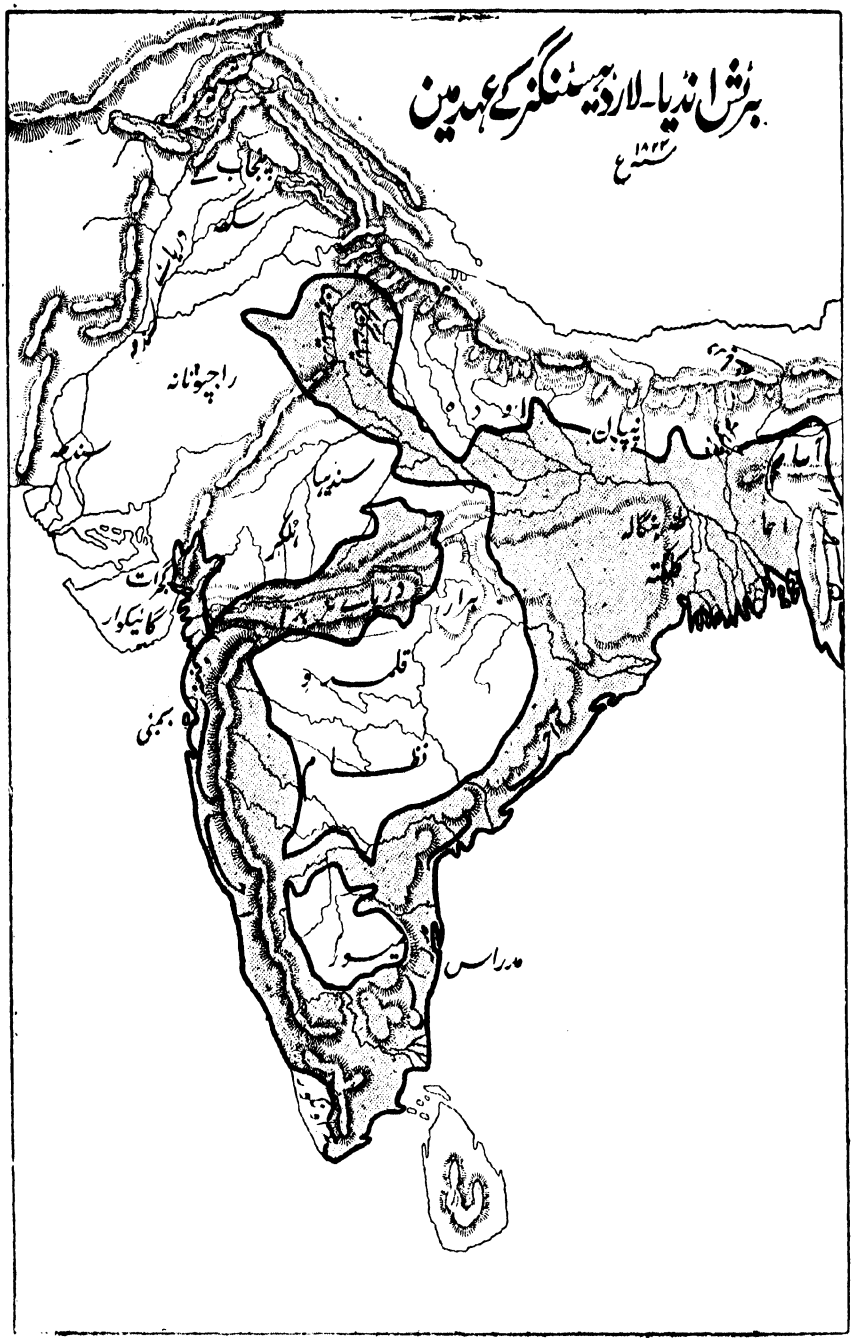
برٹش انڈیا۔ لارڈ ہیسٹنگز کے عہد میں
سنہ ۱۸۲۳ع
پنجاب
سکھ
راجپوتانہ
سندھیا
ہولکر
گجرات
گانیکوار
بمبئی
دریائے نربدا
برار
قلمرو
نظام
بنگالہ
کلکتہ
آسام
مدراس

لارڈ هیسٹنگز تها - لارڈ هیسٹنگز نے دس برس تک هندوستان کي حکومت کي *

۲ — اوس نے هندوستانمیں آنے کے ساتهه هي دیکها - که اگر لارڈ ولزلي کا طریقه اختیار نهیں کیا جائے - تو تهوڑے دنوں میں هندوستان پهر اوسي حالت پر عود کرجائیگا - جس حالت سے لارڈ موصوف نے اوسے ابهي نکالا هے - اوس نے اسبات کي اطلاع انگلستان کو دي - ولایت کي گورنمنٹ نے دیکها که لارڈ هیسٹنگز کا کهنا صحیح هے - اِس واسطے وهاں سے اسبات کي اجازت ملگئي که لارڈ ولزلي کي تدابیر پورے طور سے عمل میں لائي جائیں *

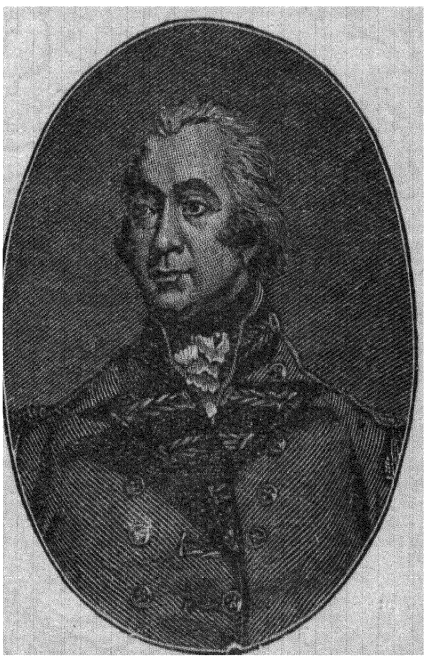

لارڈ هیسٹنگز

۳ — گورکها نیپال کي حکمراں فوج تهي - یهه ملک سات سو میل لمبا اور سو میل چوڑا هے - اور هندوستان اور تبت کے درمیان کشمیر کے جانب مشرق همالیه پهاڑوں کے اطراف میں واقع هے *

۴ — جس زمانه میں لارڈ هیسٹنگز هندوستانمیں آیا - تقریباً اِسي زمانه میں گورکها بلا کسي سبب کے اودے کے چند گاؤں پر جا پڑے - اور وهاں کے سربرآوردہ لوگوں کو قتل کر ڈالا - اِس

واسطے اونہیں لڑائي کا اعلان دیا گیا - اور چار فوجیں اون کے مقابلہ کو روانہ کي گئیں - اونمیں سے تین کو بہت نقصان کے ساتھہ پسپا ہونا پڑا - لیکن چوتھے دستہ فوج نے جو جنرل اکٹرلوني کي ماتحتي میں تھا - یکے بعد دیگرے بہت سے مقامات پر اونہیں شکست دي - اور جب وہ نیپال کے صدر مقام کے قریب پہونچا تو راجہ نیپال نے انگریزوں سے صلح کرلي - سنہ ۱۸۱۶ عیسوي کے صلحنامہ سیگولي کے رو سے انہوں نے اپنے ملک کا غربي حصہ ضلع کمایوں انگریزوں کو دیدیا - اس ضلع میں شملہ اور میسوري اور نیني تال کے پہاڑي مقامات واقع ہیں - شملہ میں گورنر جنرل موسم گرما بسر کرتے ہیں - ایک انگریزي افسر جو رزیڈنٹ کہلاتا ہے کاٹھہ مانڈو میں متعین کیا گیا *

۵ — اِس واقعہ کے بعد سے راجہ نیپال برابر انگریزوں کا دوست رہا - گورکھاؤں کي ایک کثیر تعداد انگریزي افسروں کي ماتحتي میں بھرتي ہونے لگي - اور یہہ لوگ انگریزي فوجکے اچھے اور بہادر سپاہیوں میں ہیں *

۶ — پنڈاریوں کا زور توڑنے کے لیئے لارڈ ہیسٹنگز نے سنہ ۱۸۱۶ عیسویمیں ایک بڑي جماعت ایک لاکھہ بیس ہزار آدمیوں کي اکٹھا کي - لیکن اون سے کوئي لڑائي جمکر نہیں ہوئي - کیونکہ پنڈاري لڑنے پر مستعد نہ ہوے - بہت سے مارے گئے بقیہ بھاگ گئے - اور اپنے ہتھیاروں کو علیحدہ کر کے مڈل اور دیہاتیوں کے امن سے رہنے لگے - چیتو کو جو اون کے سرداروںمیں تھا شیر نے مار ڈالا - امیر خاں کو راجپوتانہ میں ایک

چھوٹی سی ریاست دیگئی جو ریاست ٹونک کہلاتی ہے اور اوسکو نواب کا خطاب دیا گیا *

۷ — اِسی عرصہ میں پیشوا باجی راؤ نے انگریزی فوج پر جو پونا سے قریب مقام کرکی میں مقیم تھی - اچانک حملہ کیا - مگر بہت نقصان کے ساتھہ پسپا ہوا - کچھہ دنوں تک لڑنے کے بعد وہ بھی مطیع ہوگیا - چونکہ اوس نے بار بار اپنے معاہدوں کے خلاف کیا تھا اور اب قابل اعتبار نہ تھا - اِس واسطے لارڈ ہیسٹنگز نے اوسکے ملک پر قبضہ کرلیا - اوسکے لئے ایک بڑا وظیفہ مقرر کردیا اور اوسکو کانپور کے قریب مقام بیٹھور میں رہنے کیلئے بھیجدیا *

۸ — ناگپور کا بوڑھا راجہ یعنی رگھوجی بھونسلا اِس واقعہ سے کچھہ پہلے مرچکا تھا - اور اوسکے جگہہ پر اوس کا بھتیجا آپا صاحب حکمراں تھا - آپا صاحب انگریزوں سے عہدنامہ تو کرچکا تھا لیکن باجی راؤ سے خفیہ سازش بھی رکھتا تھا - جب اوسکو خبر ملی کہ باجی راؤ نے مقام کرکی میں انگریزوں کی فوج پر حملہ کیا ہے - تو اوس نے بھی سنہ ۱۸۱۷ عیسوی میں مقام سیتا بلدی میں جو ناگپور کے قریب ایک پہاڑی ہے انگریزی رزیڈنٹ پر حملہ کیا - لیکن نقصان کے ساتھہ پسپا ہوا - اور راجپوتانہ کو بھاگ گیا - جہاں وہ چند سال رہکر مرگیا - انگریزوں نے سابق راجہ رگھوجی کے ایک نابالغ پوتے کو ناگپور کی گدی پر بیٹھایا *

۹ — جس وقت راؤ ہولکر کے مرنیکے بعد اوسکی ریاست پر اوسکی بیوہ تُلسی بائی - حکمراں ہوئی اور اوس نے سُنا کہ

باجي راؤ انگریزوں سے لڑرہا ہے - تو وہ بھي اپني پوري جمیعت کے ساتھہ باجي راؤ کو مدد دینے کے لئے دکن کو روانہ ہوئي - بعد چندے سنہ ۱۸۱۷ عیسویمیں اوسیکے افسروں نے اوسکو مارڈالا - کیونکہ وہ انگریزوں کي اطاعت کیطرف مایل معلوم ہوتي تھي - اور اِن افسروں نے مہیدپور انگریزي فوج پر حملہ کیا لیکن سرجان مالکم نے اون کو پورے طور پر شکست دي - لارڈ هیسٹنگز نے نابالغ موهر راؤ کو جو جسونت راؤ هولکر کا بیٹا تھا اندور کا راجہ بنایا - اور اِسکي حفاظت کیلئے اوسکے ملک میں ایک انگریزي فوج رکھي *

۱۰ — وہ قطعات ملک جو پانچوں مرهٹوں سرداروں سے اون انگریزي فوجوں کے مصارف کے لئے جو اون کے ملک میں بطور امداد متعین کي گئي تھي - انگریزوں کو حاصل ہوئے تھے - اور وہ قطعہ ملک جو سنہ ۱۸۰۲ عیسویمیں باجي راؤ نے عہدنامہ بسین کے رو سے انگریزوں کو دیا تھا - سب کو ملا کر سنہ ۱۸۱۸ عیسویمیں لارڈ هیسٹنگز نے احاطہ بمبئي قرار دیا *

۳۵ — لارڈ امہرسٹ آٹھواں گورنر جنرل اور لارڈ ولیم بنٹنگ نواں گورنر جنرل

۱۸۲۳ — ۱۸۳۵

۱ — سنہ ۱۸۲۴ عیسویمیں شاہ برهما نے بلا سبب انگریزوں پر یک بیک حملہ کردیا سر - اے - کیمبل کي ماتحتي میں

ایک فوج اون کے مقابله کو بهیجي گئي - شاه برهما کے سپه‌سالار نے مانڈلا میں شکست کهائي اور مارا گیا - اور شاه برهما نے عاجز آکر سنه ۱۸۲۶ عیسویمیں بمقام پنڈالو صلحنامه کیا جسکے روسے برهما کے کنارے کا ملک آسام - ارکان - ٹناسرم - انگریزوں کو ملے *

لارڈ ولیم بنٹنگ

۲ — سنه ۱۸۲۶ عیسوي میں راجه بهرت پور مرگیا - اور اوسکي سلطنت پر ایک سردار نے جسکو کوئي حق نه تها قبضه کرلیا - لارڈ امهرسٹ نے لارڈ کیمبر میر کي ماتحتي میں ایک فوج اوسکے مقابله کو بهیجي - لارڈ کیمبر میر نے قلعه پر قبضه کرلیا - اور دیواروں کو بارود سے ازادیا اور جائز وارث کو تخت نشیں کیا *

۳ — لارڈ ولیم بنٹنگ عقلمند رحمدل نیک مزاج گورنر تها - اپنے سات برس کے زمانه حکومت میں اوس نے هندوستانیوں کي منفعت کي بهت سي باتیں کیں - جو سابق گورنروں کے وقت میں نهیں هوئي تهي - اوسکو اِسکا موقع اِس وجهه سے ملا که اوسکے وقت میں امن و امان رها *

۴ — جو کام پہلے لارڈ بنٹنگ نے کئے اونمیں سے ایک یہہ ہے - کہ اِس نے مسافروں کیلئے راستوں کو صاف کردیا - جو پہلے ٹھگوں کي وجہ سے بالکل غیر محفوظ تھے - یہہ لوگ کالي دیبي کو پوجتے تھے - چھوٹي چھوٹي جماعتوں میں جنکي تعداد بارہ یا تیرہ آدمیونکي ہوتي تھي یہ لوگ غریب دیہاتیوں کے بھیس میں اِدھر اُدھر پھرتے اور مسافروں کے ساتھہ ہولیتے -

ٹھگ

جب کسي گھنے جنگل یا سُنسان سڑک پر پہونچتے - مسافروں کے گلے میں رومال ڈالکر اونہیں پھانسي دیدیتے تھے - اور جو کچھہ اون کے پاس ہوتا لے لیتے اور اون کو دفن کردیتے - اون کا خیال تھا کہ اِس قسم کے قتل سے کالي دیبي خوش ہوتي ہے - جب وہ اِس قسم کے عبرتناک کاموں سے فرصت پاتے تھے تو

اور لوگوں کیطرح کھیتوں اور دوکانوں پر کام کرتے اور کسي کو یہہ معلوم نہ ہوتا کہ یہہ اور لوگوں کے طرح نہیں ہیں - ٹھگوں کي ایک پوشیدہ زبان ہوتي تھي - اور اون کے کچھہ اشارے ایسے ہوتے تھے جن کو اون کے سوا اور کوئي نہ سمجھہ سکتا تھا *

۵ — بنٹنگ نے انگریزي افسروں کو حکم دیا کہ وہ ٹھگوں اور ڈاکؤں کو تلاش کریں - سات یا آٹھہ برس میں پندرہ سو سے زیادہ ٹھگ گرفتار ہوئے چند سال کے بعد ایک ٹھگ بھي باقي نہ رہا اور مسافروں کیلئے سیکڑوں برس بعد یہہ پہلے پہل راستے صاف ہوئے *

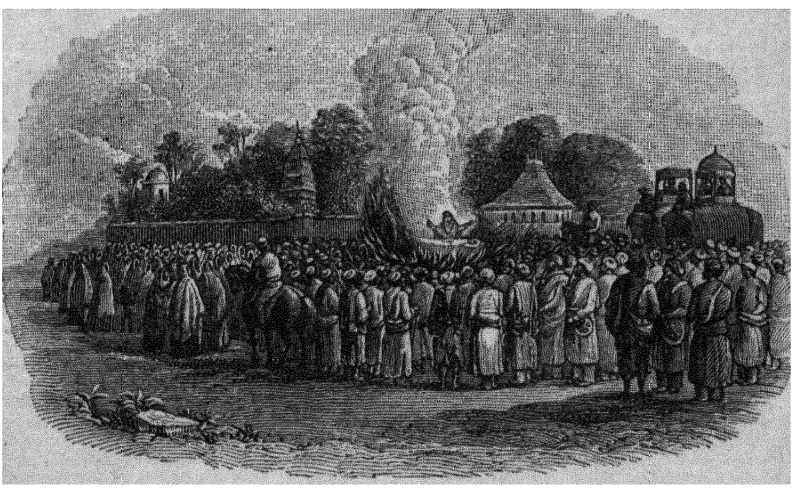

ستي

۶ — بعض هندونمیں ستي کي ظالمانہ رسم پُشتہاپُشت سے چلي آتي تھي - لڑکوں کا اپني اپني ماؤں کو زندہ جلادینا اِسقدر عبرتناک معلوم ہوتا ہے کہ اِسپر یقین نہیں کیا جاسکتا - صرف بنگال میں ایک ہي سال کے اندر یعني سنہ ۱۸۱۷ عیسویمیں

سات سو بیواؤں سے زیادہ زندہ جلادیگئیں - اکبر نے اِس ظالمانہ رسم کو بند کرنے کی کوشش کی تھی - لیکن اوسکو کامیابی نہیں ہوئی - بنٹنگ نے اوسکو ہمیشہ کیلئے بند کردیا - جس سے ہندو اِس کے بہت مشکور ہیں *

۷ — سنہ ۱۸۳۳ عیسوی کے قبل ہندوستانی کسی معزز یا زیادہ تنخواہ کے عہدوں پر ایسٹ انڈیا کمپنی کیطرف سے نہیں مقرر کئے جاتے تھے - لیکن اِس سال ایک قانون نافذ ہوا جسکے رو سے ہر قسم کے عہدے اون ہندوستانیوں کو بھی جو اوس کے لایق اور قابل ہوں ملنے لگے - شروع میں بہت سے ہندوستانی معزز عہدوں کے قابل نہ تھے - لیکن سال بسال لوگ زیادہ ہونے لگے - چنانچہ اب سرکاری ملازمت میں بکثرت عہدوں پر ہندوستانی مامور ہوتے ہیں - بہت سے ہندوستانی سب جج اور ڈپٹی پائے جاتے ہیں *

۸ — بنٹنگ نے حکم دیا کہ ہندوستانیوں کو انگریزی پڑھانے کیلئے انگریزی مدرسے جاری کئے جائیں - اوس کے زمانہ سے اب تک برابر مدرسے جاری ہوتے چلے آئے - چنانچہ اِس وقت میں بھی ایسے ہزاروں مدرسے ہیں جہاں انگریزی پڑھائی جاتی ہے *

۹ — جب مغل اور افغان ہندوستانمیں برسر حکومت تھے تو عدالتوں اور دفتروںمیں فارسی زبان مستعمل تھی - چونکہ اب انگریزوں کی حکومت تھی اِسلئے بنٹنگ نے بجاے فارسی کے انگریزی قائم کی *

۱۰ — پیشتر بیان ہو چکا ہے کہ سنہ ۱۷۹۹ عیسوی میں لارڈ ولزلی نے ٹیپو کے مارے جانے پر کرشن راجہ کو میسور کا

راجه بنایا - لیکن وہ بہت برا حکمران ثابت هوا یہاں تک که سنه ۱۸۳۰ عیسویمیں اهل میسور اوسکي سختي کو برداشت نه کرسکے اور بغاوت کر بیٹھے - بنٹنگ نے انگریزي فوج ملک میں امن قائم کرنے کیلئے بھیجي - راجه کو پنشن دیگئي اور وهاں گورنمنٹ کیطرف سے انگریزي بندوبست هوا - جو پچاس برس تک رها اور کمیشن میسور کے نام سے مشهور هوا - ملک سرسبز اور شاداب هوگیا - اور رعایا خوش حال هوگئي - راجه کو اجازت دیگئي که وہ کسي لڑکے کو متبنی کرے - یہه لڑکا بالغ هونے پر میسور کا راجه بنایا گیا اور کمیشن میسور برخاست هوگئي *

۱۱ — سنه ۱۸۳۳ عیسویمیں پارلیمنٹ انگریزي نے ایسٹ انڈیا کمپني کے فرمان کو از سر نو تبدیل کیا - اور یہه قانون کردیا که کمپني هندوستانمیں تجارت بالکل نه کرے - اِس فرمان نے کمپني کو صرف حکومت کرنے کي اجازت دي *

۱۲ — نواب اوده نے جو حصه ملک انگریزوں کو دیا تها اور جو حصهٔ ملک کا اون کو سیندهیا سے حاصل هوا تها - دونوں کو ملاکر ایک نیا احاطه بنایا گیا - جو صوبه‌جات ممالک مغربي و شمالي کے نام سے موسوم کیا گیا - اور ایک لفٹنٹ گورنر کے ماتحت هوا - اس صوبه کو آج کل ممالک متحده کهتے هیں *

۱۳ — کورگ سواحل غربي میں میسور کے مغرب میں ایک چهوٹا سا پهاڑي ملک هے - بنٹنگ کے زمانه میں یہاں کا راجه بہت برا حکمران تها - اوس نے وهاں کے سیکڑوں باشندوں کو مرواڈالا - اور اپنے بهائیوں اور اپني بہنوں کو بهي

قتل کر ڈالا - جو لوگ بھاگ سکے ملک سے باہر بھاگ گئے - سنہ ۱۸۳۰ عیسویمیں بنٹنگ نے کورگ پر ایک فوج بھیجی - راجہ کے سپاہی بہادری سے لڑے لیکن راجہ خود جنگل کو بھاگ گیا - اور جلد گرفتار ہوگیا - گورنر جنرل نے کورگ کے سر بر آوردہ لوگوں سے ایک دوسرا راجہ انتخاب کرنے کو کہا - لیکن سب نے ایک زبان ہوکر کہا کہ کورگ میں انگریز ہی حکومت کریں راجہ کی ضرورت نہیں - گورنر جنرل نے انکی درخواست منظور کی - اور کورگ برٹش ہند کا ایک جزو ہوگیا - اُسی وقت سے وہاں کے باشندوں کو ہتھیار رکھنے کی اجازت ہے *

۱۴ — بنٹنگ کے بعد سنہ ۱۸۳۵ عیسویمیں ایک برس کے لئے سر چالس مٹکاف جو ممالک مغربی و شمالی کا گورنر تھا قائم مقام گورنر جنرل رہا - اوس نے ہندوستانیوں کو اخبارات کی آزادی عطا کی - اخبارات میں لوگ بلا اجازت خاص حاصل کئے ہوئے جو چاہیں لکھہ سکتے ہیں - لیکن ایسی باتوں کے لکھنے کی ممانعت ہے جس سے دوسروں کو نقصان پہونچے - سنہ ۱۸۳۵ عیسوی کے قبل صرف چھہ ہندوستانی اخبارات تھے اب چھہ سو سے اوپر ہیں *

۳۶ — لارڈ آکلینڈ — دسواں گورنر جنرل

۱۸۳۶ — ۱۸۴۲

۱ — لارڈ آکلینڈ کے زمانہ میں دو سردار تخت افغانستان کے دعویدار تھے - ایک شاہ شجاع اور دوسرا دوست محمد -

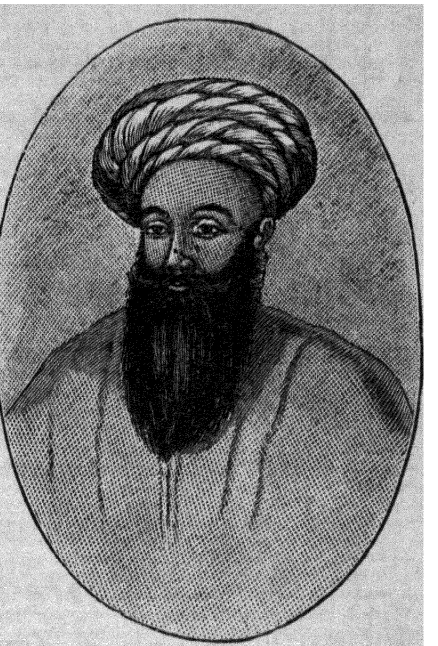

شاہ شجاع

دوست محمد نے شاہ شجاع کو کابل سے نکال دیا تھا *

۲ — گورنر جنرل نے مناسب سمجھا کہ امیر افغانستان ایسا شخص ہونا چاہئے جو انگریزوں کا دوست ہو - تاکہ وہ انگریزوں کی مدد کرے - اور اگر روس ہندوستان پر حملہ کرنا چاہے تو اوس سے لڑے اس خیال سے اوس نے شاہ شجاع کو پھر

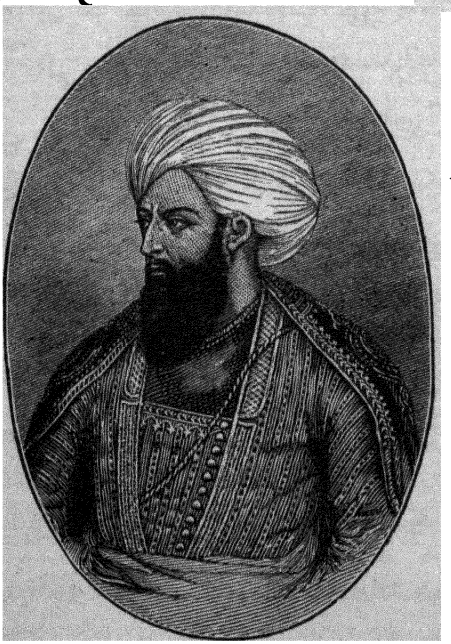

دوست محمد خاں

تخت افغانستان پر بیٹھانے کا ارادہ کیا - کیونکہ وہ جائزوارث اور انگلستان کا دوست تھا *

۳ — سنہ ۱۸۳۹ عیسوی میں انگریزی فوج دریاے سندہ عبور کرکے درہ بولان سے گذرکر بلوچستان کے راستہ قندھار پر حملہ آور ہوئی - دوست محمد بھاگ گیا - اور شجاع تخت پر بیٹھایا گیا - لیکن وہ کمزور

بادشاہ تھا - اور اوسي کے لوگ اوس سے نفرت کرتے تھے - دوست محمد خاں کا بیٹا اکبر خاں افغانوں کي ایک جماعت لیکر اوسپر حملہ آور ہوا - انگریزي فوج نے ہندوستان واپس آنیکي کوشش کي - لیکن درہ خیبر کے تنگ گذرگاہ میں اون پر حملہ ہوا - اور بجز ایک آدمي کے سب مارے گئے *

۳۷ — لارڈ النبرا - گیارھواں گورنر جنرل

۱۸۴۲ — ۱۸۴۴

۱ — افغانستانمیں دو چھوٹي چھوٹي انگریزي فوجیں چھوڑدي گئي تھیں - ایک قندھار میں جنرل نات کے ماتحت - دوسري جلال آباد میں جنرل سیل کے ماتحت - یہہ فوجیں نہایت بہادري کے ساتھہ اپنے تئیں اوس وقت تک بچاتي رھیں جب تک کہ ہندوستان سے مدد نہیں پہونچي - جنرل ہیولاک کي ماتحتي میں بار دیگر انگریزي فوج نے افغانستان پر حملہ کیا - اکبرخاں اور اوسکے افغان سپاھي بھاگ نکلے - اور جنرل ہیولاک نے کابل پر تسلط کر کے اوسکو منہدم کردیا *

۲ — شاہ شجاع کو افغانیوں نے قتل کرڈالا تھا - اِسلئے دوست محمد کو انگریزوں نے بطور معاون کے کابل میں حکومت کرنے کو بھیجدیا *

۳ — سنہ ۱۸۴۳ عیسوي میں سندہ کے امیروں نے جنرل اوٹرم رزیڈنٹ انگریزي پر حملہ کیا - جنرل اوٹرم بمشکل

تمام اپني جان بچاکر نکل آیا - اوسکے مقابله کو سر چارلس نیپیر بهیجا گیا - اوس نے سنده کے امیروں کو دو بڑي لڑائیوں میں شکست دي یهه لڑائیاں مقام میاني اور حیدرآباد سنده میں هوئي تهیں - گورنر جنرل نے بعد فتح کے سنده کو ایک برٹش صوبه بنا لیا *

۴ — اِسي سال میں جنگ جي سیندهیا کي بیوه نے جس کو لارڈ بنٹنگ نے گدي پر بیٹهایا تها انگریزوں پر حمله کیا - سر هیوگف فوج لیکر آگره سے روانه هوا اور گوالیار کے سرداروں کو مقامات مهاراجپور و پورنیا میں دو بڑي لڑائیوں کے بعد شکست دي - اور ایک صغیر سن لڑکا جیاجي نامي جسکو جنگ جي سیندهیا کي بیوه نے متبنیٰ کیا تها گوالیار کا راجه بنایا گیا - اور جب تک وه بالغ نه هوا ملکي انتظام کیلئے ایک کونسل مقرر کي گئي *

۳۸ — لارڈ هارڈنگ - بارهواں گورنر جنرل

۱۸۴۴ — ۱۸۴۸

۱ — رنجیت سنگهه جو شیرِ پنجاب کے لقب سے مشهور تها - اوسنے پنجاب میں ایک بهت مضبوط سلطنت قایم کرلي تهي وه سنه ۱۸۳۹ عیسوي میں مرگیا - سکهوں کي فوج کا سپه‌سالار جس کا نام تیج سنگهه تها اوس کے مرنے کے بعد سب سے زیاده قوت پکڑ گیا - افغانستان سے انگریزي فوج واپس آنے کے بعد سے سکهوں کا همیشه یه خیال رها - که اون کو انگریزوں سے

مقابله کي کافي قوت هے - اِس بنياد پر وہ دهلي کے لوٹنے کے خواهشمند تهے - چنانچه دریاے ستلج عبور کرکے وہ حدود سرکاري میں گهس آئے - تین هفته کے اندر چار زبردست لڑائیاں سکهوں اور انگریزوں کے درمیان هوئیں - سکهوں کي فوج قواعد داں تهي اور بهادري سے لڑي انگریزوں کو جن جن دشمنوں سے هندوستان میں سابقه پڑا اونمیں یهه سب سے زیادہ قوي تهے - لیکن سرهیوگف کماندرانچیف اور لارڈ هارڈنگ گورنر جنرل نے ماہ دسمبر سنه ۱۸۴۵ عیسوي میں سکهوں کو مُدکي اور فیروز پور میں شکست دي اور بعد ازاں ماہ جنوري سنه ۱۸۴۶ عیسوي میں سر ایچ اسمتهه نے علي وال میں اور سر هیوگف نے سبراؤں میں شکست دي *

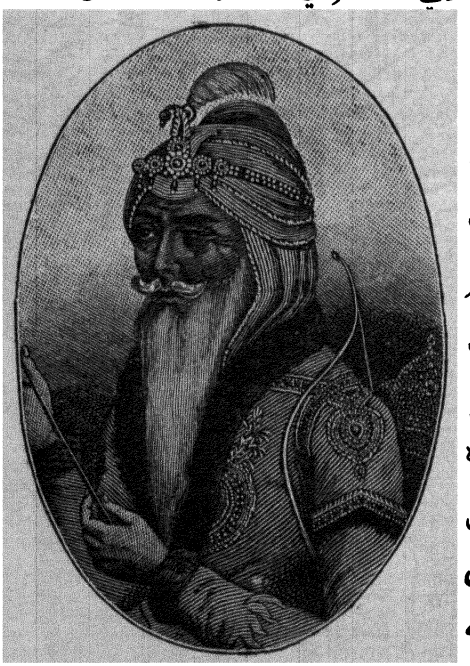

رنجیت سنگهه

۴ — اِس سے سکهوں کي پهلي لڑائي ختم هوئي اور اُنکي فوجکي تعداد کم کرکے بیس هزار کردیگئي - اور انگریزوں نے پنجاب کا وہ حصه جو ستلج اور راوي کے درمیان هے لے لیا اسي زمانه میں گلاب سنگهه راجپوت جو رنجیت سنگهه کیطرف سے کشمیر کا حاکم تها وهیں کا راجه بنایا گیا جسکے صله میں اوسنے

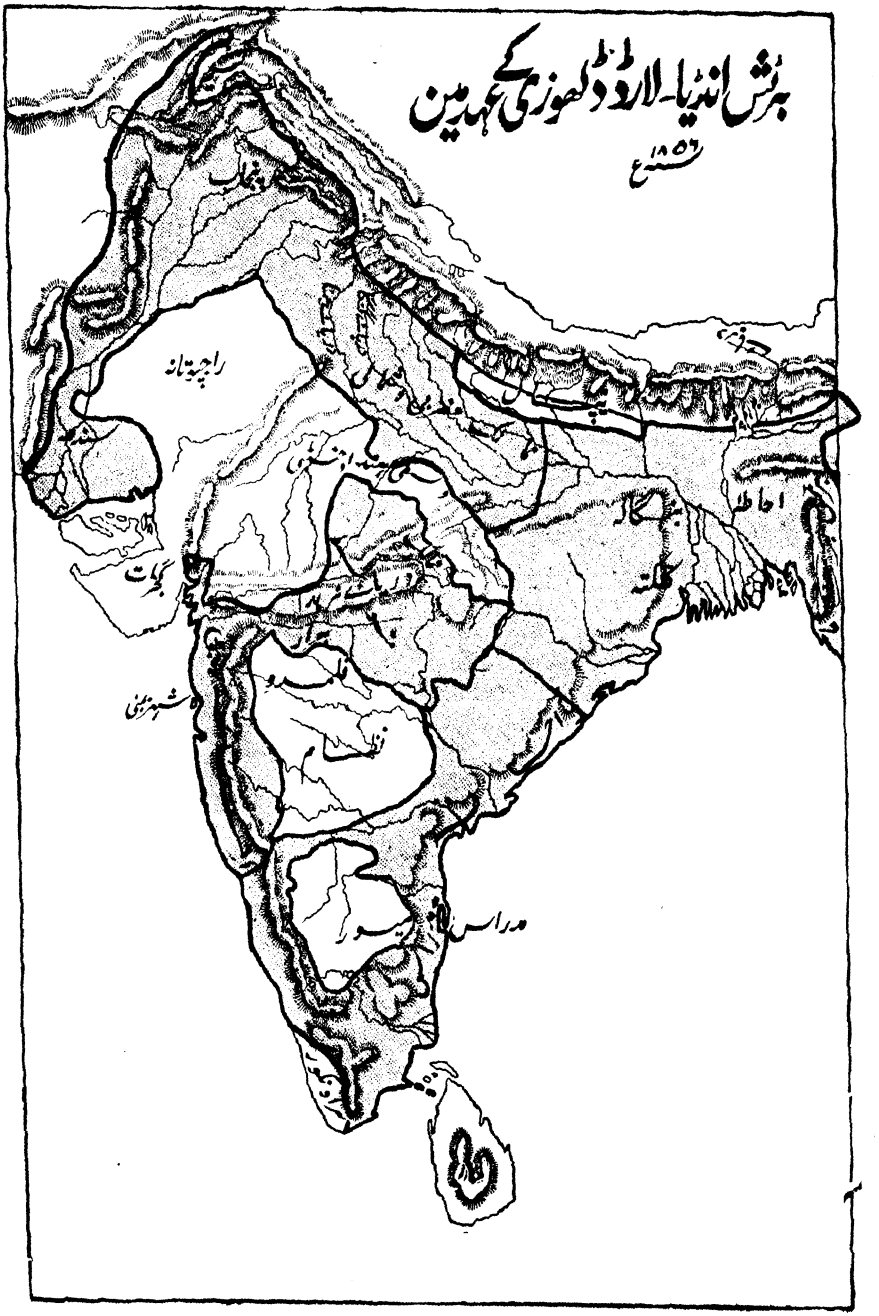
برٹش انڈیا۔ لارڈ ڈلہوزی کے عہد میں
۱۸۵۶ء
پنجاب
راجپوتانہ
بنگالہ
کلکتہ
بمبئی
مدراس

ایک جنگ کے مصارف ادا کئے - رنجیت سنگھہ کا نابالغ لڑکا دلیپ سنگھہ پنجاب کا راجہ بنایا گیا - اور اوسکي ماں اوسوقت تک کے لئے اوسکي اتالیق بنائي گئي جب تک راجہ بالغ نہ ہو *

۳۹ — لارڈ ڈلہوزي - تیرھواں گورنر جنرل

۱۸۴۸ — ۱۸۵۶

۱ — لارڈ ڈلہوزي سنہ ۱۸۴۸ عیسویمیں ہندوستان میں آیا - اور آٹھہ برس بعد تک گورنر جنرل رہا - اوسکو یہاں آئے چھہ مہینے بھي نہیں گذرے تھے کہ سکھوں نے شیر سنگھہ کے ساتھہ پھر انگریزوں پر چڑھائي کي *

لارڈ ڈلہوزي

۲ — سرھیوگف اون کے مقابلہ کے لیئے روانہ ہوا - مقام چلیانوالہ میں سخت جنگ ہوئي - اِس جنگ میں اگرچہ فتح انگریزوں ھي کےھاتھہ رھي لیکن اِنکا سخت نقصان ہوا - اور تھوڑے ھي دنوں بعد گجرات کي لڑائي میں سکھوں کو پورے طور سے شکست ہوئي - لارڈ ڈلہوزي نے سنہ ۱۸۴۹ عیسویمیں پنجاب کو انگریزوں کے زیر حکومت کرلیا - دلیپ سنگھہ کو پنشن دیگئي - انگریزي

افسروں کي ماتحتي میں بہادر سکھونکي پلٹنیں مرتب هوئیں اور اب سکھہ اور گورکھا هندوستاني فوجونمیں سب سے اعلیٰ و افضل سمجھے جاتے هیں *

۳ ــــ شاہ برهما نے بار بار سنہ ۱۸۲۶ عیسویمیں صلحنامہ یندابو کے شرط کے خلاف کیا - إسلئے سنہ ۱۸۵۲ عیسوي میں دوسري مرتبہ برهما پر فوج کشي کي گئي - اور انگریزي فوج نے رنگون پر قبضہ کرلیا *

۴ ــــ لارڈ ڈلہوزي نے سنہ ۱۸۵۳ عیسویمیں پیگو کو اون دونوں برهمي صوبہجات میں جو سابق میں فتح هوئے تھے شامل کرکے مجموعہ کا نام برٹش برهما رکھا - اور اوس کا صدر مقام رنگون قرار دیا - بعد ازاں رنگون ایک بڑا بندرگاہ هوگیا وهاں کي آبادي بہ نسبت اوسوقت کے جب وہ برهمیوں کے زیر حکومت تھا بیس گنا بڑھگئي - اور تمام خطہ دولتمند اور خوش حال هوگیا *

۵ ــــ سنہ ۱۸۱۸ عیسوي میں پیشوا کي حکومت کے زوال کے بعد ستارا جو مرهٹھونکي ایک چھوٹي سي ریاست تھي سیواجي کے اولاد میں سے ایک شخص کو دیگئي - لیکن جب وہ مرگیا اور کوئي اولاد بھي نہ چھوڑي - تو ریاست ستارا سنہ ۱۸۴۸ عیسویمیں احاطۂ بمبئي میں شامل کرلي گئي *

۲ ــــ ناگپور کا آخري راجہ بھونسلا سنہ ۱۸۵۳ عیسویمیں مرگیا اور اوس کا کوئي وارث نہ تھا - اس واسطے اوسکا ملک برٹش حکومت میں لے لیا گیا - إس ملک کا نام ممالک متوسط هند

رکھا گیا - اوسپر ایک چیف کمشنر مقرر کیا گیا - اسي سال میں نظام نے اوس انگریزي فوجکے مصارف کیواسطے جو حیدرآباد میں امن قایم رکھنے کے لئے متعین تھي - انگریزوں کو برار واپس کردیا جو اوسکو سنہ ۱۸۰۳ عیسوي میں لارڈ ولزلي سے ملا تھا *

۷ — نواب اودہ کي حکومت بہت ناقص تھي - اوس نے رعایا کو اِسقدر پریشان کر رکھا تھا کہ انگریزوں کے پاس بہت شکایتیں آنے لگیں - اور قریب تھا کہ اودہ پوري تباهي میں پڑے اِسلئے انگریزي گورنمنٹ کے حکم سے گورنر جنرل نے اِس ملک کو انگریزي حکومت میں شامل کر لیا - نواب کے لئے بارہ لاکھہ کي پنشن مقرر کیگئي اور وہ کلکتہ بھیجدیا گیا *

۸ — لارڈ ڈلہوزي نے جو ممالک اضافہ کئے - اون کے سبب سے برٹش هند به نسبت سابق کے ایک ثلث سے نُصف تک بڑھگیا - اُس سے پہلے بنگال کا گورنر جنرل تمام هند کا گورنر جنرل هوتا تھا - لیکن اب اِسقدر کام بڑھگیا تھا کہ ایک هي شخص گورنر اور گورنر جنرل دونونکا کام انجام نہیں دیسکتا تھا - اِسلئے سنہ ۱۸۵۳ عیسویمیں بنگال ایک لفٹنٹ گورنر کے تحت میں کیا گیا - اور گورنر جنرل کو تمام هندوستان پر حکومت کرنے کیلئے سبکدوشي حاصل هوئي *

۹ — اب سے تقریباً نصف صدي پہلے سنہ ۱۸۵۳ عیسویمیں اول اول ریل کي سڑک بیس میل تک نکالي گئي تھي - اب اس ملک میں بیس هزار میل سے زیادہ ریل کي سڑک هے - جس کے ذریعہ سے مال اسباب ملک کے هر حصہ میں نہایت آساني سے

جاسکتا ہے۔ اور جب کہیں قحط پڑتا ہے تو غیر ملکوں سے وہاں غلہ لاتے ہیں۔ اور اِسی طرح بے شمار جانیں تلف ہونے سے بچ جاتی ہیں *

۱۰ — لارڈ ڈلہوزی کے زمانہ میں ہندوستان میں تجارت کو بڑا فروغ ہوا۔ ہندوستان سے تاجر بہ نسبت سابق کے تین گنہ غلہ اور روئی فروخت کرنے اور تین گنہ خرید نے لگے۔ کاشتکار اپنی فصل کو بہت زیادہ قیمت پر بیچنے لگے۔ اِسلئے بہ نسبت سابق کے زیادہ مالدار ہوگئے۔ اِن سب ترقیوں کا باعث یہہ تھا کہ پختہ سڑکوں اور ریلوں اور نہروں نے ہر ملک میں مال و اسباب کی آمد و رفت کو آسان کردیا *

۱۱ — لارڈ ڈلہوزی نے سڑکوں اور نہروں اور ریلوں کی ساخت و مرمت کے لئے تعمیرات کا محکمہ قائم کیا۔ اوسکے عہد میں دو ہزار میل سے زیادہ عمدہ سڑکیں طیار ہوگئی تھیں۔ اور موقع موقع پر پُل بنائے گئے نہر گنگ سے جو دنیا میں سب سے بڑی نہر ہے کئی ایک نہریں نکالی گئیں۔ علاوہ اِسکے کم فاصلہ کی بہ نسبت زیادہ فاصلہ پر خط جانیکا محصول بہت زیادہ تھا۔ لارڈ ڈلہوزی نے آدھہ آنہ ٹکٹ رایج کئے۔ چنانچہ اب ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک یعنی تقریباً دو ہزار میل تک صرف آدھہ آنہ میں خط جاتا ہے اِس وقت میں اَسی ہزار میل سے زاید مسافت میں ڈاک جاری ہے۔ اور ایک سال میں چالیس کرور خط اِس کے ذریعہ سے جاتے ہیں *

۱۲ — آدھہ آنی ٹکٹ سے بھی زیادہ حیرت خیز تار برقی ہے صرف چند آنونمیں ہزاروں میل کے فاصلہ پر چند منٹونمیں

خبر پہونچ سکتي ہے - پہلے پہل تاربرقي لارڈ ڈلہوزي کے زمانہ میں قایم کیگئي - اور غیر ملکوں کي زبانیں بھي سکھائي جانے لگیں اور عوام کو ہرجگہہ تعلیم دیجانے لگي - چنانچہ لارڈ ڈلہوزي کے زمانہ میں پچیس ہزار مدرسے ہندوستانمیں تھے - اِس تعداد میں ہمیشہ ترقي ہوتي گئي - اور اب پندرہ لاکھہ سے زیادہ مدرسے ہیں - اونمیں چار کرور سے زیادہ طلبا تعلیم پاتے ہیں *

۱۳ — پہلے ہندوستان کے سیول عہدوں پر حکام کا تقرر ایسٹ انڈیا کمپني کیطرف سے ہوتا تھا - اور کمپني کے ممبر اپنے دوستوں کو ہندوستان بھیجا کرتے تھے کسي ہندوستاني کو سیول عہدہ نہ ملتا تھا - لیکن سنہ ۱۸۵۳ عیسوي سے ملازمت سیول کل رعایاے برطانیہ کیلئے عام ہوگئي - چاہے وہ یورپ کا باشندہ ہو یا ہندوستان کا - انگلستانمیں ایک امتحان مقرر ہوا جس میں کامیاب ہونے سے یہہ عہدے بلا لحاظ مذہب و ملت وقوم کے سب کو ملنے لگے اِس وقت ہندوستان کے سیول عہدوں پر برہمن راجپوت مسلمان پارسي شودر سب قوم کے لوگ ہیں *

۴۰ — لارڈ کیننگ چودھوان گورنرجنرل

۱۸۵۶ — ۱۸۵۸

۱ — لارڈ کلایو کے پلاسي فتح کرنے اور ہندوستان میں انگریزي حکومت قایم کرنے کے ٹھیک سو برس بعد سنہ ۱۸۵۶

عیسوي میں لارڈ کیننگ هندوستان کا گورنر جنرل مقرر هوکر آیا *

۲ — زمانه حال کے لوگ جانتے هیں - که ریل اور تار اور آدهني ٹکٹ اور عمده عمده ڈاکخانے اور مدرسے اور شفاخانے اور اخبارات هم لوگوں کے لئے کسقدر فائدے اور مسرت اور آرام کے باعث هیں - لیکن ابتدا میں - بهت سے هندوستاني جو ان چیزوں سے محض ناواقف تهے انکو دیکهکر خائف هوئے - اور سمجهے که انگریز هم لوگوں کو نقصان پهونچانا چاهتے هیں - بهتوں کا خیال تها که تار اور ریل شیطاني کام هیں - مدرسوں کي نسبت اکثر کا یهه خیال تها که اگر لڑکے انگریزي مدرسوں میں جائینگے اور انگریزي سیکهیں گے تو عیسائي هو جائینگے - بهت لوگ یهه کهتے تهے که مدرسوں اور شفاخانوں سے انگریزونکا یهه منشا هے که ذات کي تفریق اوٹهجاوے *

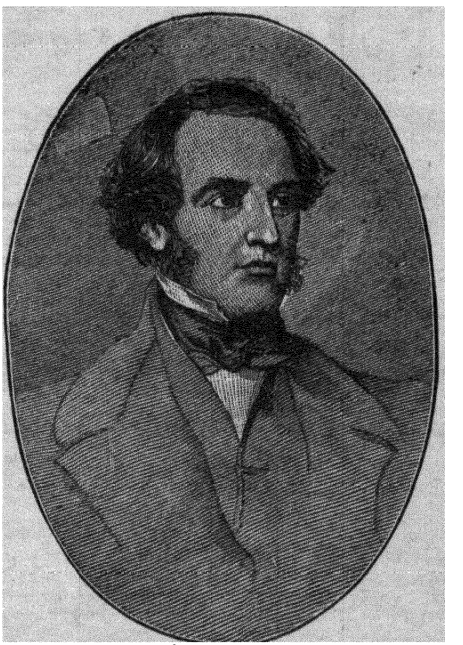
لارڈ کیننگ

۳ — اس قسم کي بیهوده باتیں - اوده اور شمالي هند کے سپاهیوں کے درمیان اون مفسدوں نے مشتهر کي تهیں - جنکا خیال تها که انگریزوں کے هندوستان سے نکل جانے پر حکومت

همارے هاتهه آجاویگي - سب سے بڑا مفسد نانا صاحب تها - جو سابق پیشوا باجي راؤ کا متبنیٰ تها وہ اِس وجهه سے ناراض تها که اوسکو پیشوائي کے عهدے کي پنشن نهیں ملي - اوده میں بهي بهت سے اِس قسم کے سردار تهے جنکا زور زائل هوچکا تها - اور نوابوں کے عهد کي طرح لوٹ مار نکرسکتے تهے *

۴ — اونهیں دنوں میں سپاهیوں کو نئے قسم کي بندوقیں بهي تقسیم هوئي تهیں جنمیں روغندار یا چربي لگے هوئے کارتوس اِستعمال هوتے تهے - کسي نے سپاهیوں میں مشتهر کردیا - که کارتوسوں میں چربي اِس غرض سے لگائي جاتي هے - که تم بے دهرم یعني بیدین هوجاؤ *

۵ — یهه سُنکر بهتوں کي حالت بالکل مجنونوں کي سي هوگئي اور یکایک بغاوت کرکے اپنے انگریزي افسرونکو گولي ماردي - اور صاحب میم اور اونکے بچه جو ملے انکو قتل کرتے هوئے دهلي کي طرف روانه هوئے - دهلي میں بهادرشاه جو انگریزونکا وظیفه خوار تها سردار بنا - اور اوسنے - اپنے تئیں هندوستان کا بادشاه مشتهر کیا *

۶ — لیکن هندوستان کے اور حصوں کے هندوستاني سپاهیوں نے باغیوں کا ساتهه نهیں دیا - اِسلئے که وہ اپنے افسروں سے وفاداري کي قسم کها چکے تهے - اور اوسے توڑنا نهیں چاهتے تهے - چنانچه سکهه اور گورکهے انگریزونکے وفادار رهے - اور اون کي طرف سے ویسے هي بهادري کے ساتهه لڑے جیسا که ایک زمانه میں اِنکے خلاف لڑچکے تهے *

۷ — بمبئي - مدراس - کلکته - هر طرف سے انگریزي فوجیں دهلي کي طرف روانه هوئیں - جن جن شهروں میں باغي دخیل هوگئے تھے اونپر قبضه کرلیا گیا - اور چند مهینوں میں دهلي پر بهي تسلط هو گیا - جنرل هیولاک نے نانا صاحب کو شکست دي - نانا صاحب نے جنگل کي راه لي اور مفقود الخبر هوگیا - ایک یا دو سال میں هر جگه امن و امان پهیل گیا *

۴۱ — هندوستان پر ملکه معظمه کي حکمراني اور پهلے پانچ وایسرایان هند

۱۸۵۸ — ۱۸۷۷

۱ — فوج بنگال کي بغاوت کے بعد پارلیمنٹ انگریزي نے مناسب سمجها - که اب هندوستان کي حکومت میں تبدیلي کي جائے - چنانچه ایسٹ انڈیا کمپني کي حکومت موقوف کي گئي اور وکٹوریا جو ملکه إنگلستان تهي هندوستان کي بهي ملکه قرار پائي - اور گورنر جنرل کا خطاب بدل کر وایسراے مقرر هوا *

۲ — لارڈ کیننگ پهلا وایسراے سنه ۱۸۶۲ عیسوي تک اِس عهده پر رها - اور لارڈ ڈلهوزي نے جن جن کاموں کي بنیاد ڈالي تهي اونکو جاري رکها - اور هر طرف سڑکیں اور ریلیں اور نهریں اور تاربرقیاں بنائي گئیں - اور نئے نئے مدرسے اور شفاخانے قائم کئے گئے *

۳ — بغاوت فرو هونے کے بعد ملکه نے هندوستان میں اعلان کیا که انگریز هو یا هندوستاني مسلمان هو یا هندو سب کے

ساتھہ یکساں برتاؤ کیا جائیگا - هندوستانیوں کي ذات یا مذهب سے کچھہ تعرض نکیا جائیگا - سب کے حقوق برابر هونگے اور سب پر ایک هي قانون جاري هوگا جو راجه یا نواب لا ولد هو اوسے متبنی کرنیکا اختیار هوگا *

ملکه وکٹوریه

۴ — هندوستاني اپني رحم دل ملکه کي اُلفت اور رعایا پروري دیکھکر اوسکے ساتھہ محبت کرنے لگے - غریب سے غریب هندوستاني اور بڑے سے بڑا اِنگلستان کا امیر دونوں کو ملکه ایک هي نظر سے دیکھتي تھي - جسقدر اوسکو اپني رعایا کا خیال تھا اوسقدر کسي دوسرے بادشاه یا ملکه کو نهیں تھا *

۵ — لارڈ الگن دوسرا وایسراے هوا وه اپنے آنے کے دوسرے هي سال سنه ۱۸۶۴ عیسوي میں مرگیا *

۶ — سنه ۱۸۶۴ عیسوي میں سرجان لارنس جو بعد میں لارڈ لارنس هوا - اور جو بلوے کے زمانه میں پنجاب کا حکمراں تھا، وایسراے مقرر هوا - اُسکے زمانه میں اوڑیسه اور هند غربي میں

دو مرتبه بڑا قحط پڑا - گورنمنٹ نے بہت روپئے صرف کر کے هزاروں جانیں بچائیں *

۷ — لارڈ میو چوتھا وایسراے تین سال هندوستان میں رها - تین سال کے بعد اوسکو ایک قیدي نے جزایر انڈمن میں مارڈالا - لارڈ میو هي نے محکمه زراعت قائم کیا - اِس کے افسر هندوستاني کاشتکاروں کو غیر ملکوں کے زراعت کا طریقه سکھلاتے هیں اور اون کو به نسبت سابق کے اچھي فصل طیار کرنے اور اچھي کھاد اِستعمال کرنے میں مدد دیتے هیں *

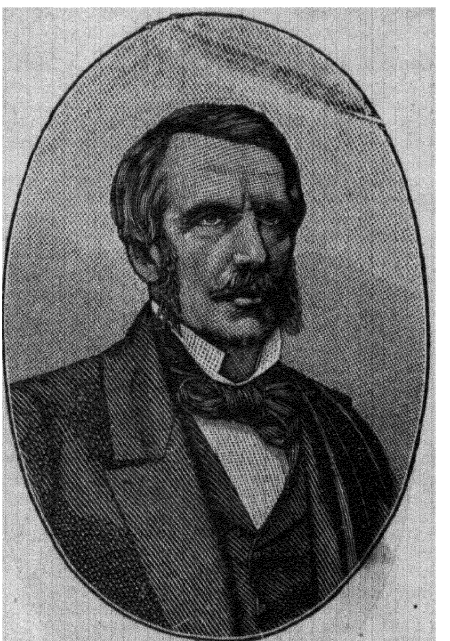
لارڈ لارنس

۸ — لارڈ نارتھ بروک پانچواں وایسراے تھا - اوسکے عهد میں بنگال میں سخت قحط پڑا - لیکن اوسکي عقلمندي کے سبب قحط کا برا اثر نهیں هونے پایا اوس نے اون مصیبت زدوں کو جنکي فصلیں ضایع هوگئي تھیں کام دیا - اوسکي اجرت مقرر کي اور اون کو کھانا تقسیم کیا - اِس وایسراے کے عهد میں شاهزاده ویلز جو شاه اڈورڈ هفتم تھا - هندوستان کي سیر کو آیا تھا جس سے تمام ملک کو نهایت خوشي هوئي تھي *

۴۲ — قیصر هند کي فرمانروائي اور بعد کے چھه وایسرائے

۱۸۷۷ — ۱۹۰۱

۱ — لارڈ لٹن جو که چھٹواں وایسرائے تھا اوسکے زمانه میں ایک بہت بڑا دربار سنه ۱۸۷۷ عیسویمیں منعقد هوا - جس میں ملکه کے قیصر هند هونے کا اعلان کیا گیا *

۲ — اعلان کے تھوڑے هي دنوں بعد ملک دکن اور جنوبي هند میں بہت سخت قحط پڑا - دو سال تک اچھي بارش نہیں هوئي اور پانچ لاکھه آدمي مرگئے - گورنمنٹ سے جہاں تک هوسکا غریب اور بھوکے لوگوں کي مدد کي ممالک غیر سے بذریعه ریل اور جہازوں کے قحط زده مقاموں میں غله بکثرت لایا گیا - دس کرور روپیه سے زیاده خرچ هوا - لاکھوں جانیں بچائي گئیں *

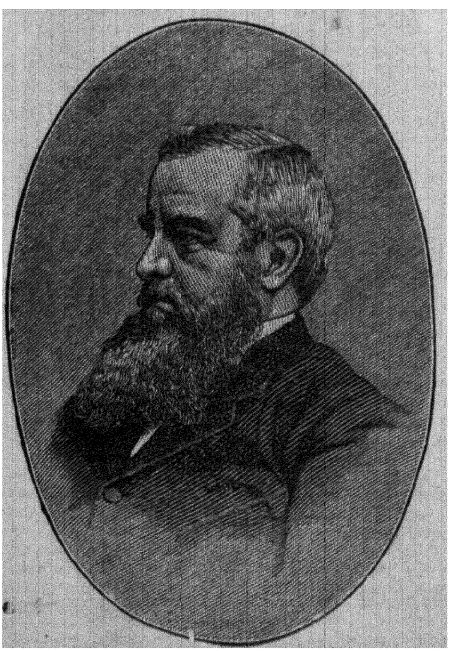

لارڈ رپن

۳ — لارڈ لٹن کے بعد لارڈ رپن وایسراے هوا - چونکه هندوستان پر یهه بهت مهربان تها - اِسلئے هندوستاني اِسکي بهت عزت کرتے تهے - اِس نے قوانین میونسپل نافذ کئے - جن کے روسے بهت بڑے بڑے شهروں میں یهه اختیار دیا گیا که وهاں کے باشندے کچهه لوگوں کو اِس غرض سے منتخب کریں - که وه لوگ شهر کي عام ضرورتونکي نگراني کریں - اور اِن کي محاصل کو جو باشندگان شهر گورنمنٹ کو ادا کرتے هیں مناسب موقع پر صرف کریں *

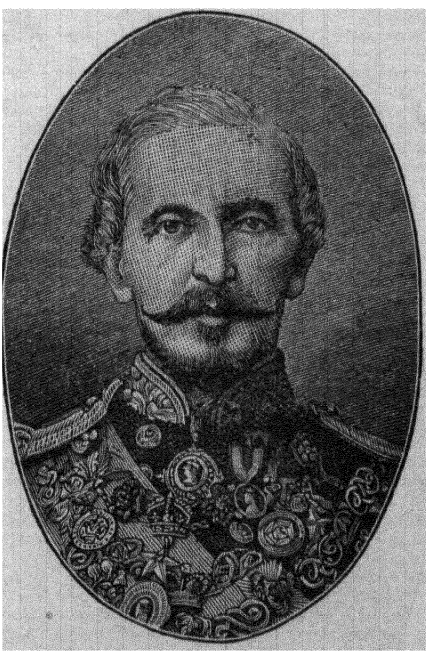

لارڈ ڈفرن

۴ — جو چیزیں هندوستان کے باهر سے لائي جاتي تهیں اون پر جو محصول اوس کے عهد تک مقرر تهے - اون سب کو اوس نے قریب قریب موقوف کردیا - جسکي وجه سے تجارت میں بڑي ترقي هوئي *

۵ — آٹهویں وایسراے لارڈ ڈفرن کے آنے کے تهوڑے هي دنوں بعد تهیبا شاه برهما نے جو بهت برا حکمراں تها انگریزوں پر حمله کیا - انگریزونکي ایک مختصر سي فوج اوسکے مقابله کو بهیجي گئي اور وه بهاگ نکلا -

سنہ ۱۸۸۶ عیسوي میں آپر یعني شمالي برھما برٹش برھما میں شامل کر لیاگیا - اور تھیبا کو پنشن دیگئي اور وہ ھندوستان میں رھنے کو بھیجا گیا - بکثرت برھمي ڈاکو زیر کئے گئے - اور شمالي برھما کي حکومت بھي مثل جنوبي برھما اور بقیہ ھندوستان کي حکومت کے با امن ھوگئي *

۶ — لارڈ ڈفرن کے بعد دو وایسرائے آئے - اون کے عہد میں کئي چھوٹي چھوٹي لڑائیاں اون قوموں سے ھوئیں جو ھندوستان کے شمال و غرب کے پہاڑونمیں آباد ھیں - قدیم زمانہ میں یہہ لوگ اپني پہاڑي آبادیوں سے نکل کر میدان کے رھنے والوں پر حملہ آور ھوا کرتے تھے - اب بھي وہ ایسا ھي کرنا چاھتے ھیں لیکن اون کے روکنے کو فوجیں متعین ھیں

لارڈ کرزن

۷ — تین آخري وایسرایوں کے عہد میں بڑي بڑي رقمیں بڑي بڑي شہروں میں عمدہ اور صاف پاني کے نلوں کے اجرا میں اور شہر کے گلي کوچوں کي صفائي اور اوسکے بدروں کے درستي کے لئے صرف کي گئیں تاکہ لوگوں کي صحت و تندرستي میں فرق نہ آئے - پہلے چیچک سے

هزاروں آدمي مرتے تھے لیکن اب اوس سے لوگوں کو بچانے کیلئے ٹیکا لگانے والے گانوں گانوں پھرتے اور ٹیکا لگاتے هیں - بخار سے بچانے اور اوس سے شفا پانے کیلئے کونین هر جگه نهایت ارزاں بیچي جاتي هے - اور جابجا دلدل جو بخار کے باعث هوتے تھے خشک کر دئے گئے هیں - تھوڑے دنوں سے هندوستان میں ایک نهایت خطرناک وبا نے جسے طاعون کهتے هیں قدم رکھا هے اون غریبوں کے لیئے جن کو یه مرض هوتا هے شفاخانے جاري کئے گئے هیں - انگریزي دائیاں اون کي تیمارداري اور خبر گیري کے لئے ولایت سے آتي هیں - اور بهت سے ڈاکٹر اون کے علاج کے لئے اور اون کو اوس سے بچانے کي تدابیر بتانے کے لئے بهیجے جاتے هیں *

۸ — همکو قوي امید هے که ایک زمانه دراز تک تمام هندوستانمیں امن قایم رهیگا - اور ملک کے باشندے پهلے سے زیادہ خوش حال رهینگے - هندوستان گورنمنٹ انگلشیه کے بهادر سپاهیوں کي حفاظت میں هے - اِسلئے اوسے کسي دشمن سے خوف نهیں هے *

۹ — اِس سے پهلے ملک هندوستان کبهي کسي قوي اور اچهے حکمراں کي ماتحتي میں نهیں آیا تها - اگلے زمانونمیں بهت سے گروہ اور بهت سي قومیں الگ الگ ایک ایک حکمراں کے تحت تهیں - جو همیشه ایک دوسرے سے جنگ و جدال میں رهتي تهیں یهه لوگ جو پهلے ایک دوسرے کے دشمن تھے اب آپس میں پکے دوست هوگئے - اِس وقت انگریزي

سپاہیوں کے ساتھہ ہی ساتھہ بہادر گورکھے - دلاور سکھہ - جفاکش مرہٹے - زورآور پٹھان غرض تمام ہندو اور مسلمان ایک جھنڈے کے نیچے بوقت ضرورت اپنے ملک اور اپنے بادشاہ کے

ایدورڈ ہفتم

خاطر لڑنے کے لئے مستعد و ایک دل هیں - یہہ پہلا مرتبہ هے کہ هندوستان تاریخ کے رو سے باهم متفق اور ایک هوا هے - اور خدا کرے کہ بہت دنوں تک ایک هي رهے *

۴۳ — هندوستان پر ایڈورڈ هفتم کي بادشاهت

۱ — وکٹوریا نے جو تمام دنیا کي گذشتہ و موجودہ حکمراں عورتوں میں سب سے اچھي ملکہ تھي - بائیس جنوري سنہ ۱۹۰۱ عیسوي کو اِنتقال کیا - ملکہ کا سب سے بڑا بیٹا پرنس آف ویلس ایڈورڈ هفتم - شاہ اِنگلستان و قیصر هندوستان کے لقب سے تخت نشیں هوا *

۲ — ایڈورڈ هفتم نے نو برس نیک نامي سے سلطنت کي - جبکہ یہ پرنس آف ویلس تھے انکا دورہ هندوستان کا سنہ ۱۸۷۰ ع میں هوا تھا - یہاں کے والیان ملک سے ملے جلے تھے جو اِنکے اچھے سلوک سے اِنکے گرویدہ هوگئے تھے * ایڈورڈ هفتم زبردست اور عاقل بادشاہ هي نہیں تھا - بلکہ وہ نیک مزاج اور رحم دل اِنسان بھي تھا * یورپ کي کل قومیں اوسکي عزت کرتي تھیں - اور بے سمجھے بوجھے نہیں - اوسکے خوبیونسے واقف هوکر -

وہ اکثر اونکي ملک میں جاکر اون سے ملتا تھا - اور اونکے بادشاہ اور ملکہ کا رشتہ مند تھا - شاہنشاہ جرمني اوسکا بھانجا تھا اور روس کي ملکہ اوسکي بھانجي * یورپ کے امن و امان کا وہ بڑا حمایتي تھا اور تاریخ اوسکو ایڈورڈ صلح کن کے نام سے یاد کریگي - لوگوں کے دلوں میں اِسقدر اوسکي عزت اور محبت تھي کہ سات بادشاہ اوسکي جنازہ میں شریک ہوئے تھے

۳ — وکٹوریہ کے زمانہ میں جو پہلي ملکہ اور پھر پہلي قیصرہ تھي دس وایسراے ہوئے شاہ اِیڈورڈ کے زمانہ میں لارڈ کرزن اور لارڈ منٹو دو وایسراے ہوئے - لارڈ کرزن گیارھواں وایسراے تھا اور سنہ ۱۸۹۹ ع سے ۱۹۰۵ ع تک رہا - اِسکے وقت میں دو نئے صوبے قائم ہوئے - پنجاب اور بنگالہ دو پرانے صوبوں میں اِسقدر کام تھے کہ ایک گورنر (عامل) سنبھال نہیں سکتا تھا - پنجاب کا شمالي مغربي حصہ شمالي مغربي سرحدي صوبہ کے نام اور بنگالہ کا مشرقي حصہ اور آسام کے نام سے دو نئے صوبے قایم ہوے *

۴ — آخر کے چار وایسراے کے زمانہ میں رعایا کي تندرستي اور صحت پر خاص توجہ کي گئي اور عمدہ پاني اور شہرونکي صفائي میں بہت روپیے خرچ کیے گئے - چیچک بھي ایک ایسي وبا تھي جس سے ہزاروں آدمي مرا کرتے تھے - اِسکي بھي تدارک کي گئي اور اب گاؤں گاؤں ٹیکہ دینے والے ٹیکہ لگاتے پھرتے ہیں - تپ کي مجرب دوا کونین ہر جگہہ بہت کم دام کو بکتي ہے - اور ملیریا کے روکنے کو نالے گڑھے

بھر کر خشک کردیئے گئے - سنہ ۱۸۹۶ ع میں طاعون (پلیگ) پہلے پہل بمبئي میں شروع هوا - خاص طاعون کے علاج کو اسپتال جگہہ به جگہہ کھولے گئے جہاں غریبوں کو دوا مفت ملتي هے اور اونکے خدمت کو ولایت سے نرس اور علاج کو داکٹر بلائے جاتے هیں *

۵ — شاہ ایڈورڈ کے دو وایسراے کے زمانہ میں چھوٹي چھوٹي کئي لڑائیاں بھي هوئیں - یہ لڑائیاں پہاڑي قوموں سے هوئیں جو شمال مغرب میں آباد هیں اور بھي تبت کے باشندوں سے جو هندوستان کے شمال مشرق میں هے - قدیم زمانہ میں شمال مغرب کي قومیں پہاڑ سے اوتر کر نیچے کے رهنے والوں کو لوٹ لیا کرتے تھے اور اب بھي دق کرنے سے باز نہیں آتي هیں - مگر اونکے سزا کو هر هر ناکے پر فوج رکھي گئي هے *

۶ — هملوگ کو شکر کرنا چاهئے که هندوستان کے بدنصیبي کے دن ختم هوئے اور اچھے دن آئے - خدا سے هملوگ کو امید رکھنا چاهئے که یه امن و آمان کا زمانہ برابر قایم رهیگا - بادشاہ کي بہادر فوج هملوگ کي حفاظت کو کافي هے اور کوئي خوف دشمن کا نہیں هے *

۷ — هملوگ پڑھہ چکے هیں که بہادر اور جري قومیں اوتر کے سرد ملکوں سے هندوستان میں آیا کیں اونکي وہ جرأت باقي نہیں رهي جب هندوستان کے گرم آب و هوا کا اونپر اثر هوا اوسي اوتر کي دوسري قوموں نے آکر اونکو نکال دیا اور خود

هندوستان پر قابض هو بیٹھیں - لیکن گوروں کي فوج یہاں زیادہ روز تک رهنے نہیں پاتي - سرد اِنگلستان ملک کے وہ رهنے والے هیں اور وهیں تعلیم بهي پاتے هیں - وہ یہاں آتے هیں اور کچھہ روز رهکر پهر وهیں لوٹ جاتے هیں - اور اونکے جگهہ پر تازہ دم فوج ولایت سے دوسري آتي هے - اور اِسطرح سے وهي جرأت اور بهادري قائم رهتي هے *

۸ — هندوستان کا نصیب اچها هے کہ سارا ملک ایک نیکدل اور زبردست بادشاہ کے ماتحت هے - پُرانے زمانے میں هر قوم اور فرقے کا بادشاہ جُدا هوتا تها اور آپس میں برابر لڑائي جهگڑے رها کرتے تهے - اب سب ایک هوگئے هیں - گوروں کے ساتهہ جوانمرد گورکهے - تند مزاج سکهہ - جفاکش مرهٹے - بهادر پٹهان - هندو - مسلمان سب ایک جهنڈے کے نیچے اپنے ملک اور بادشاہ پر جان نثاري کو ایکدل هورهے هیں - هندوستان کے تاریخ میں یکدلي کي یہ پهلي مثال هے - خدا اِسکو قایم رکهے

۴۴ — هندوستان پر جارج پنجم کي بادشاهت

۱ — جارج اپنے باپ ایڈورڈ هفتم کے بعد جارج پنجم کے لقب کے ساتهہ تخت پر بیٹها - اور اوسنے لارڈ هارڈنگ کو هندوستان کا وایسراے مقرر کیا

۲ — پہلے بھي باپ کے زمانہ میں هندوستان آئے تھے اب پھر سنہ ۱۹۱۱ ع میں شہنشاہ جارج اور ملکہ میري تخت نشیني کا رسم ادا کرنے کو یہاں آئے - قدیم شہر دھلي میں انکي تخت نشیني کي رسم بڑے شان و شوکت سے ۱۲ دسمبر سنہ ۱۹۱۱ ع کو ادا هوئي - مغلیہ بادشاهوں کا دارالحکومت دھلي تھا - لارڈ هارڈنگ نے اس کو پھر پایۂ تخت بنائے جانے کا اعلان کیا *

۳ — یہ بھي اعلان کیا گیا کہ صوبہ بہار پھر قائم هوگا اور پٹنہ اوسکا صدر مقام هوگا - یہ وهي پٹنہ ہے جو دو هزار برس پہلے پاٹلیپتر کے نام سے مشہور تھا اور جہاں چندر گپت موریہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو برس پہلے بادشاہ تھا - صوبہ مغربي بنگالہ اور آسام پھر توڑدیا گیا اوسکا جنوبي حصہ مع ڈھاکہ بنگالہ میں ملالیا گیا اور آسام جدا چیف کمشنري کر دیا گیا *

۴ — هندوستان کي رعایا - والیان ملک اور شاهزادوں نے بڑے جوش اور خوشي کے ساتھہ اپنے شاهنشاہ کا خیر مقدم کیا - اور وہ دن کروروں آدمیونکو کبھي نہیں بھولےگا جس دن اونکو اپنے شہنشاہ اور ملکہ کي زیارت نصیب هوئي تھي خدا هماري هر دل عزیز بادشاہ جارج پنجم اور ملکہ میري کو قایم رکھے *

تمام شد

Baptist Mission Press, Calcutta.

منتخب کتابونکي فہرست جوکہ صوبجات متحدہ آگرہ و اودہ کے لئے مفید ہیں

طبعي تعلیم

طبعي ورزش کي کتاب بالتصویر ہندوستانکے اسکولونکے حاجت کے مطابق مصنفہ جے - سي - کیمپسٹر اور جي - آر - کئی - بارہ آنہ - (اُردو - ہندي میں بھي چھپي ہے) *

علم حساب

حساب کي کتاب اسکولون کے لئے - پادري جے - بي - لوک نے بنایا جسکو مسٹر - ٹي - سي - لوئیس صاحب - ہندوستانکے اسکولونکے لئے منتخب کیا - ایک روپیہ - بارہ آنہ - (ہندي اور اُردو میں بھي) چھپي ہے *

اُردو حصہ پہلا پانچ آنہ ۶ پائي - دوسرا اور تیسرا حصہ بارہ آنہ حصہ چوتھا آٹھہ آنہ *

ہندي - پارٹ پہلا چار آنہ - پارٹ دوسرا اور تیسرا دس آنہ - پارٹ چوتھا پانچ آنہ *

اسکول ارتھمیٹک ایچ - اس - ہال - اور اف - ایچ - اسٹیبھنس - ہندوستانکے اسکولونکے لئے مصنفہ پادري اے - سمس - ام - اے - ایک روپیہ - بارہ آنہ *

ارتھمیٹک واسطے اور سکندري اسکولوں کے لئے جي - کے - گوکھلي - سي بي - اے - سي - آئي ایي - بارہ آنہ *

ایسن اِن ایکسپیرمینٹل اور پراکٹیکل جیومٹري ایچ - اس ہال - اور اف - اسٹیبھنس اُردو آٹھہ آنہ ہندي پانچ آنہ *

اسکول جیومیٹري ایچ - اس - ہال اور اف - ایچ - اسٹیبھنس اُردو حصہ پہلا چھہ آنہ - حصہ پہلا اور دوسرا دس آنہ - حصہ تیسرا پانچ آنہ - حصہ چوتھا تین آنہ *

ہندي پارٹ پہلا چار آنہ ۶ پائي - پارٹ پہلا اور دوسرا دس آنہ - پارٹ تیسرا (زیر طبع ہے) حصہ چوتھا تین آنہ *

اسکول جیومیٹري حصہ پہلا اور دوسرا (انگلش ایڈیشن) بارہ آنہ

Selected List of Books sanctioned for use in Anglo-Vernacular and Vernacular Schools in the United Provinces.

ENGLISH.

Macmillan's English Readers for the United Provinces of Agra and Oudh. First Reader, 6 annas; Second Reader, 8 annas; Third Reader, 10 annas.

Macmillan's King Readers. By E. MARSDEN, B.A. With Coloured and other Illustrations. **The King Primer,** Illustrated, 3 annas; with Coloured Illustrations, 4 annas. Also in Urdu and Hindi. Enlarged edition, Illustrated, 4 annas. **The King Reader I,** Illustrated, 4 annas; with Coloured Illustrations, 5 annas. Book II, 6 annas; Book III, 8 annas; Book IV, 9 annas; Book V, 10 annas.

The Junior Prose Reader. By C. M. BARROW, M.A., 8 annas.

The Senior Prose Reader. By C. M. BARROW, M.A., 10 annas.

A First Book of English. By L. TIPPING, 4 annas.

A First English Reader. By L. TIPPING, 2 annas.

Lessons in English Composition. Book I, 4 annas; Book II, 5 annas Book III, 6 annas.

A Primer of English Grammar. By Rev R MORRIS, LL.D. Revised by H. BRADLEY, M.A., 10 annas.

HISTORY.

History of India for Junior Classes. By E. MARSDEN, B.A. As. 12.

Middle Vernacular History Reader. By E. MARSDEN, B A. Urdu and Hindi. 5 annas each.

History of India, Parts I and II. By E MARSDEN and LALA JVA RAM. *Urdu*, Part I, 10 annas; Part II, 8 annas.

India under Company and Crown. By H. A. STARK, B.A. 10 annas.

PHYSICAL TRAINING.

A Text Book of Physical Drill. Specially designed to meet the requirements of Schools in India. By J. C. KEMPSTER and G. R. KAYE As. 12. (Also in Urdu and Hindi.)

MATHEMATICS.

Arithmetic for Schools. By REV. J. B. LOCK. *Edited and arranged for use in India.* By T. C. LEWIS. Re 1-12. Also done in parts:

Urdu, Part I, 5 annas 6 pies; Parts II and III, 12 annas; Part IV, 8 annas.

Hindi, Part I, 4 annas; Parts II and III, 10 annas; Part IV, 5 annas.

A School Arithmetic. By H. S. HALL and F. H. STEVENS; *adapted for Indian Schools.* By REV. A. SIMS, M.A. Re. 1-12.

Arithmetic for Lower Secondary Schools. By G. K. GOKHALE, B.A., C.I.E. 12 annas.

Lessons in Experimental and Practical Geometry. By H. S. HALL and F. H. STEVENS. *Urdu*, 8 annas; *Hindi*, 5 annas.

A School Geometry. By H. S HALL and F. H. STEVENS.

Urdu, Part I, 6 annas; Parts I and II, 10 annas; Part III, 5 annas; Part IV, 3 annas.

Hindi, Part I, 4 annas 6 pies; Parts I and II, 10 annas; Part III (in press); Part IV, 3 annas.

A School Geometry, Parts I and II. (English edition). 12 annas.